اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے محبت اور ادب واحترام
کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل کتاب

صحابہ کرام کے مبارک معمولات

مفتی محمد خان قادری

کاروانِ اسلام پبلیکیشنز

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے محبت اور ادب واحترام
کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل کتاب

صحابہ کے مبارک معمولات

مفتی محمد خان قادری

کاروانِ اسلام پبلیکیشنز
205- جامعہ رحمانیہ شادمان 1 لاہور (پاکستان)
☎ : 092 - 42 - 7580004, 7594003

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— صحابہ کے مبارک معمولات

تالیف ——— مفتی محمد خان قادری

طابع ——— محمد محبوب الرسول قادری

باراول ——— مارچ 2003ء

صفحات ——— 336

ہدیہ ——— 150 روپے

ناشر ——— کاروان اسلام پبلیکیشنز

205۔ جامع رحمانیہ شادمان الاہور

فون: 7580004-7594003

1410 43

ملنے کے پتہ

☆ جامع رحمانیہ 205 شادمان 1 الاہور

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ الاہور

☆ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ الاہور

☆ مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ الاہور

☆ مکتبہ نعیمیہ، جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو الاہور

☆ جامعہ اسلامیہ، 1 فیض روڈ اسلامیہ پارک الاہور

☆ فرید بک سٹال، اردو بازار الاہور

☆ مکتبہ رضویہ، دربار مارکیٹ نزد ستا ہوٹل الاہور

☆ مکتبہ جمال کرم، گنج بخش روڈ الاہور

☆ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ الاہور

جامعہ اسلامیہ لاہور۔ ایچی سن ہاؤسنگ سوسائٹی، ٹھوکر نیاز بیگ لاہور۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حبیب خدا ﷺ نے اپنے صحابہ کی ظاہری و باطنی ایسی تربیت فرمائی کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

خود جو نہ تھے راہ پر اوروں کے ہادی بن گے
یہ سب کچھ صحبت نبوی ﷺ کا فیض تھا اسی فیض کے سبب

کانوا بحاراً فی العلوم علی	وہ علوم کے سمندر میں خواہ وشرعی ہیں یا
اختلاف انواعها من الشرعیات	عقلی۔ خواہ ان کا تعلق حساب سے ہے یا
والعقلیات والحسابیات	سیاست سے۔ خواہ وہ علوم باطنی ہیں یا
والسیاسیات والعلوم الباطنة	ظاہری حتی کہ یہاں تک منقول ہے سیدنا علی
والظاهرة حتی یروی ان علیا رضی	رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
اللہ عنہ جلس عند ابن عباس	کے ساتھ عشاء سے لے کر طلوع فجر تک
رضی الله عنهما یتکلم فی البا سن	باَبسم اللہ پر گفتگو کرتے رہے حالانکہ صحابہ
بسم اللہ من العشاء الی ان طلع	نے ایک ورق تک نہ پڑھا اور نہ ہی کسی
الفجر مع انهم لم یدرسوا ورقة	کتاب کا مطالعہ کیا بلکہ وہ جہاد سے فارغ
ولا تریدوا کتابا ولا تفرغوا من	ہی نہ تھے۔
الجهاد.	

بلکہ اہل علم وفضل نے اس حقیقت کا اعتراف یوں بھی کیا ہے۔

لو لم یکن لرسول اللہ ﷺ	اگر صحابہ کے علاوہ حضور ﷺ کا اور کوئی معجزہ نہ
معجزه الا اصحابه لکفره فی	ہوتا تو یہی اثبات نبوت کے لیے کافی ہو
اثبات نبوته. الفروق للقرآنی ۴:۳۰۴)	جاتے۔

Marfat.com

واقعۂ خلفاء راشدین جیسے دانشور، سیاستدان، حضرت علی جیسے قاضی، حضرت زید جیسے حساب دان، حضرت حذیفہ جیسے صاحب اسرار، حضرت ابی جیسے قاری قرآن، حضرت خالد جیسے سپہ سالار اور حضرت بلال جیسے عاشق کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ۔

کافی عرصہ ہوا ہم نے انہی مقدس نفوس کے کچھ مبارک معمولات جمع کیے تا کہ ہم بھی ان سے فیض پا سکیں ان میں سے کچھ چیزیں الگ الگ شائع بھی ہوئیں مثلاً صحابہ اور علم نبوی، صحابہ کی وصیتیں، آنکھوں میں بس گیا سراپا حضور کا، صحابہ اور بوسۂ جسم نبوی، مشتاقان جمال نبوی کی کیفیات جذب و مستی۔ لیکن اس کا مسودہ متعدد ہاتھوں میں گم اور منتشر ہوتا رہا بالآخر جو ملا اسے ہم قارئین کی نذر کر رہے ہیں اس سے بالاتر ہو کر کہ اس کی ترتیب و نظم میں کمی ہے۔ ''اسلام اور تصور رسول'' اور ''صحابہ اور محافل نعت'' کے مسودات کی بھی کچھ یہی صورت ہے دعا کریں ان کی بھی تکمیل و ترتیب ہو جائے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقدس معمولات سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد خان قادری

خادم کاروان اسلام

جامعہ رحمانیہ شادمان لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

عنوان	صفحہ
باب ۱	
آپ کی آمد کا انتظار	17
استقبالیہ ترانہ	18
شہر مدینہ کی طرف روانگی اور استقبالی جلوس	19
نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت	20
پانچ صد انصاری نوجوانوں کے دستہ کی سلامی	20
تمام مرد و خواتین گھروں کی چھتوں پر	21
مدینہ یا رسول اللہ کے نعرہ سے گونجنے لگا	21
وہ استقبال کا منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے	22
تشریف آوری پر تیر اندازی کا پروگرام	23
سفر سے واپسی پر استقبال کرتے	23
آپ ﷺ تشریف لاتے تو کھڑے ہو جاتے	25
حجرۂ انور میں داخل ہونے تک کھڑے رہتے	25
سیدہ فاطمہؓ ہمیشہ کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کرتیں	26
تھک جانے کے باوجود نماز میں آپ کے ادب کی وجہ سے کھڑے رہنا	27
باب ۲ کثرت سوالات سے اجتناب	
آپ سے بار بار سوالات نہ کیے جائیں	29
کاش کوئی سمجھدار دیہاتی آ کر سوال کرے	30
دوسرے سے سوال کرواتے	30
دو سال تک سوال مؤخر کر دیا	31
پوچھتے ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے	31
آپ سے تخلیق کائنات کے بارے میں پوچھتے	32

Marfat.com

اشیا کائنات کی تخلیق کس سے ہوئی؟	33
سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟	33
یہ پوچھتے آپ نبی کب بنائے گئے؟	34
امہات المومنین سے مسائل کا حل پوچھتے	35
قرآن کریم سراپا اخلاق نبوی ہے	36
سیدہ عائشہ کا علمی مقام	37
کسی سے کبھی سوال نہ کرتے	37
مجھے میرے حبیب نے سوال کرنے سے منع کر رکھا ہے	38
موت تک سوال نہ کیا	38
باغات پکنے پر پہلا پھل حضور کی خدمت میں پیش کرتے	40
باب ۳ بچوں کو گھڑتی دلواتے اور نام رکھواتے	23
آپ اپنے بچوں کو گھڑتی دلاتے اور ان کا نام بھی رکھواتے	44
توبہ کرنے پر بال دوبارہ اُگ آتے	50
بچوں کو بیعت کے لیے پیش کرتے	52
بچوں کو خدمت اقدس میں لا کر دُعا کرواتے	53
والدین نے میرے لیے دُعا کروائی	55
جب بھی کوئی بچہ بیمار ہوتا آپ کی خدمت میں لے آتے	56
بچوں کو بتایا کرتے کہ آپ نے تجھ پر کرم فرمایا تھا	59
باب ۴ معمولات سے پیار کرتے ہوئے جاری رکھتے	61
آپ کے معمول کو جاری رکھتے	62
یہاں رسول اللہ مسکرائے تھے	62
ایک طرف جھک کر مسکرانا	63
ٹھہر میں تجھے اسی طرح الوداع کرتا ہوں	64
حضور کو ایک طرف ہنستے ہوئے دیکھا تھا	65
حضور اس مسجد کی طرف پیدل تشریف لایا کرتے	66
ہر ہفتہ کے روز قبا جاتے	66

Marfat.com

حضور کو گھماتے ہوئے دیکھا تھا	67
رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے	67
اس درخت کے نیچے آپ آرام فرما ہوتے	68
شیخین بھی خرچہ دیتے رہے	69
وادی محصب اور صحابہ کا معمول	71
حضور کے عمل کی وجہ سے ہم اسے ترک نہیں کرتے	72
مجھے بھی ہاتھ رکھنے کی اجازت دیں	72
میں بھی اسی طرح ہونٹوں کو حرکت دے رہا ہوں	73
اے عمر چلو حضرت ام ایمن کی زیارت کریں	74
مزارات شہدا اُحد کی زیارت	75
اس جگہ حضور نے اسی طرح کیا تھا	76
فرائض جمعہ کے بعد بازار جانا	76
ستون کے پاس ادائیگی نماز	77
نماز میں آپ کے برابر کھڑے نہ ہوتے	78
رسول اللہ کے برابر کون کھڑا ہو سکتا ہے	78
چہرہ نبوی کی زیارت کی خاطر نماز میں دائیں طرف کھڑے ہوتے	79
دو آدمیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بھی جماعت میں شریک ہوتے	81
نوافل میں حالت قیام وقعود میں دعا کرتے	81
دونوں سجدوں کے درمیان	82
حضرت بلالؓ اور اذان سے پہلے دعا	83
اپنے گھروں میں برکت کے لیے حضور سے نماز پڑھواتے	85
جس جگہ آپ نے نماز ادا کی ہوتی وہاں نماز ادا کرنے کی کوشش کی	87
حضور کا بقیہ خود لینے کی کوشش کرتے	88
روزہ چھوڑ سکتی ہوں مگر آپ کا بقیہ نہیں چھوڑ سکتی	90
اپنی والدہ کے لیے بھی بچانا	90
میں یہ کھانا نہیں کھاؤں گی	91

Marfat.com

حضرت علیؓ نے ابروؤں کا پانی منہ لگا کر چوس لیا	92
آپ کے پورے لگنے والی جگہ سے کھاتے	92
آپ نے ہاتھ روک لیا	93
اس جگہ منہ لگا کر پیتے جہاں آپ کا منہ مبارک لگا ہوتا	94
مجھے اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا	95
باب ۵ صحابہ اور ادب مصطفیٰ ﷺ	96
سایہ دار درخت آپ کے لیے چھوڑ دیتے	97
اچھے کام ایجاد کرنے والوں کو دعائیں دیتے	97
نماز میں تاخیر ہونے پر روتے	97
یہ بتلاتے کہ حضور نے فلاں کو جنتی قرار دیا	100
حضرت عبداللہ بن سلام جنتی ہیں	100
آپ نے نام رکھا ہے تو بات ختم	101
اس کا نام عبدالرحمٰن ہے	101
حضور کے دروازے پر ناخنوں سے دستک دیتے	102
آپ کے مقدس اسم گرامی کا ادب کرتے	102
ام المومنین کا مثالی ادب	104
آپ سے بلند بیٹھنے اور رہنے کو بے ادبی تصور کرتے	105
یہ حضور کا اضافہ ہے میں اسے کبھی اپنے سے جدا نہیں کروں گا	106
اس ہار کو کبھی اپنے سے جدا نہیں کروں گی	107
حضور کی عطا کردہ کنیت کو محبوب رکھتے	108
یہ بال نہیں کٹوانے دوں گی	109
ہر روز سر کو دو دفعہ تیل لگانا	109
اپنے آقا کے حضور اچھی چیز پیش کرتے	110
محبت سے آپ کو اپنا محبوب کہتے	110
ہر رات محبوب کا دیدار	111
میرے محبوب اسے ناپسند فرماتے	111

Marfat.com

محبوب کے بعد کسی کو نہ دیکھوں	111
اس ہاتھ نے جب سے محبوب کی بیعت کی ہوئی ہے	112
میرے محبوب نے تجھے چوما ہے	112
میری آنکھوں نے محبوب کی زیارت کا شرف پایا	113
میرے محبوب نے وصیت فرمائی	113
محبت سے آپ کو اپنا خلیل کہتے	114
کیا میں اپنے محبوب کی سنت ترک کر دوں؟	115
باب ۶ صحابہ اور شفقت نبوی ﷺ کا تذکرہ	116
شفقت و کرم فرمایا	117
بال پہلے اُگ آتے	117
یہ نوجوان ایک قرن گزارے گا	117
اس پر رسول اللہ نے ہاتھ رکھا تھا	119
مجھ پر حضور نے کلی کا پانی ڈالا تھا	120
حضور میرے بال پکڑا کرتے	120
حضور نے میرے اس کان کو ہاتھ میں لیا تھا	121
آپ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا تھا	122
میری آنکھوں کو آپ نے لعاب دہن لگایا تھا	123
میرا نام حضور نے رکھا	123
حضور نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا	124
میری پنڈلی پر آپ نے لعاب دہن لگایا تھا	124
میرے باغ میں آپ تشریف لایا کرتے	125
میری شادی میں رسول اللہ نے بھی شرکت فرمائی	125
مجھ سے آپ نے قرآن سنا	126
مجھے ابوجہل کی تلوار بطور انعام دی	127
میں نے ستر سے زائد سورتیں آپ کے مبارک منہ سے سنیں	128
میرے والد گرامی نے آپ کی دعوت کی	128

Marfat.com

میری پھوپھی نے آپ کی دعوت پکائی	128
آنکھوں کی تکلیف پر رسول اللہ کی تشریف آوری	129
میرے چہرے سینہ اور بطن پر دست اقدس رکھا	129
مجھے آپ نے لباس پہنایا	130
دست نبوی کی برکت سے یہ آنکھ دوسری سے خوبصورت اور تیز ہے	131
یہ آنکھ دکھتی نہیں	131
دیکھو یہ رخسار دوسرے سے خوبصورت ہے	132
مجھے آپ کے ساتھ سواری کا شرف ملتا تھا	132
میری عیادت کے لیے آپ تشریف لاتے	133
اگر میں مٹی بھی خریدوں تب بھی نفع ہوتا ہے	133
سو سال کے بعد چہرہ تر و تازہ	134
آپ کا وصال میرے گھر اور میری گود میں ہوا	135
اللہ تعالیٰ نے وصال کے وقت ہم دونوں کا لعاب جمع فرما دیا	135
میرے اس حجرہ میں فرمایا	135
میں نے ان ہاتھوں سے خوشبو لگانے کا شرف پایا	136
ہمیں بھی دعاؤں میں شریک رکھنا	136
میں نے اس ہاتھ سے آپ کی بیعت کی	137
آپ نے میرے چہرے پر وضو کا پانی چھڑکا	137
میری آنکھوں نے حضور کی زیارت کا شرف پایا	138
مجھ سے قرض لیا اور واپس فرماتے ہوئے دعا دی	138
میں نے آپ سے دو طرح کے علوم سیکھے	138
میرے جسم پر آپ نے دست اقدس رکھا	139
میں نے آپ کے دست اقدس کو چوما	139
کاش میں آپ کے ساتھ کھانا کھا لیتا	140
مجھے پکڑ کر گود میں بٹھانا یاد ہے	140
آپ کی ناراضگی دشمن کے حملہ سے زیادہ پریشان کن ہے	141

Marfat.com

یہ بیان کرتے کہ آپ کی بات رب کریم ٹالتا نہیں ہے	142
اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کو پورا کرنے میں جلدی کرتا ہے	142
جس کے لیے حضور نے دعا فرمائی ہوتی اس کے ساتھ شرکت چاہتے	143
نسیان کا علاج	144
ایک دن یہ کرم بھی ہوا	145
آپ سے شفاعت کا وعدہ لیتے	146
یارسول اللہ کہاں تلاش کروں	146
خوشبو سے پہچان لیتے حضور تشریف لا رہے ہیں	147
حضور کی بیعت کے بعد ہاتھ کی بھی حفاظت کرتے	148
دوپہر کا کھانا در قیلولہ نماز جمعہ کے بعد کرتے	149
ضرورت کے وقت کھڑا ہو کر کھا پی لیتے۔	150
میں نے حضور کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا	150
کہتے آپ کی مثل کوئی نہیں	150
آپ کی مثل کسی ماں نے نہیں جنا	151
اللہ و رسول کی محبت میں دنیاوی عیش کو قربان کر دیتے	152
جنگ کے سخت مرحلہ میں آپ کی پناہ لیتے	152
روز قیامت بھی عرض کروں گا کہ میں ادنیٰ ترین خادم ہوں	153
گستاخ کے قتل کی اجازت چاہتے	154
لوگ کہیں گے کہ میں اپنے صحابہ کو قتل کروا دیتا ہوں	156
قتل کو صرف گستاخ نبی کے ساتھ مخصوص سمجھتے	157
خدمت اقدس میں حاضری کے لیے باری مقرر کر لیتے	158
میت کا قرض اپنے ذمے لے لیتے	159
نعت خوان کا احترام	162
آپ کی احادیث لکھ لیا کرتے	163
یہ شان صرف رسول اللہ کی ہے	164
میری انگلیاں اور پورے آپ جیسے نہیں	164

Marfat.com

ملاقات پر ایک دوسرے کو سورۃ العصر سناتے	165
آیئے ہم بھی یہ سورہ مبارکہ پڑھیں اور سنیں	166
تلاوت قرآن کرتے ہوئے روتے	167
قرآن کو چوما کرتے	168
غضب اللہ وغضب رسولہ	169
صدقۃ الی اللہ والی رسولہ	171
ہماری جان و مال واولاد اللہ ورسول کی ہے	171
میں اور میرا مال رسول اللہ کا ہی ہے	172
اللہ ورسولہ امن	174
یہ احسان وفضل سب اللہ ورسول کا ہے	176
باب ۷ صحابہ اور احترام نبوی ﷺ	177
ناپاک حالت میں آپ کی سواری کو ہاتھ نہ لگاتے	178
آپ کی سواری کے پیشاب کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر ہے	179
سواری پر حضور کے آگے نہ بیٹھتے	180
کسی سواری کا آپ کی سواری سے آگے گزرنا بھی ان کو ناگوار گزرتا	183
سواری پر قائم نہ رہ سکنے کی صورت میں آپ سے عرض کرتے	184
اپنی سواری کو تیز رفتار کرنے کے لیے آپ سے ٹھوکر لگواتے	186
حضرت فاروق اعظم اور خاندان نبوی کا احترام	187
تمہارا حق میرے بیٹے سے زیادہ ہے	188
سیدہ عائشہ کو بارہ ہزار	188
موتیوں کی ڈبیہ سیدہ عائشہ کی خدمت میں	189
سرفہرست خاندان نبوی کے نام	190
حضور کا بلال ہی بہتر وافضل ہے	190
حضرت ابوبکر وحضرت عباس کا ادب	191
آپ کے رشتہ داروں سے زیادہ محبت کرتے	191
حصول برکت کے لیے آپ کے خاندان میں رشتہ کرتے	193

Marfat.com

حضور کے خاندان کی لڑکی پر لڑکی نہ دیتے	194
مجھے آپ کے چچا کا اسلام اپنے والد کے اسلام سے زیادہ محبوب ہے	194
اے عباس آپ کے اسلام لانے کی مجھے زیادہ خوشی ہے	196
حضرات حسنین کریمین اور حضرت عبداللہ بن عباس کا جواب	196
حضرت ابو ہریرہ کا امام حسین کے پاؤں صاف کرنا	197
حضور کے رشتہ داروں کو وسیلہ بناتے	198
باب ۸۔ محبوب خدا ﷺ کی دعائیں	199
مختلف مواقع پر کی جانے والی دعائیں محفوظ کر لیتے	200
نماز کے بعد آپ کی دعائیں	200
ہمیں حضور نے یہ نصیحت فرمائی تھی	201
یوم عرفہ کی دعا	202
حضور کے معمولات مبارکہ کو شمار کرتے	203
عرض کرتے ہمیں کوئی نصیحت فرمایئے	203
یاد قبر پر روتے	204
باب ۹ صحابہ اور حضور کی پسند	
حضور کی پسند کا ذکر کرتے	207
آپ کی ناپسند کا بھی ذکر کرتے	207
آپ کی پسند کو پسند کرتے	207
کدو سے پیار	208
سرکہ سے پیار	209
حضور نے اسی طرح قمیض کاٹ دی	210
حضور نے بھی یوں ہی کیا تھا	210
ہمیشہ گریبان کھلا دیکھا	211
میں نے رسول اللہ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا	211
باب ۱۰۔ صحابہ اور زیارت نبوی ﷺ	212
زیارت نبوی اور سیدنا ابوبکر صدیق	213

Marfat.com

چہرہ اقدس تکتے رہنے کی آرزو	213
روزانہ زیارت نہ کریں تو مرجائیں	214
لذت دیدار کی وجہ سے آنکھیں نہ جھپکتے	215
سفر سے واپسی پر پہلے زیارت کرتے	216
آپ کی یاد میں روتے	217
سیدنا ابوبکر صدیق کے وصال کا سبب	217
مسکراہٹیں رخصت ہوگئیں	218
اب دنیا قابل دید نہ رہی	218
مصطفیٰ کی یاد آگئی	219
میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے	219
تذکرہ ہوتے ہی رقت کا طاری ہونا	220
زیارت کے بغیر چین نہ پاتے	220
جنت میں آپ کی سنگت کے لیے دعائیں کرتے اور کرواتے	221
یہ دعا میں نے کبھی ترک نہیں کی	222
اب دنیاوی تکالیف کی کیا پرواہ	222
آپ کی رفاقت کے لیے اسلام لایا ہوں	223
باب ۱۱۔ اللہ کے نبی ﷺ ہی ہم سب سے بڑے ہیں	225
عمر میں زیادہ ہونے کے باوجود کبھی بھی اپنے آپ کو حضور سے بڑا نہ کہتے	226
بڑے رسول اللہ ہی ہیں	226
بڑے آپ ہی ہیں البتہ میں عمر رسیدہ ہوں	226
آپ ہی بڑے اور افضل ہیں	227
آپ ہی معزز و بڑے ہیں	227
بابی وأمی یارسول اللہ	228
میں قربان جاؤں	231
باب ۱۱۔ صحابہ کرام اور جذبہ شہادت	236
اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے	237

Marfat.com

بوقت شہادت نماز مختصر کر دیتے	237
اپنے مالک کی رضا کے لیے شہادت	238
حالت جنگ میں نیند	239
خندق کھودتے ہوئے نیند	240
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن	240
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا	241
انہیں شراب سے بڑھ کر شہادت میں لذت ہے	242
صبح و شام صحابہ کرام کی دعا	243
میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو	243
مجھے اٹھا کر دشمن کے باغ میں پھینک دو	244
قلعہ کے اندر سیڑھی کے ذریعے جاتا ہوں	245
دنیا کی کوئی طاقت انہیں جھکا نہ سکی	246
جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے کر لے	247
باب ۱۲۔ صحابہ اور اہل علم کی قدر و منزلت	249
اہل علم کی قدر کرتے	250
حضرت ابن عباس نے حضرت زید کی رکاب پکڑ لی	250
حضرت فاروق اعظم اور ابن عباس کی قدر و منزلت	251
ایک دوسرے کا دفاع کرتے	253
ایک دوسرے کا مقام تسلیم کرتے	255
صراط مستقیم سے مراد رسول اللہ اور صاحبین ہیں	257
بارگاہ الٰہی میں سب سے قریبی وسیلہ	257
مجھے حضرت عمر سب سے محبوب ہیں	258
حضور ان دو اصحاب سے محبت فرماتے	258
عتبہ مجھ سے ایک سال پہلے آپ کے خادم بنے	259
حضرت علی کی تین فضیلتیں	259
حضرت عبداللہ بن مسعود کو اہل بیت کا فرد سمجھتے	260

Marfat.com

میں ان سے محبت رکھتا ہوں	260
اے اللہ جوان سے محبت رکھے	261
باب ۱۳۔اپنے آپ پر دوسروں کو فوقیت	263
اپنے آپ پر دوسروں کو فوقیت دیتے	264
بکری کی سری سات گھروں سے واپس آ گئی	265
پانی اس دوسرے کو پلا دو	266
آپ کا راز کسی کو نہ بتلاتے	267
بیٹے آپ کے راز کو خوب مخفی رکھو	267
میں نے والدہ کو بھی نہیں بتایا	268
میں آپ کا راز کسی کو نہیں بتاؤں گا	269
باب ۱۴۔آنسو یہاں بہائے جائیں	270
حضور کے رونے پر صحابہ کرام بھی رو پڑتے	271
حضور والدہ کے مزار پر	272
حضور کی بھوک دیکھ کر رو پڑتے	273
اپنے اوپر دنیا کی کشادگی پر روتے	275
جہاد میں عدم شرکت پر روتے	275
میں تو آپ کے بعد کبھی خلیفہ نہیں بنوں گا	276
علی رونے کا سبب کیا ہے؟	276
آپ کی تکلیف برداشت نہ کر سکتے	277
حضور کے فقر اختیار کو یاد کر کے روتے	279
انھوں نے یاد دلایا ہے	279
باب ۱۵۔حکم کے منتظر صحابہ	281
فی الفور عمل کرتے	282
مسجد سے باہر ہی بیٹھ گئے	282
قبیلہ بنو غنم میں بیٹھ گئے	282
مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے	283

Marfat.com

تمام نے انگوٹھیاں پھینک دیں	283
جب اسے حضور نے پھینک دیا	284
مکان گرا کر حاضر ہو گئے	284
تاحیات بیٹے سے گفتگو نہ فرمائی	285
جس حال میں بھی ہوتے آپ کی آواز پر حاضر ہوتے	286
راتیں بھی آپ کی چوکھٹ پر گزارتے	287
شادی خدمت میں رکاوٹ بن جائے گی	288
ساری زندگی آپ ہی کی خدمت کروں گا	290
باب ۱۶۔ صحابہ اور روضہ اقدس کی حاضری	291
روضہ اقدس پر حاضری دیتے	292
میں اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوں	292
سیدہ عائشہ مزار اقدس کے پاس ہی سو جایا کرتی تھیں	293
مزار اقدس کو ہاتھ لگاتے	294
مزار اقدس اور حضرت معاذ کا رونا	294
آستانہ محبوب پر قابل رشک موت	296
ام المومنین روضہ اقدس کی زیارت کرواتیں	295
سیدنا بلال مزار انور کے ساتھ چمٹ کر روتے	297
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی میری	299
اہل مدینہ کے لیے ام المومنین کی اہم تجویز	299
مزار اقدس پر حاضر ہو کر بارش کے لیے دعا کا عرض کرنا	300
میں آپ کا پڑوس نہیں چھوڑ سکتا	302
دوسروں کو زیارت کی دعوت دیتے	303
زندگی کے آخری لمحات میں صحابہ کی آرزو	304
اگر اللہ کے حبیب کو تکلیف پہنچی تو	305
آپ کے ہوتے ہوئے ہر غم ہیچ ہے	306
اس حال میں محبوب کے پاؤں میں کانٹا چبھنا پسند نہیں	307

Marfat.com

مسجد نبوی کا احترام کرتے	308
وہاں اونچی گفتگو نہ کرنے دیتے	308
مسجد نبوی میں بے حرکت ہو جاتے	309
گویا ان کے سر ہیں ہی نہیں	310
صحبت نبوی میں سر جھکا کر بیٹھتے	310
آپ کے احترام میں مجلس ذکر میں خاموشی	311
مجلس میں آپ کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھتے	312
سواری کے اردگرد چلتے	313
مجلس میں بعض اوقات آپ کے پیچھے بیٹھ جاتے	313
جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے	314
صحبت نبوی میں پاکیزگی کی حالت میں بیٹھتے	314
ادباً حرکت نہ کرتے	315
ڈنگ کھالیا مگر حرکت نہ کی	315
میں آپ کی وجہ سے اپنی جگہ سے نہ ہلی	316
پشت پر تیر پر تیر لگے مگر حرکت نہ کی	318
ہاتھ شل ہو گیا مگر بیٹھے نہیں	319
یہ دن تمام کا تمام طلحہ کا ہے	320
حضور کے وصال کے بعد ہمارے اندر تبدیلی آئی ہے	321
کسی پر بوجھ نہ بنتے	322
مجھے بتائیں بازار کدھر ہے	322
جو نیت رسول اللہ کی وہی میری ہے	323
نیک بات کے نہایت حریص تھے	324
آپ کے وعدہ کو پورا کرتے	327
صحابیات اپنے ہاتھوں سے کپڑا بنا کر پیش کرتیں	328
اہل میت کھانا نہ پکاتے	328
فوت ہونے والے کے ہاتھ فوت ہونے والے کو سلام بھیجتے	329
حضرت محمد بن منکدر کا بارگاہ نبوی میں سلام	331

Marfat.com

باب ①

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا انتظار

Marfat.com

Marfat.com

آپ کی آمد کا انتظار

امام بخاری ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں جس دن سے اہل مدینہ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلوم ہوا آپ صلے اللہ علیہ وسلم شہر مدینہ تشریف لاتے ہیں تو وہ ہر روز صبح کی نماز ادا کر کے دوپہر تک شہر مدینہ سے باہر مقام حرہ پر آپ کا انتظار کرتے۔

ان المسلمین بالمدینۃ لما	جب مسلمانوں کو معلوم ہو کہ
یخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم من مکۃ وتوکفوا	مکہ سے مدینہ طیبہ روانہ ہو چکے
قدومہ کانوا یخرجون	تو وہ ہر روز نماز فجر کے بعد
اذا صلوا الصبح الی	مقام حرہ پر آکر انتظار کرتے
ظاھر الحرۃ ینتظرونہ حتیٰ	حتیٰ کہ دھوپ تیز ہو جاتی،
تغلبھم الشمس علی الظلال	سایہ نہ پاتے تو واپس گھروں
ویؤذیھم حر الظھیرۃ	کو چلے جاتے۔
فاذا لم یجدوا ظلا	
دخلوا وذلک فی ایام	
حارۃ	

حتیٰ کہ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی وہ انتظار کر کے واپس جا چکے تھے ایک یہودی نے آپ کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا وہ بے ساختہ پکار اٹھا۔

Marfat.com

یا معشر العرب هذا صاحبکم	اے عربو! یہ تمہارے ساتھی
الذی تنتظرون	ہیں جن کا تم انتظار کرتے ہو۔
قد جاء	

یہ آواز کانوں میں پڑتے ہی اہلِ مدینہ استقبال کے لیے واپس لوٹ آئے

فثار المسلمون الی السلاح	تمام مسلمان ہتھیار سجا کر مقام
فتلقوا رسول اللہ صلی اللہ	حرہ پر استقبال کے لیے حاضر
علیہ وسلم بظهر الحرة	ہو گئے۔

چودہ دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبا شریف میں اقامت پذیر رہے وہاں مسجد قبا کی بنیاد رکھی۔ تمام ظاہری حیات آپ ہفتہ کے روز پیدل یا سوار ہو کر مسجد قبا تشریف لاتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو مسلمان باوضو ہو کر مسجد قبا آئے اور وہاں دو رکعات نماز اللہ کے حضور ادا کرے۔ اسے عمرہ کا ثواب نصیب ہوگا۔

استقبالیہ ترانہ

پروگرام کے مطابق بچے اور نوجوان شہر مدینہ کے مختلف راستوں اور گلیوں میں جلوس کے آگے آگے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ اور نعروں سے لوگوں کو آگاہ کر رہے تھے اور جلوس کا راستہ بتا رہے تھے وہاں بچیاں اور خواتین مل کر ترانہ بھی پڑھ رہی تھیں۔ امام بیہقی اور رزین نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا۔

لما قدم رسول اللہ صلی اللہ	جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم المدینة	مدینہ طیبہ پہنچے تو تمام خواتین، بچے

Marfat.com

جعل النساء والصبیان	اور نوجوان یہ ترانہ پڑھ رہے
والولائد یقلن	تھے۔

طلع البدر علینا — من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا — ما دعا للہ داع
ایہا المبعوث فینا — جئت بالامر المطاع

(سبل الہدیٰ والرشاد ۳ : ۲۷۱)

شہر مدینہ کی طرف روانگی کے موقعہ پر استقبالی جلوس کی چند جھلکیاں!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا شریف سے مدینہ طیبہ روانہ ہوئے جمعہ کا روز تھا۔ آپ نے قصواء اونٹنی لانے کا حکم دیا۔ تمام مسلمان جمع ہوگئے

رکب رسول اللہ صلی اللہ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی
علیہ وسلم ناقتہ القصواء والناس	پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے
معہ عن یمینیہ وعن شمالہ	اردگرد تھے اور کوئی پیدل تھا
وخلفہ منہم الماشی	اور کوئی سوار۔
والراکب	

بنو نجار کے نوجوان تلواریں بستہ جلوس کو کنٹرول کر رہے تھے جیسے جیسے جلوس شہر مدینہ کی طرف بڑھتا جا رہا تھا اس میں لوگوں کے ہجوم کا اضافہ ہو رہا تھا۔

فتلقاہ الناس فرحین	تمام لوگ راستوں میں کھڑے
فی الطرق وعلی الاباعر	آپ کا استقبال کر رہے تھے۔

Marfat.com

نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت

اس مقدس و مبارک جلوس میں جو خوبصورت نعرے لگ رہے تھے اس میں بار بار اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور حضور کی رسالت کا اعلان تھا۔

صار الخدم والصبیان	خدام اور بچے گلیوں میں یہ کہتے
یقولون واللہ اکبر جاء نا	ہوئے پھیل گئے۔ اللہ اکبر،
رسول اللہ جاء محمد	اللہ سب سے بڑا ہے، رسول اللہ
	تشریف لے آئے آقا محمد صلی اللہ
	علیہ وسلم تشریف لے آئے

اس استقبالیہ جلوس میں شریک ایک مشہور صحابی خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں اس وقت بچہ تھا۔

انی لاسعی مع الغلمان اذ	میں بھی ان بچوں کے ساتھ تھا جو
قالوا محمد جاء	کہہ رہے تھے حضرت محمد صلی اللہ
	علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں

پانچ صد انصاری نوجوانوں کے دستہ کی سلامی

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں مدینہ طیبہ کے قریب پہنچ آئے تو وہاں سے ایک آدمی کو دوڑایا گیا جو انصار مدینہ کو اطلاع کرے۔ اطلاع ملتے ہی

فاستقبلھما زھاء خمس مائۃ	پانچ صد انصاری نوجوانوں کے
من الانصار	دستہ نے آپ کا استقبال
	کرتے ہوئے سلامی پیش کی۔

Marfat.com

انہوں نے آپ کو شہرِ مدینہ میں داخلہ کے وقت خوش آمدید کہا۔
حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ آگے بڑھے تو اب جلوس کی صورت حال یہ بن چکی تھی کہ تمام اہلِ مدینہ آپ کے اِستقبال کے لیے اُمڈ آئے تھے۔

فخرج اھل المدینۃ حتیٰ ان العواتق لفوق البیوت یترائ بنہ یعلن ایھم ھو؟ ایہ ھو؟

تمام اہل مدینہ اور حتی کہ پردہ دار خواتین بھی چھتوں پر زیارت کے لیے نکل آئیں اور وہ ایکدوسرے سے پوچھتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسے ہیں؟

(سُبل الہدیٰ : ۳ : ۲۷۱)

تمام مرد و خواتین گھروں کی چھتوں پر

جیسا کہ مذکورہ روایت میں گزرا کہ باپردہ خواتین بھی گھروں سے باہر آگئیں۔
جلوس میں ہجوم کا یہ عالم تھا کہ اب راستوں اور گلیوں میں جگہ نہ رہی۔
شہرِ مدینہ میں اِستقبال کی جھلکیاں بیان کرتے ہوئے امام مسلم حضرت عثمان بن عمر کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں۔

فصعد الرجال والنسآء فوق البیوت

مرد و خواتین آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے گھر کی چھتوں پر چڑھ گئے۔

مدینہ کے در و دیوار یا محمد یا رسول اللہ کے نعرے گونجنے لگے

شہرِ مدینہ کی ہر گلی اور راستہ میں بچے اور نوجوان یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی صدائیں

Marfat.com

بلند کر کے لوگوں کو اطلاع کر رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہو چکی ہے،

وتفرق الغلمان والخدم
فی الطرق ینادون
یا محمد یا رسول اللہ یا محمد
یا رسول اللہ
(المسلم: ۲: ۴۱۹)

نوجوان بچے شاہراہوں پر پکارتے ہوئے
پھیل گئے۔ یا محمد۔ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم۔

وہ اِستقبال کا منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس اِستقبال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا تھا جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مدینہ طیبہ تشریف آوری پر اہلِ مدینہ نے کیا تھا، خود بھی اس میں شریک ہوئے تھے۔ زندگی میں جب بھی مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر ہوتا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے۔ وہ منظر آج بھی میرے سامنے ہے۔

فکانی انظر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی
راحلتہ وابوبکر ردفہ
ومسلا بنی النجار حولہ
حتی القی بفنا ابی ایوب
(ابوداؤد: ۱: ۶۵)

گویا میری اب بھی نگاہوں میں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری
پر ہیں اور ان کے پیچھے حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ سوار ہیں اور بنو نجار
کے لوگ آپ کے اردگرد چل رہے
ہیں۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم حضرت ابوایوبؓ کے ہاں پہنچے۔

۱۴۱۰۶۲

Marfat.com

تشریف آوری پر تیر اندازی کا پروگرام

امام احمد اور امام ابو داؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم شہر مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے اس خوشی کے موقعہ پر جو مختلف پروگرام کیے ان میں ایک تیر اندازی کا پروگرام بھی تھا جو اس دور کا مشہور مشغلہ تھا۔

لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابھا فرحا بقدومہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ کی آمد کی خوشی میں حبشی لوگوں نے تیر اندازی کر کے آپ کا استقبال کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس مقدس جلوس کی روئیداد بیان کرتے ہوئے کہا کرتے۔

فما رأینا منظراً ابتہج بہ یوم منا

ہم نے ساری زندگی بھر ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔

(سبل الہدیٰ والرشاد ۳ : ۲۷۱)

سفر سے واپسی پر آپ کا استقبال کرنے

جب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر پہ شہر مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے، صحابہ کرام اداس ہو جاتے. جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے صحابہ استقبال کے لیے پہنچ جاتے۔

Marfat.com

۱- حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کنا نستقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء من سفرہ۔
(اخلاق النبی وآدابہ، ۲۰۷)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہم آپ کا استقبال کیا کرتے تھے۔

۲- ابوداؤد میں انہی سے مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ استقبال شہر مدینہ سے باہر کیا جاتا تھا۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر استقبل بناء فاینا استقبل اولاً جعله امامه فاستقبل بی نحمله امامه ثم استقبل بحسن فجعله خلفه فدخلنا المدینة وانا کذلك۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے ہم استقبال کرتے، جو بچہ پہلے پہنچ جاتا اسے اپنے آگے بٹھا لیا کرتے۔ اس دفعہ میں پہلے پہنچا مجھے آپ نے آگے بٹھا لیا پھر آپ کے نواسے حسن آئے تو انھیں پیچھے بٹھا لیا۔ ہم مدینہ میں اسی حال میں داخل ہوئے۔

۳- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو۔

تلقاہ الناس فلقیتہ مع الصبیان علیٰ ثنیۃ الوداع
(ابوداؤد، کتاب الجہاد)

ثنیۃ الوداع کے مقام پر لوگوں نے آپ کا استقبال کیا میں بھی بچوں کے ساتھ آپ کے استقبال کرنے والوں میں شامل تھا۔

Marfat.com

آپ تشریف لاتے تو کھڑے ہو جاتے

آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارکہ میں یہ بات تھی ہی نہیں کہ کوئی میرے لیے تعظیماً قیام کرے اسی لیے بعض اوقات صحابہ کو قیام کرنے سے منع بھی فرماتے۔ شریعت نے ان کے لیے ایسے قیام سے منع کیا ہے جن کی خواہش ہو کہ ہمارے لیے قیام کیا جائے۔ اگر ایسی بات نہ ہو تو ادباً و تعظیماً اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کے لیے تعظیمی قیام جائز ہے۔

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قد رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فقمنا و قعد فقعدنا

(مسند احمد ۱: ۱۳۴)

جب ہم آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑا دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے اور جب آپ بیٹھ جاتے تو ہم بھی بیٹھ جاتے۔

۲۔ حجرۂ انور میں داخل ہونے تک کھڑے رہتے

حضرت ہلال کہتے ہیں ہمیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف فرما ہوتے ہماری تعلیم و تربیت فرماتے۔

فاذا قام قمنا قیاماً حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ

(ابو داؤد ۲: ۳۰۳)

جب آپ مجلس سے اٹھتے ہم بھی اُٹھ جاتے پھر آپ کے حجرۂ انور میں داخل ہونے تک ہم کھڑے رہتے۔

Marfat.com

۳۔ سیّدہ فاطمہ ہمیشہ آپ کا کھڑے ہو کر اِستقبال کرتیں!

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے۔

اذا دخل علیہا قامت	جیسے ہی آپ ان کے گھر داخل
من مجلسہا فقبلتہ واجلستہ	ہوتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی
فی مجلسہا	ہوتیں۔ آپ کے جسم کا بوسہ
(الترخیص بالقیام : ۴۲)	لیتیں اور اپنی نشست پر بٹھاتیں۔

یاد رہے یہی معمول آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی صاحبزادی کے ساتھ تھا۔

۴۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے آپ کے لیے قیام کے بارے میں مروی ہے

کان اذا خرج تمثالہ	جب آپ باہر تشریف لاتے
حتیٰ یدخل بیتہ	تو ہم کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ
(مجمع الزوائد : ۸ : ۴۰)	آپ اپنے گھر میں داخل ہو جاتے

یعنی صحابہ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوتے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کسی کام کے لیے گھر سے باہر تشریف لاتے تو صحابہ تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک آپ صلے اللہ علیہ وسلم اس کام سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے جاتے۔

Marfat.com

تھک جانے کے باوجود نماز میں آپ کے اَدبؐ کی وجہ سے کھڑے رہنا!

بعض اوقات حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نوافل میں صحابہ بھی شریک ہو جاتے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کو خوب طویل فرماتے تو وہ تھک جاتے دل چاہتا کہ بیٹھ جائیں مگر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے نہ بیٹھتے۔ بلکہ قیام ہی کرتے اور بیٹھ جانے والے خیال کو بدترین تصور کرتے حالانکہ نماز نفل میں شرعاً بیٹھنے کی اجازت ہے۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

صلیت لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل قائماً حتی ھممت بامرسوء

ایک رات میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنا شروع کی آپ نے اتنا طویل قیام فرمایا حتیٰ کہ مجھے سب سے بُرا خیال آیا۔

ہم نے اس تصور کے بارے میں پوچھا۔

وما ھممت بہ؟

وہ بُرا خیال کیا تھا؟

انہوں نے فرمایا۔

ھممت ان اقعد واذع

مجھے یہ خیال آیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے رہیں۔

(مسند احمد: ۱: ۴۴۸)

Marfat.com

باب ②

کثرتِ سوالات سے اجتناب

Marfat.com

آپ سے بار بار سوالات نہ کئے جائیں

قرآنِ کریم نے اہلِ ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ میں گفتگو کا یہ ادب بھی سکھایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر وقت ہر قسم کے سوالات نہ کیا کریں۔ ایک مقام پر فرمایا :

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ (البقرہ)

کیا تم اپنے رسول سے اسی طرح سوال کرنا چاہتے ہو جس طرح اس سے موسیٰ سے سوال کئے گئے۔

دوسرے مقام پر فرمایا :۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

اے اہل ایمان اشیاء کے بارے میں نہ پوچھو اگر انہیں ظاہر کر دیا گیا تو تمہارے لیے بُرا ہوگا۔

تیسرے مقام پر تو یہ فرما دیا سوال کی ضرورت ہی نہیں۔

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

جو کچھ تمہیں رسول دیدے وہ لے لو اور جس سے روک دے اس سے رک جاؤ

خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّت کو واضح فرما دیا کہ تمہارا رب بھولنے والا نہیں لہٰذا جو اس نے تمہیں تعلیم و احکام دینے ہیں وہ از خود عطا فرما دے گا بلکہ فرمایا :۔

ان اعظم المسلمين جرما من سأل عن شئ لم يحرم فحرم من اجل مسألته۔

(البخاری، ۲ / ۱۰۸۲)

مسلمانوں میں بڑا مجرم وہ ہے جس نے ایسی شئے کے بارے میں پوچھا جو حرام نہ تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے وہ حرام ہو گئی۔

Marfat.com

کاش کوئی سمجھدار دیہاتی آکر سوال کرے

صحابہ کرام قرآنی حکم کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت کم سوال کیا کرتے بعض اوقات سال گذر جاتا، مگر سوال نہ کرتے. اگر ان کا جی چاہتا کہ حضور کے بحر علم سے استفادہ کریں تو وہ تمنا کرتے کاش کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گذارشات کرے، آپ ان کا جواب دیں اور ہم اس سے مستفید ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ صحابہ کی اس کیفیت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

کنا نهینا فی القرآن ان نسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شیٔ فکان یعجبنا ان یجیٔ الرجل من اهل البادیة العاقل فیسأله ونحن نسمع (المسلم، ۱/۱۶۹)	جب قرآن نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنے سے منع کر دیا تو ہم یہ چاہتے تھے کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور وہ آپ سے کچھ پوچھے اور ہم بھی استفادہ کریں۔

دوسرے سے سوال کرواتے

بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (صحابہ کرام) خود سوال کرنے سے حیا کرتے اور دوسرے کو کہتے اس معاملہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کریں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ مجھے مذی آیا کرتی تھیں چونکہ حضور کی بیٹی میرے گھر تھیں۔

انا استحی ان اسأله قال المقداد	اس لیے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلك۔

(ابوداؤد، ۱/۲۷)

سے سوال کرنے میں شرم آتی تھی تو میں نے مقداد بن اسود سے کہا تو انہوں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا (غسل کی ضرورت نہیں) اس میں وضو کافی ہے۔

دو سال تک سوال مؤخر کر دیا

صحابۂ کرام کے ادب و تعظیم کا یہ عالم تھا کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے :۔

لقد کنت ارید ان اسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الامر فاؤخره سنتین من بھیبته۔

(سبل الہدیٰ، (۱:۴۳۷)

میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی معاملہ کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا لیکن آپ کے وقار و عظمت کی وجہ سے دو سال تک میں سوال نہ کر پایا۔

پوچھتے ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے؟

صحابہ کرام آخرت کے بارے میں نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کرتے کہ ہمارا ٹھکانہ کہاں ہوگا جنت میں یا دوزخ میں؟

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک صحابی نے احد کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا

ان قتلت فاین انا؟ قال الجنة۔

اگر میں آج مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا۔ آپ نے فرمایا تم جنت میں جاؤ گے۔

Marfat.com

انہوں نے اپنے ہاتھ میں کھانے کے لیے لی ہوئی کھجوریں پھینک دیں اور جہاد میں شریک ہو گئے اور درجۂ شہادت پہ فائز ہوئے۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ ص۳۴۲)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حاضری کے لیے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا انھیں اجازت کے ساتھ ساتھ جنت کی بشارت بھی دو۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: انھیں بھی اجازت کے ساتھ جنت کی بشارت دو، پھر حضرت عثمان تشریف لائے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور حاضری کیلئے اجازت طلب کی تو آپ نے انھیں اجازت کے ساتھ جنت کی خوشخبری سنائی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ

فاین انا ؟ — میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا ؟

آپ نے فرمایا :۔

انت مع ابیک — تیرا ٹھکانہ اپنے والد کے ساتھ ہوگا

مسند احمد، ۲/۳۵۲)

آپ سے تخلیقِ کائنات کے بارے میں پوچھتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحابہ کرام صرف مذہبی رہنما ہی نہیں سمجھتے تھے بلکہ آپ کو دین و دنیا کے ہر معاملہ سے آگاہ تصوّر کرتے۔ یہی وجہ ہے آپ سے کائنات کی تخلیق کے بارے میں بھی پوچھتے۔

Marfat.com

۱۔ اشیاء کائنات کی تخلیق کس سے ہوئی؟

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب میں آپ کی زیارت کا شرف پاتا ہوں تو

طابت نفسی وقرت عینی — میرا دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

میرے کریم آقا:

فانبئنی من کل شئ؟ — مجھے اشیائے کائنات کی تخلیق کے بارے میں آگاہ فرمایئے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کل شئ خلق من ماء — ہر شے کی تخلیق پانی سے ہوئی ہے۔

(مسند احمد)

۲۔ سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ سے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے والدین آپ پر فدا ہوں۔

اخبرنی عن اول شئ خلقه اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء — مجھے اس شئے سے آگاہ فرمایئے جسے اللہ تعالیٰ نے ہر شئ سے پہلے پیدا فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل — اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے

Marfat.com

الاشیاء نور نبیک من نورہ (المواھب اللدنیہ)	سے تیرے نبی کے نور کو اپنے سے پیدا فرمایا۔

۳۔ یہ پوچھتے آپ نبی کب بنائے گئے؟

ہر مسلمان کو علم ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس سال عمر کے بعد نبوت کے اعلان کا حکم فرمایا۔ صحابہ کرام تو اُسے بطریق اولیٰ جانتے تھے۔ مگر انھیں یہ بھی علم تھا کہ محبوب خدا کا تعلق اللہ تعالیٰ سے اب قائم نہیں ہوا بلکہ یہ اس وقت سے ہے جب باقی مخلوق ابھی پیدا ہی نہ ہوئی تھی گویا چالیس سال کی عمر میں اعلانِ نبوت دیگر لوگوں کیلئے ہے۔ آپ کے لیے نہیں۔ کیونکہ آپ کا تعلق تو اللہ تعالیٰ سے ازل سے ہے یہی وجہ ہے صحابہ کرام آپ سے پوچھتے یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کب عطا فرمائی، آپ کو محبوب کب بنایا؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قالوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متی وجبت لک النبوۃ	صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو نبوت کب ملی؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

وآدم بین الروح والجسد (الترمذی، ۲، ۲۲۴)	اس وقت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

یعنی ابھی ان کی تخلیق مکمل نہ ہوئی تھی تو اللہ تعالےٰ نے مجھے نبوت عطا فرما رکھی تھی۔

Marfat.com

اُمہات المومنین سے مسائل کا حل پوچھنے

صحابہ کرام کا جب کسی معاملہ میں اختلاف ہوتا تو وہ اُمہات المؤمنین خصوصاً سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کرتے، پہلے سلام عرض کرتے اور پھر مسئلہ کا حل دریافت کرتے۔

۱۔ ایک دفعہ ان میں عصر کے بعد نوافل کے بارے میں اختلاف ہوگیا بعض نے کہا حضور عصر کے بعد دو نوافل پڑھا کرتے تھے۔ دوسروں نے اس کی نفی کی حضرت بکیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے حضرت کریب کو ام المومنین کے پاس بھیجا اور کہا:

اقرأ علیها السلام منا جمیعاً وسلها عن الرکعتین بعد العصر وانا اخبرنا انك تصلیهما وقد بلغنا ان النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم نهی عنها

ہمارا سب کا سلام عرض کرو اور عصر کے بعد دو رکعت نوافل کے بارے میں پوچھو ہمیں اطلاع ملی ہے آپ یہ نوافل ادا کرتی ہیں۔ حالانکہ ہمیں یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے منع فرمایا کرتے تھے۔

میں نے جاکر ام المومنین کو ان کا سلام اور پیغام دیا تو انہوں نے فرمایا یہ مسئلہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جاکر پوچھو، میں واپس ان صحابہ کے پاس آیا اور انہیں آگاہ کیا۔

فردونی الی ام سلمة بمثل ما ارسلونی الی عائشة۔

تو انہوں نے کہا تم حضرت ام سلمیٰ کے پاس جاؤ اور انہیں اسی طرح ہمارا

Marfat.com

سلام عرض کرو اور نوافل کے بارے
میں پوچھو۔

میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، سلام پیشِ خدمت کیا اور مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد نوافل ادا کئے۔ میرے پاس اُس وقت کچھ انصاری خواتین تھیں۔ میں نے خادم سے کہا حضور کے پاس جا کر کھڑے ہو جاؤ اور آپ سے میری طرف سے عرض کرو، میں نے تو یہ سن رکھا ہے کہ آپ عصر کے بعد نوافل سے منع فرماتے ہو اور میں دیکھ رہی ہوں آپ ادا فرما رہے ہیں۔ آپ نے ٹھہر جانے کا اشارہ فرمایا۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا آج ظہر کے بعد وفد عبدالقیس آ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے میرے دو نوافل ظہر کے رہ گئے وہ میں نے اس وقت ادا کئے ہیں۔ (البخاری۔ ۲ : ۶۲۷)

۲۔ قرآنِ کریم سراپا اخلاق نبوی ہے

سعد بن ہشام کہتے ہیں میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا : اماں جان۔

انبئنی عن خلق الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتایئے۔

فرمانے لگیں :

اتقرأ القرآن	کیا تم نے قرآن پڑھا ہے۔

میں نے عرض کیا ہاں ! آپ نے فرمایا :

ان خلق رسول اللہ صلی اللہ	تمام قرآن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم القرآن

(المستدرک ۲/۵۴۱)

کے اخلاق کا بیان ہے۔

یعنی جو شخص چاہتا ہے وہ یہ دیکھے اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار کیا تھا تو وہ قرآن کا مطالعہ کرے جو کچھ قرآن نے بیان کیا، اس کا سراپا بصورت انسانی حضور کی ذات اقدس ہی ہے۔

سیدہ عائشہ کا علمی مقام

حضرت عروہ آپ کے علمی مقام کے بارے میں کہتے ہیں

مارائیت احداً اعلم بالحلال والحرام والعلم والشعر والطب من عائشۃ اُم المومنین	میں نے حلال، حرام، علم، شعر اور طب میں ام المؤمنین عائشہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

(المستدرک، ۴/۱۲)

امام زہری اس حقیقت کو یوں واضح کرتے ہیں۔

لو جمع علم الناس کلھم ثم علم ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکانت عائشۃ اوسعھم علماً (المستدرک ۴/۱۲)	اگر تمام لوگوں کا علم جمع کر لیا جائے پھر ازواج مطہرات کا بھی تو عائشہ کا علم ان سب سے زیادہ ہے۔

کسی سے کبھی کوئی سوال نہ کرتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت سے ان میں اس قدر عزت نفس، خودداری اور تواضع پیدا ہو گئی تھی کہ کبھی بھی کسی سے کوئی سوال نہ کرتے، اگر کوئی

Marfat.com

کہتا بھی آپ مجھے حکم دیں تو کہتے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما رکھا ہے۔

۱۔ مجھے میرے حبیب نے سوال کرنے سے منع فرما رکھا ہے

حضرت ابن ابی ملیکہ سے منقول ہے بہت دفعہ ایسا ہوتا۔

سقط الخطام من يد ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنہ۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اونٹنی کی نکیل گر جاتی۔

اسے اُٹھانے کے لیے اونٹنی کو بٹھاتے اور پھر نکیل اٹھاتے ہم عرض کرتے۔

افلا امرتنا ننا ولکہ ؟

ہمیں آپ کیوں حکم نہیں دیتے ہم اٹھا کر پیش کر دیا کریں۔

آپ فرمایا کرتے۔

ان حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ان لا استال الناس شیئاً (مسند احمد ۱ / ۲۰)

میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا۔ لوگوں سے کبھی سوال نہ کریں۔

۲۔ موت تک سوال نہ کیا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا، آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ اسی طرح تین دفعہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا، حکیم یہ مال بڑا خوشنما اور لبھانے والا ہوتا ہے جو اسے سخاوت کے لیے حاصل کرے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو اسے جمع کرنے کے لیے حاصل کرے اس میں برکت نہیں رہتی وہ ایسے ہے

Marfat.com

جیسے کھائے مگر سیر نہ ہو۔

الید العلی خیر من الید السفلی	اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والا) ہاتھ سے بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے قسم اس ذات اقدس کی جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا :-

لا ارزأ احداً بعدك شیئاً حتّٰی افارق الدنیا۔	آپ کے بعد دنیا سے جانے کے وقت (موت) تک کسی سے سوال نہیں کروں گا۔

اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بیت المال اور مال غنیمت سے بہت دفعہ وظیفہ دینے کی کوشش کی مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔

فلم یرزأ حکیم احداً من النّاس بعد رسول اللہ حتی توفی۔ (البخاری، کتاب الزکوٰۃ)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے وصال بعد حکیم نے کسی سے سوال نہیں کیا۔

Marfat.com

باغات پکنے پر پہلا پھل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے

جب صحابہ کرام کے باغات پکتے تو وہ ہمیشہ ان کا پہلا پھل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کرتے۔ آپ ان کے لیے، ان کے باغات کے لیے اور شہر مدینہ کے لیے دعا فرماتے، کسی بھی سب سے چھوٹے بچے کو بلا کر اسے وہ پھل دیتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

كان الناس اذا راؤا اول الثمر جاؤا به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا اخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لنا فى ثمارنا وبارك لنا فى مدينتنا وبارك فى صاعنا ومدنا اللهم ان ابراهيم عبدك وخليلك ونبيك وانا عبدك ونبيك وانه دعاك لمكة وانا ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك به لمكة ومثله منه قال

جب صحابہ کے ہاں پہلا پھل آتا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کرتے حضور اسے لیتے اور دعا فرماتے۔ اے اللہ ہمارے پھلوں میں ہمارے لیے برکت عطا فرما، ہمارے لیے ہمارے شہر مدینہ میں برکت عطا فرما۔ ہمارے صاع اور مد میں برکت دے، یا اللہ ابراہیم تیرے مقرب بندے اور خلیل نبی ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ کے لیے دعا کی میں مدینہ کیلئے دعا کرتا ہوں انہی طرح دعا جو انہوں نے مکہ کیلئے

Marfat.com

ثم یدعوا اصغر ولید یراہ فیعطیہ ذالک الثمر۔ (الترمذی ۲ /۲۰۵)	کی اور اس کی مثل اور بھی پھر سب سے چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل عطا فرما دیتے۔

ابن ماجہ میں یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ میں مروی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اتی باول الثمرۃ قال اللھم بارک لنا فی مدینتنا وفی ثمارنا وفی مدنا وفی صاعنا برکۃ مع برکۃ ثم یتناولہ اصغر من یحضرہ من الولد۔ (ابن ماجہ ۲۴۷)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب پہلا پھل آتا تو وہ یہ دعا کرتے یا اللہ ہمارے شہر مدینہ، ہمارے پھلوں اور صاع و مد میں برکت ہی برکت عطا فرما۔ پھر جو بچہ موجود ہوتا اسے وہ پھل عنایت کر دیتے۔

ابتدائی پھل بچوں کو دینے کی حکمت محدثین نے یہ بیان فرمائی ہے۔

ان فرح الاطفال بالثمر الجدید اشد من فرح الکبار۔ (حاشیہ ترمذی ۲/۲۰۵)	نئے پھل پر بچے بڑوں سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

طبرانی میں پھل آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یوں منقول ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اتی بباکورۃ الثمرۃ	جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ابتدائی پھل آتا تو اسے پہلے

Marfat.com

وضعها علی عینیه ثم علی شفتیه وقال اللھم کما اریتنا اوله فارنا آخره ثم تعطیه من یکون عنده من الصبیان (المعجم الکبیر لطبرانی)

آنکھوں سے پھر مبارک ہونٹوں سے اُسے لگاتے پھر دعا کرتے۔ اے اللہ جس طرح تونے اس کی ابتدا فرمائی اسی طرح اس کا آخر بھی بہتر فرما، پھر جو بچہ موجود ہوتا اسے عنایت فرما دیتے۔

Marfat.com

باب ③

صحابہ کھڑتی دلواتے اور نام رکھواتے

Marfat.com

آپ کے بچوں کو گھٹی دلاتے اور ان کا نام بھی رکھواتے

صحابہ کی خوش بختی کا یہ عالم تھا کہ جب بھی ان میں سے کسی کے ہاں بچہ یا بچی پیدا ہوتے تو اسے فی الفور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر کر دیتے۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھٹی دیں اور اس کا نام بھی رکھیں۔ ان کی آرزو ہوتی کہ بچے کے پیٹ میں سب سے پہلی چیز جو جائے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن یا آپ کی چبائی ہوئی کھجور ہو کیونکہ وہ جانتے تھے اس سے بچوں کو ایسی برکت حاصل ہو گی جو ان کے مستقبل کے حوالے سے مثالی ہو جائے گا۔ حضور ان بچوں کو اپنی گود میں لیتے ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن عطا فرماتے۔ کھجور چبا کر انہیں گھٹی دیتے بعض اوقات بچے آپ پر پیشاب بھی کر دیتے۔

آیئے چند پر کیف واقعات سے اپنے آپ کو محظوظ کرتے ہیں۔

(۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جب ہم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں قبا کے مقام پر ٹھہرے تو میرے ہاں عبداللہ بن زبیر کی ولادت ہوئی۔

اتیت به رسول الله صلی الله علیه وسلم فوضعته فی حجره ثم دعا بتمرة فمضغها ثم تفل فی فیه فکان اول شی دخل جوفه ریق رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم حنکه بتمرة ثم	میں اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدمت اقدس میں لائی اور آپ کی گود میں رکھا۔ آپ نے کھجور منگوائی اسے چبایا پھر آپ نے اس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا۔ سب سے پہلی چیز جو بچے کے پیٹ میں گئی وہ اللہ کے رسول کا لعاب دہن تھا۔ پھر آپ نے

Marfat.com

دعالہ و برک علیہ — کھجور کی گھڑنتی (گھٹی) دی اور دعا برکت فرمائی۔
(البخاری : ۲ : ۸۲۲)

۲۔ ترمذی میں اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب اسماء کے ہاں بیٹا ہوا آپ نے اس کے رونے کی آواز سُنی تو آپ نے فرمایا عائشہ لگتا ہے اسماء کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے۔

فلا تسموہ حتیٰ اسمہ فسماہ عبداللہ وحنکہ بتمرۃ ۵
(سبل الہدیٰ والرشاد ۹ : ۳۶۱)

اس کا نام تم نہ رکھنا اس کا نام میں خود رکھوں گا آپ نے عبداللہ نام رکھا اور کھجور کی گھُرٹی عطا فرمائی۔

۳۔ حضرت ابوطلحہ زید بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرا ایک بیٹا ابوعمیر تھا جو فوت ہو گیا میں اور میری اہلیہ ام سلیم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا دکھ درد بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے دُعا فرمائی حضرت ام سلیم کہتی ہیں۔

فولدت غلامًا قالی لی ابوطلحۃ احفظہ حتیٰ تاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وارسلت معہ بتمرات فاخذہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال امعہ شئ قالوا نعم تمرات فاخذہا النبی

میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو ابوطلحہ کہنے لگے اسے کچھ نہ دینا۔ یہاں تک کہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جایا جائے۔ لہٰذا بچے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں نے بھیجا اور ساتھ کھجور بھی۔ آپ نے بچے کو لیا اور پوچھا گیا کھجور بھی ہے؟ عرض کیا ہاں کھجور بھی ہے۔ آپ نے کچھ کھجور چبائی پھر اپنا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم فمضغھا ثم اخذ من فیہ فجعلھا فی فی الصبی وحنکہ بہ و سماہ عبد اللہ

(البخاری ۲ : ۸۲۲)

لعاب دہن لیا۔ کھجور اور لعاب دہن کے ساتھ گھڑتی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

طبقات میں الفاظ روایت یہ ہیں حضرت انس کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کو حضرت ام سلیم کے ہاں میرا بھائی پیدا ہوا ہے۔

فکرھت ان تحنکہ حتی تحنکہ انت

ہم نے اسے گھڑتی دینا پسند نہیں کیا تاکہ آپ اسے گھڑتی دیں۔

آپ نے فرمایا گھڑتی کے لیے کوئی چیز ہے عرض کیا کچھ عجوہ کھجوریں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور لی۔

فمضغہ ثم جمعہ بریقہ فاوجرہ ریاہ فتلمظ الصبی فقال حب الانصار التمر

اسے چبایا پھر اسے اپنے لعاب دہن کے ساتھ جمع فرما کر بچے کے منہ میں رکھا بچہ انہیں چاٹنے لگا تو فرمایا انصار کو کھجور سے محبت ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا نام بھی آپ ہی نے رکھنا ہے۔ فرمایا اس کا نام عبداللہ ہے۔

(طبقات ۸ : ۴۳۲)

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب میری والدہ حضرتِ ام سلیم کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو مجھے انہوں نے فرمایا اے انس۔

انظر هذا الغلام فلا یصیبن شیاء حتی تغدو به النبی صلی اللہ علیه وسلم یحنکه فغدوت به۔

اس بچے کا خیال رکھو اسے کوئی شی نہ دی جائے تاکہ صبح کے صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاکر اسے آپ سے گھٹی دلائی جا سکے۔ پھر صبح میں آپ کی خدمت میں لے گیا۔

(البخاری ۲ : ۸۶۶)

۴۔ حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے۔

اتته بابن لها صغیر لم یاکل الطعام فاجلسه فی حجره فبال علی ثوبه فدعا بماء فنضحه (زرقانی علی المواہب

میں اپنا چھوٹا بچہ جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا لے جاکر حاضر ہوئی۔ آپ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس نے آپ کے کپڑوں پہ پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پہ چھڑکا۔

۴ : ۲۷۵)

۵۔ امام یحیٰی بن الہیثم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا مجھے میرے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے گئے۔

اجلسنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی حجره ومسح علی رأسی وسماني

مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں بٹھالیا اور میرے سر پہ دست شفقت رکھا اور میرا نام بھی رکھا۔

Marfat.com

(سیدنا محمد رسول اللہ : ۳۷۹)

۷ زبیر بن بکار نے ابراہیم بن محمد سے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن زید جب پیدا ہوئے تو ان کے دادا حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک کپڑے میں لپیٹا۔

فاحضرہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعا لہ بالبرکۃ

انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔

اور عرض کیا یا رسول اللہ خلقت کے لحاظ سے آج تک میں نے اتنا چھوٹا بچہ نہیں دیکھا۔

فحنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومسح راسہ ودعالہ بالبرکۃ

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گھٹی دی۔ سر پہ ہاتھ مبارک رکھا اور برکت کے لیے دعا فرمائی۔

راوی کہتے ہیں، ہم نے ان کی قوم میں عبدالرحمٰن سے طویل قامت کوئی نہیں دیکھا۔ (الاصابہ :

۸ : بخاری و مسلم میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اتی بالمنذر بن ابی اسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعہ علی فخذہ فقال ما اسمہ ؟ قال فلان قال لکن اسماہ المنذر

میں ولادت کے وقت منذر بن ابی رسید کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ آپ نے اسے اپنی مقدس ران پر بٹھایا اور پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ ہم نے بتلایا تو فرمایا اس کا نام منذر ہے۔

Marfat.com

(سبل الھدی والرشاد، ۹ : ۳۶۰)

۹ - حضرت سرع بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے یاسر بن سوید الجھنی کو جہاد کے گھوڑوں کی خدمت کے لیے بھیجا ان کے جانے کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہوا - میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قد ولد هذا المولود	یہ بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کا والد
و ابوه فی الخیل فمه	گاؤں کی چراگاہ میں ہے۔

کہتی ہیں

فاخذه رسول الله صلی الله	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیه وسلم یده علیه وقال	اسے لیا۔ بدن پہ ہاتھ پھیرا اور یہ دعا
اللهم اکثر رجالهم واقل	کی۔ اے اللہ ان کے مردوں میں اضافہ
ایامائهم ولا تحوجهم	فرما اور ان کی بیوگاں میں کمی فرما۔ ان
ولا تر احدا منهم خصاصة	کو محتاج نہ بنا اور ان میں سے کسی کو

کسی تکلیف کا سامنا نہ ہو۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سمیه مسرعا قد اسرع	اس کا نام مسرع رکھو یہ اسلام کی
فی الاسلام	خوب خدمت کرے گا۔

سبل الھدیٰ والرشاد، ۹ : ۳۶۱)

Marfat.com

۱۰۔ توبہ کرنے پر بال دوبارہ اگ آتے

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا

فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	وہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
فاخذ بشعرۃ وجھہ و	میں لایا، آپ نے اس کے چہرے
دعالہ بالبرکۃ	پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی۔

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں اس بچے کی پیشانی پر کمان کی مانند خوبصورت بال اگ آئے وہ جوان ہوگیا۔ جب خوارج (حضرت علی اور اہلِ بیت کے مخالفین) کا دور آیا۔

اصبھم فسقطت	تو اسے ان سے محبت ہوگئی تو وہ
الشعرۃ عن جبھتہ	بال اس کی پیشانی سے دور ہوگئے۔

اس کے والد نے اسے گھر میں قید کردیا۔ کہیں یہ خارجی ہی نہ ہوجائے پھر ہم اس کے پاس گئے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

الم تران برکۃ دعوۃ	کیا تو نے نہیں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	وسلم کی دعا کی برکت سے اُگنے والے
قد وقعت عن جبھتک	بال تیری پیشانی سے ختم ہوگئے۔

بحمد اللہ اس نے خوارج سے نفرت کا اظہار کردیا۔

فرد اللہ علیہ الشعرۃ بعد	تو اللہ تعالیٰ نے اس کی پیشانی پر
فی جبھتہ وتاب	وہ بال دوبارہ لوٹا دیئے۔

(مسند احمد: ۵ : ۴۳۷)

Marfat.com

بچوں اور ملازمین کو پانی دم کروانے کیلئے آپکی خدمت میں بھیجتے۔

صحابہ برکت و رحمت کے حصول کے لیے اپنے بچوں اور ملازمین کو پانی دیکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجتے خصوصاً نماز فجر کے بعد مسجد نبوی کے دروازے پر پانی دم کروانے والوں کی بھیڑ ہوتی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی شفقت فرماتے ہوئے پانی دم فرماتے بچوں سے پیار فرماتے۔ حتّٰی کہ بعض اوقات نہایت سخت سرد موسم میں بچے فقط دم پر اکتفا نہ کرتے بلکہ عرض کرتے آقا ہمارے پانی میں مقدس ہاتھ بھی داخل فرمادیں تاکہ ہم اس سے خوب برکت حاصل کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی یہ درخواست بھی قبول فرماتے صحابہ کے اس معمول کا تذکرہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ	فجر ادا فرماتے تو خدام اہل مدینہ
جاء خدم المدینۃ بانیتھم	برتنوں میں پانی کے کر حاضر ہوتے آپ
فیھا الماء فما یؤتی باناء الا	صلی اللہ علیہ وسلم ہر برتن میں ہاتھ
غمس یدہ فیہ وربما جاءہ	ڈالتے۔ بعض اوقات سردی ہوتی تو
فی الغداۃ الباردۃ فیغمس	پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں
یدہ فیھا (المسلم کتاب الفضائل)	ہاتھ ڈبوتے۔

شارح مسلم امام نووی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں

فیہ التبرک باثار الصالحین — اس میں بزرگوں کے آثار سے تبرک

Marfat.com

وبیان ماکانت الصحابۃ علیہ من التبرک باثارہ صلی اللہ علیہ وسلم وتبرکھم بادخال یدہ الکریمۃ فی الانیۃ (شرح المسلم ۲/۲۵۶)

حاصل کرنا ہے اور اس میں اثار رسول کے حوالے سے صحابہ کرام کے حصول کا بھی تذکرہ ہے اور ان کا بطور برکت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کا داخل کروانا ہے۔

حضرت ملا علی قاری صحابہ کے اس معمول کی وجہ لکھتے ہیں۔

ای طلب البرکۃ وحصول النعمۃ وزدال النقمۃ و کمال الرحمۃ (شرح الشفاء)

اس میں طلب برکت، حصول نعمت زوال مصیبت وکمال رحمت ہے۔

امام طیبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو پانی میں داخل کرنے پر کہتے ہیں۔

لتطیب قلوب الناس لا سیما مع الخدم والضعفاء لیتبرکوا بادخال یدہ الکریمۃ فی اوانیھم (الطیبی)

تاکہ لوگوں کے خصوصاً خدام اور کمزور لوگوں کے دل خوش ہوں اور تاکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کے برتنوں میں دخول کی وجہ سے تبرک حاصل کریں۔

بچوں کو بیعت کے لیے پیش کرنے

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس پر خود بھی بیعت ہونے کا شرف پاتے اور کوشش کرتے یہ ان کے بچوں کو بھی حاصل ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے میری والدہ

Marfat.com

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر گئیں اور عرض کیا یارسول اللہ بایعہ

یارسول اللہ اسے بیعت کا شرف عطا فرمائیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی یہ بچہ ہے۔

فمسح رأسی

(ابوداؤد، کتاب الخراج)

تو آپ نے میرے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

صرف ہمیں بیعت فرمایا

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن، حسین، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم کو بیعت فرمایا۔

ولم یقلوا ولم یبلغوا ولم یبایع صغیر الا منا۔

(مجمع الزوائد ۶/۴۰)

ابھی ان کی داڑھیاں نہ تھیں اور نہ وہ بالغ تھے اور ان کے علاوہ کسی بچے کو آپ نے بیعت نہیں فرمایا۔

بچوں کو خدمت اقدس میں لاکر دعا کروالاتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بچوں کو نہ صرف گھٹی دلانے اور نام رکھوانے بلکہ انہیں ہمیشہ آپ کی خدمت میں لاتے رہتے اور ان کے لیے دعا حاصل کرتے رہتے اور وہ آپ کی زیارت کا بھی شرف پاتے رہتے۔

۱۔ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ، فتح مکہ کے بعد کا منظر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :۔

Marfat.com

لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ جعل اھل مکۃ یأتونہ بصبیانھم فیدعوا لھم بالبرکۃ ویمسح رؤسھم فجئ بی الیہ وانا مخلق فلم یمسنی من اجل الخلوق۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ۳۸۴)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو لے کر آتے تو ان کیلئے آپ برکت کی دعا کرتے۔ ان کے سروں پہ ہاتھ پھیرتے مجھے بھی لایا گیا چونکہ میرے جسم پہ خوشبو تھی۔ اس وجہ سے میرے سر پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہ پھیرا

۲۔ حضرت عبداللہ بن ہلال انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :۔

ذھب بی ابی الی النبی صلی اللہ فقال یارسول اللہ ادع اللہ لہ

مجھے بھی میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور دعا کیلئے عرض کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی میرے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

فما انسی وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی رأسی۔

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے سر پہ ہاتھ رکھنا کبھی نہیں بھولتا۔

راوی حدیث کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ کو دیکھا وہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے، حالانکہ ان کی عمر کافی ہو چکی تھی۔ مگر ان کی قوت میں کوئی کمی نہ آتی۔ (سیدنا محمد رسول اللہ، ۳۷۸)

۴۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صحابہ کے اس معمول کا تذکرہ یوں کرتی ہیں۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے

Marfat.com

یؤتی بالصبیان فیدعولھم (البخاری ۲/۹۴۰)

لاتے اور آپ ان کے لیے دعا فرماتے۔

۵۔ مسند احمد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالصبیان فیدعو لھم وانہ اتی بصبی فبال علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبوا علیہ الماء صبا (مسند احمد ۷/۷۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے آپ ان کے لیے دعا فرماتے۔ ایک بچے کو لایا گیا۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو فرمایا اس پر پانی بہا دو۔

مسند احمد میں ایک مقام پر الفاظ یہ ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالصبیان فیحنکہم ویبرک علیھم (مسند احمد ۱/۳۰۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے آپ انہیں گھٹی دیتے اور ان کیلئے برکت کی دعا فرماتے

والدین نے میرے لیے دعا کروائی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے مجھے میرے والدین سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ!

انا نحب ان تدعوا لعائشۃ بدعوۃ ونحن نسمع

ہم چاہتے ہیں آپ عائشہ کے لیے دعا فرمائیں اور ہم سنیں۔

نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اغفر لعائشۃ بنت ابی

اے اللہ عائشہ بنت ابی بکر الصدیق

Marfat.com

يكر الصديق مغفرة واجبة
ظاهرة باطنة فعجب ابواى
لحسن دعاء النبى صلى الله عليه
وآله وسلم (المستدرک ۴/۱۳)

کو ظاہری و باطنی بخشش سے مالا مال
فرمادے میرے والدین آپ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اس خوبصورت دعا
پر نہایت خوش ہوئے۔

جب بھی کوئی بچہ بیمار ہوتا آپ کی خدمت میں لے آتے

صحابہ کرام کو جب بھی کوئی ظاہری و باطنی تکلیف پیش آتی فی الفور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتے۔ اسی طرح اگر ان کی اولاد کو تکلیف ہو جاتی تو انہیں اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آتے، آپ دم فرماتے، دعا کرتے، پریشانی رفع ہو جاتی۔

۱۔ حضرت ساٹب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں بچپن میں بیمار ہوا میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے آئیں عرض کیا یارسول اللہ

ان ابن اختى وجع فمسح
رسول الله صلى الله عليه وسلم
رأسى ودعالى بالبركة وتوضأ
فشربت من وضوئه صلى الله
عليه وسلم۔ (البخارى)

یہ میرا بھتیجا ہے اسے تکلیف ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پہ ہاتھ
رکھا، برکت کی دعا کی اور وضو فرمایا
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو
بچے ہوئے پانی کو پینے کا شرف پایا۔

۲۔ حضرت بشیر بن عقربہ الجھنی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میری زبان میں لکنت تھی۔ والدگرامی مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے آپ نے والدگرامی سے پوچھا۔

Marfat.com

من هذا معك یا عقربة؟ یہ تیرے ساتھ کون ہے

انہوں نے عرض کیا یہ میرا بیٹا بحیر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے قریب ہونے کا حکم دیا۔ میں آپ کے دائیں طرف قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ نے میرے سر پہ دستِ شفقت پھیرا اور پوچھا، تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ میرا نام بحیر ہے۔ آپ نے فرمایا، آج سے تیرا نام بحیر نہیں بلکہ بشیر ہے۔ میری زبان میں چونکہ لکنت تھی اس لیے

فنفث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فیّ فانحلت العقدۃ من لسانی وابیض کل شئی فی رأسی ما وضع یدہ علیہ فکان اسود (الاصابہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ میں لعاب دہن ڈالا تو میری لکنت دور ہو گئی۔ میرا تمام سر سفید ہو گیا مگر وہ جگہ سیاہ رہی جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا۔

۳۔ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حبشہ میں تھے میرے والد حاطب فوت ہو گئے، میرا ایک بار وجل گیا تو میری والدہ مجھے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ۔

ھٰذا محمد بن حاطب وھو اوّل من سمی بك وقد اصابہ ھذا الطریق من النار

یہ محمد بن حاطب ہے، سب سے پہلے ان کا نام آپ کے نام پہ ہے۔ یہ آگ سے جل گیا ہے۔

والدہ ماجدہ فرماتی ہیں

فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رأسك وتفل

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے سر پہ ہاتھ پھیرا اور تیرے منہ میں لعاب دہن ڈالا

Marfat.com

فی ریقك ودعالك بالبركة
ومن ذٰلك ذهاب بذاءة اللسان
ببركة ريقه الشريف صلى الله
عليه وسلم (الاصابه)

اور دعا فرمائی، اس لعاب شریف کی برکت سے تیری زبان کی تکلیف جاتی رہی۔

۴۔ حضرت فریعہ بنت اسعد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے جب میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تھا تو میرے شوہر حضرت نبیط بن جابر رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ سمه فسماه رسول الله عبد الملك وبرك فيه (طبقات، ۸/۴۴۱)

یارسول اللہ ان کا نام رکھیں۔ آپ نے عبدالملک رکھا اور برکت کی دعا فرمائی۔

۵۔ حضرت حبیبہ بنت اسعد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب میرے ہاں لڑکے کی ولادت ہوئی تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے جاکر عرض کیا گیا، یا رسول اللہ اس کا نام رکھئے۔

فسماه رسول الله سهلا وكناه ابا امامة۔ (طبقات ۸/۴۴۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل نام اور ابوامامہ کنیت عطا فرمائی۔

۶۔ حضرت ام عیاش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو اس کا نام آپ نے عبداللہ رکھا اور ان کے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ متعین فرمائی۔

ولدت رقية لعثمان غلامًا فسماه النبي صلى الله عليه

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

وسلم عبد الله وكنى عثمان بابی عبد الله (اسد الغابہ ۳/۳۳۵)

نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور حضرت عثمان کی کنیت ابو عبداللہ رکھی۔

عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہجرت کے چار سال بعد پیدا ہوئے۔ ساتویں سال جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عمرۃ القضا کے لیے تشریف لائے تو اس وقت ان کی عمر تین سال کی تھی۔ انھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔

فحنكه فتلمظ وتثاءب فتفل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الطبقات، ۵/۴۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گھڑتی دی اور ان کے منہ میں لعاب دہن ڈالا۔

بچوں کو بتایا کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ پر کرم فرمایا تھا

صحابہ کرام کے بچے جب عمر میں بڑے ہوتے تو انہیں آگاہ کرتے کہ تم پر بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خصوصی کرم فرمایا۔

۱۔ امام احمد، امام بغوی صحابیٔ رسول حضرت محمد بن حاطب سے نقل کرتے ہیں میری والدہ نے مجھے اس بات سے آگاہ کیا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا محمد بن حاطب

وهو اول من سمی به فی الحبشه

حبشہ کی سرزمین پر یہ پہلا بچہ تھا جس کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ پر خصوصی کرم فرماتے ہوئے مسح رسول الله صلى الله

تیرے سر پر اپنا دست اقدس

Marfat.com

علیہ وسلم علیٰ رأسك وتفل فی فیك ودعالك بالبرلة
(الاصابہ)

پھیرا، تیرے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور تیرے لیے برکت کی دعا کی۔

۲۔ امام بغوی نے معجم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ میں نے اپنے والد گرامی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتا رہے تھے۔

انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعاك فمسح رأسك وتفل فی فیك وقال اَللّٰھُمَّ فقھہ فی الدین و علمہ التاویل۔
(سیدنا محمد رسول اللہ ۳۹۷)

میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں بلایا تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا، تمہارے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور یہ دعا کی۔ اے اللہ اسے دین میں رسوخ عطا فرما اور کتاب کا علم عطا فرما۔

Marfat.com

باب ④

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمول کو جاری رکھتے

Marfat.com

آپ کے معمول کو جاری رکھنے

صحابہ کرام کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات سے اس قدر محبت و شیفتگی تھی کہ انہیں ہمیشہ جاری رکھتے۔ اگرچہ وہ معمول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کی شریعت نے ان پر ہرگز لازم نہ فرمایا ہوتا۔

۱۔ یہاں رسول اللہ مسکرائے تھے

حضرت مسروق کا بیان ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں قیامت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کیا کرتے جب اس کے آخر میں پہنچتے تو ہنستے، ایک آدمی نے سوال کیا اے ابوعبدالرحمٰن! یہ آپ کی کنیت ہے! کیا وجہ ہے؟

لقد حدثت هذا الحديث مرارًا كلما بلغت هذا المكان من هذا الحديث ضحكت	آپ نے یہ حدیث کئی بار بیان کی ہے جب تم اس مقام پر پہنچتے ہو تو ہنس پڑتے ہو؟

تو انہوں نے فرمایا میرے ہنسنے کی وجہ یہ ہے۔

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدث مرارًا فما بلغ هذا المكان من هذا الحديث ضحك حتى تبدو لهواته ويبدو آخر ضرس،	میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی دفعہ یہ بات بیان فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس مقام پر پہنچتے تو اتنے ہنستے کہ آپ کی مبارک داڑھیں نظر آنے لگتیں

Marfat.com

من اثر اسه لقول الانسان
اتهزأ بی وانت رب العلمین؟
فیقول لا ولکنی علی ذالك قادر
فسلونی (المستدرک، ۲/۲۰۱)

اس کا سبب انسان کا یہ قول ہے
کہ اے اللہ تو رب العالمین ہو کر
مجھ سے مذاق فرما رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا نہیں میں مذاق نہیں کر
رہا میں قادر مطلق ہوں مجھ سے مانگو۔

۲۔ ایک طرف جھک کر مسکرانا

حضرت علی بن ربیعہ سے منقول ہے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے سوار تھا، آپ نے سواری پر چڑھتے وقت بسم اللہ کہا اور اوپر بیٹھ کر تین دفعہ الحمد اللہ اور تین دفعہ اللہ اکبر پڑھا پھر یہ آیت مبارکہ پڑھی۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ

مقدس ہے وہ ذات جس نے تابع
بنایا اسے ہمارے لیے۔

اس کے بعد یہ الفاظ کہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
انی ظلمت نفسی فاغفر لی
ذنوبی انه لا یغفر
الذنوب اِلَّا اَنت۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی ذات پاک
نہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا
مجھے معاف فرما دے اور تیرے سوا
کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔

ان سے فارغ ہوتے ہی
مال الی احد شقیه فضحك

ایک طرف جھک کر مسکرا دیے

Marfat.com

میں نے عرض کیا امیر المؤمنین
مایضحک ؟
ہنسنے کی کیا وجہ ہے ؟
فرمانے لگے :
انی کنت رد ف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما صنعت
تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا جو میں نے کیا ہے۔
میں نے بھی تمہاری طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا جب بندہ مذکورہ کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر فرماتے ہیں :
عبدی عرف ان لہ ربًّا یغفر ویعاقب۔
(المستدرک ۲/۱۰۸)
میرے بندے کو یہ معرفت حاصل ہے کہ اس کا رب ہے جو معاف بھی فرماتا ہے اور گرفت بھی فرماتا ہے۔

۳۔ ٹھہر میں تجھے اسی طرح الوداع کرتا ہوں

حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں۔ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا : حضرت میں سفر پر جا رہا ہوں آپ نے فرمایا :۔
انتظر حتیٰ اودعک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یودعنا
ٹھہرو میں تمہیں اسی طرح الوداع کرتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں الوداع فرمایا کرتے

Marfat.com

اس کے بعد ہمیں یہ دعا دی۔

استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک

تمہارا دین، امانت اور خاتمۂ اعمال اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حضرت قرعہ کہتے ہیں مجھے آپ نے یہ کلمات کہے۔

اودعک کما اودعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم (المستدرک، ۲/۱۰۶-۱۰۷)

میں تمہیں اسی طرح الوداع کہہ رہا ہوں جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے الوداع فرمایا تھا۔

۴۔ حضور کو ایک طرف ہٹتے ہوئے دیکھا تھا

حضرت مجاہد سے مروی ہے ہم ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔

فمر بمکان فحاد منہ

ایک جگہ سے گذرتے ہوئے راستہ سے آپ ہٹے۔

آپ سے عرض کیا گیا؟

لم فعلت ذلک؟

یہ ایسا کیوں کیا ہے؟

آپ نے فرمایا:

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ھذا ففعلت (مسند احمد ۲/۱۱۴)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو میں نے بھی ایسا کیا ہے۔

Marfat.com

۵۔ حضور اس مسجد کی طرف پیدل تشریف لایا کرتے

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں علاقہ قبا کی مسجد بنو عمرو بن عوف میں نماز ادا کر کے خچر پر سوار واپس آ رہا تھا۔

فلقیت بن عم ما شیئا فلما رأینہ نزلت عن بغلی۔

تو میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر سے ہوئی جو پیدل تھے میں انہیں دیکھ کر سواری سے نیچے اترا۔

اور میں نے عرض کی چچا جان اس پر سوار ہو جایئے۔ انہوں نے فرمایا: بھتیجے اگر میں سوار ہونا چاہتا تو میرے پاس سواری تھی۔

ولکن رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی الی ھذا المسجد حتی یأتی فیصلی فیہ فانا احب ان امشی الیہ کما رأیتہ یمشی

لیکن میں نے اس مسجد کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدل تشریف لے جا کر مسجد میں نفل پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں بھی اسی طرح پیدل چل کر اس مسجد کی طرف جانا چاہتا ہوں

حضرت ابن قیس کہتے ہیں :-

فابی ان یرکب ومضی علی وجھہ (مسند احمد ۲/۱۱۹)

آپ نے سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ اور پیدل ہی آگے بڑھ گئے۔

۶۔ ہر ہفتہ کے روز قبا جاتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہفتہ کے روز مدینہ طیبہ سے قبا تشریف لے جاتے۔

Marfat.com

وكان عبدالله رضی اللہ عنہ یفعلہ (البخاری، کتاب فضل الصلاۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ہمیشہ یہ عمل جاری رکھا۔

۷۔ حضور کو گھماتے ہوتے دیکھا تھا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ آپ :

ادار راحلتہ بموضع فی طریق الحج

مکہ کے راستہ میں اپنی سواری کو گھما رہے تھے۔

تو کسی نے گھمانے کی وجہ پوچھی تو فرمایا :

لا اعرف الا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک ففعلت کما فعل (بہجۃ النفوس ۱/۳)

میں فقط اتنا جانتا ہوں میں نے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سواری گھماتے ہوئے دیکھا تھا اس لیے میں بھی گھما رہا ہوں۔

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے

حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر میں تھا۔ انہوں نے سواری پر نوافل پڑھے حالانکہ ان کی سواری کا رخ قبلہ کی طرف نہ تھا میں نے ان سے پوچھا تو فرمانے لگے۔

ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل۔

میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے

Marfat.com

٩-اس درخت کے نیچے آپ تشریف فرما ہوتے

حضرت ناعم مولیٰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوا۔ ہم مکۃ المکرمہ کے قریب ایک راستہ میں تھے تو میں نے دیکھا وہ کسی شے کی تلاش کر رہے ہیں۔

حتیٰ اذا استبانت جلس تحتها۔

انہوں نے ایک درخت ڈھونڈا اور اس کے نیچے جا کر بیٹھ گئے۔

اور پھر فرمانے لگے،

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحت هذه الشجرة

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس درخت کے نیچے تشریف فرما دیکھا تھا۔

اسی جگہ پہ ایک شخص اس گھاٹی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا اور عرض کی یا رسول میں آپ کی معیت میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے لیے جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں آپ نے پوچھا کیا تیرے والدین زندہ ہیں عرض کیا یا رسول اللہ دونوں زندہ ہیں! آپ نے فرمایا

فارجع ابر البویك

واپس جاؤ اپنے والدین کی خدمت کرو۔

(مسند احمد ۲/۳۴۸)

وہ شخص وہیں سے واپس چلا گیا۔

Marfat.com

۱۰- نشیخلین بھی خرچہ دیتے رہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے غلام کی ناک کاٹ دی، اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں شکایت کی تو آپ نے فرمایا جاؤ تم آزاد ہو۔ عرض کرنے لگا یارسول اللہ میرا سہارا کون بنے گا؟ آپ نے فرمایا :

مولا اللہ ورسولہ — تیرا سہارا اللہ اور اس کا رسول ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں صحابہ کو حکم دیا، اس کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا :۔

وصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجری علیک النفقۃ وعلی عیالک۔ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم یاد کرو، آپ نے کہا مجھے یاد ہے تمہارا اور تمہارے خاندان کا خرچہ جاری کیا جائے

جب ان کا وصال ہوگیا تو وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضور کی وصیت یاد دلائی تو انہوں نے فرمایا :

نعوا این تری ید — میں حاضر ہوں، کیا چاہتے ہو؟

اس نے عرض کیا۔ میں مصر میں رہنے کا خواہش مند ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے گورنر مصر کو لکھا۔ اسے وہاں زمین الاٹ کردو جب تک وہاں رہے۔ پریشان نہ ہو۔ (مسند احمد ۲/۳۷۹)

Marfat.com

۱۱۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع حاجت کیلئے تشریف لے گئے تھے

حضرت انس بن سیرین روایت کرتے ہیں۔ میں نے عرفات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں قیام کیا۔ زوال آفتاب کے بعد ہم نے امام کی اقتدا میں نماز ظہر و عصر اجتماعی طور پر ادا کیں۔ پھر ہم نے وقوف کیا، غروب آفتاب کے بعد ہم مزدلفہ کی طرف چلے، جب ہم پہاڑوں کے درمیان تنگ جگہ پر پہنچے تو آپ نے وہاں سواریوں کو روکنے کا حکم دیا۔ ہم نے سمجھا شاید آپ نماز ادا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کے خادم نے اعلان فرمایا کہ آپ نماز کا ارادہ نہیں رکھتے۔

لکنه ذکران النبیؐ صلی اللہ علیه وآله وسلم لما انتهی الی هذا المکان قضیٰ حاجته فهو یحب ان یقضی حاجته (مسند احمد، ۲/۱۳۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ منقول ہے کہ یہاں آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اس لیے ابن عمر بھی یہاں رفع حاجت کے لیے ٹھہرے ہیں۔

بخاری کے الفاظ ہیں

انّهٗ یمر بالشعب الذی اخذه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیدخل فینتقض ویتوضأ ولا یصلی حتّٰی یصلی بجمع (البخاری کتاب الحج)

آپ اسی گھاٹی سے گزرے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے تھے وہاں جاکر رفع حاجت کیا، وضو کیا لیکن نماز وہاں ادا نہ کی نماز مزدلفہ میں جاکر ادا کی۔

Marfat.com

۱۲۔ وادیٔ محصب اور صحابہ کا معمول

مکہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی کا نام "محصب" ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ سے واپسی پر وہاں کچھ دیر قیام فرمایا۔ صحابہ نے بھی وہاں قیام کو اپنا معمول بنایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چونکہ وادیٔ محصب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واپسی پر قیام فرمایا، اس لیے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی وہاں قیام کیا۔ امام نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں کہتے ہیں۔

وکان یصلی الظھر یوم النفر بالحصبۃ

وہ منیٰ سے واپسی پر محصب کے مقام پر ظہر کی نماز ادا کرتے۔

(المسلم، کتاب الحج)

بخاری میں امام نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وادیٔ محصب میں ظہر، عصر اور مغرب کی نماز ادا کرتے۔

ویحجع ھجعۃ ویذکر ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور تھوڑی دیر آرام بھی کرتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

Marfat.com

۱۳۔ حضور کے عمل کی وجہ سے ہم اسے ترک نہیں کرتے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ حجر اسود کو مخاطب ہو کر فرمانے لگے تو ایک پتھر ہے نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا۔ اس کے بعد اسے چوما اور فرمایا ہمارا پتھروں سے کیا تعلق؟ پتھروں کو مشرکین پوجا کرتے تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے برباد کر دیا، پھر فرمایا:

شئی صنعه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا نخیر ان نترکه۔ (البخاری، کتاب الحج)

چونکہ یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے اس لیے ہم اس کا ترک پسند نہیں کرتے۔

۱۴۔ مجھے بھی ہاتھ رکھنے کی اجازت دیں

عمر بن سعد سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ کی رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئیں تو آپ نے ان کے لیے اپنی چادر انور بچھا دی۔

وادخل یدہٗ فی ثیابها ووضعها علیٰ صدرها وقضی حاجتها

اپنا دست اقدس ان کے سینہ پر رکھا اور ان کی ضروریات کو پورا کیا

راوی کا بیان ہے کہ جب وہ حضور کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو انھوں نے عرض کیا:

Marfat.com

دعيني وضع يدي خارجا من ثياب رافعل وقضاء لها حاجتها

مجھے اجازت دیں تاکہ میں آپ کے کپڑوں پر ہاتھ رکھ سکوں۔ انہوں نے ہاتھ رکھا اور ضروریات کو پورا کیا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو انہوں نے بھی ایسا ہی عمل کیا۔ (ابن سعد ۱ : ۱۱۴)

۱۵۔ میں بھی اسی طرح ہونٹوں کو حرکت دے رہا ہوں

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی :

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ

قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب قرآنِ پاک نازل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے حاصل کرنے کا خوب اہتمام فرماتے اور اسے یاد و محفوظ کرنے کے لیے ہونٹوں کو حرکت دیتے اور ساتھ فرماتے :۔

فانا احركها لكم كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحركهما۔

میں اپنے دونوں ہونٹوں کو تمہارے سامنے اسی طرح حرکت دیتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حرکت دیتے۔

Marfat.com

آپ کے شاگرد حضرت سعید جب یہ روایت اپنے طلبہ کو پڑھاتے تو فرماتے :

انا احرکھا کما رأیت ابن عباس یحرکھما (البخاری، کیف کان بدأ الوحی)	میں بھی ہونٹوں کو اسی طرح حرکت دیتا ہوں جیسے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۶۔ اے عمر چلو حضرت ام ایمن کی زیارت کریں

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچپن میں خدمت کا شرف حاصل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی ماں کا درجہ عطا فرمایا۔ بعض اہل علم کی رائے کے مطابق یہ حضور کی رضاعی والدہ بھی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی ملاقات کے لیے تشریف لے جایا کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ معمول جاری رکھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا :۔

انطلق بنا الی ام ایمن نزورھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزورھا۔	ہمارے ساتھ حضرت ام ایمن کے پاس چلو ہم بھی ان سے ملاقات کریں جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ملاقات فرماتے تھے۔

دونوں حضرات جب ان کے پاس پہنچے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا

Marfat.com

زاروقطار رو پڑیں۔ انہوں نے فرمایا :

مایبکیک؟ اما تعلمین ان ما عنداللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟	کیوں روتی ہو؟ کیا تمہیں علم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہاں سے کہیں بہتر خیر ہے۔
ان الوحی قد انقطع من السماء	آسمان سے اللہ تعالیٰ کے پیغام کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔

ابھی انھوں نے یہ کلمات کہے ہی تھے۔

فجعلا یبکیان معھا (المسلم)	تو شیخین بھی ان کے ساتھ رو دیئے

۱۷۔ مزارات شہداء احد کی زیارت

قدیم مؤرخ ابوزید عمر بن شبہ نے اپنی سند سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال کے اختتام پر شہدا احد کے ہاں تشریف لے جاتے اور انہیں اپنی دعاؤں سے نوازتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد،

جاءھا ابوبکر ثم عمر ثم عثمان فلما قدم معاویۃ حاجًا جاءھم فقال وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا واجہ الشعب قال سلام	حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی یہ معمول جاری رکھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب حج کے لیے آتے تو وہ بھی وہاں آتے اور کہا جب

Marfat.com

علیکم بما صبرتم فنعم اجر العاملین۔
(تاریخ المدینہ تحت النبی یزور کل عام قبور الشہداء احد)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وادی میں تشریف لاتے تو فرماتے تم پر سلامتی ہو تم نے صبر کیا، تو عمل کرنے والوں کو خوب ثواب و اجر ملتا ہے۔

۱۸۔ اس جگہ حضور نے اسی طرح کیا تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے ایک دن مسجد نبوی کے اندر والے دروازے پر بیٹھ گئے اور دستی کا گوشت منگوا کر تناول کیا پھر نماز ادا کی اور پھر فرمایا :

جلست مجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اکلت ما اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم و صنعت ماصنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
(مسند احمد ۱/۱۰۰)

میں اسی جگہ بیٹھا ہوں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے، میں نے وہی کچھ کھایا جو حضور نے کھایا اور اسی طرح کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔

۱۹۔ فرائض جمعہ کے بعد بازار جانا

امام ابو عبید، ابن منذر، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن یسر الحرانی سے نقل کیا۔ میں نے صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن بشر المازنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ فرائض جمعہ کے بعد مسجد سے نکلتے۔

یخرج فی السوق ساعۃ ثم یرجع

کچھ دیر بازار چلے جاتے پھر مسجد میں

Marfat.com

الی المسجد فصلی ماشاءاللہ ان یصلی۔

میں واپس آکر حسب توفیق اپنی نماز ادا کرتے۔

ان سے عرض کیا گیا

لای شیٔ تضع ھذا ؟

اس معمول کی وجہ کیا ہے؟

فرمانے لگے۔

لانی رأیت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذا یصنع۔

میں نے رسولوں کے تاجدار صلی اللہ وآلہ وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ

جب نماز (جمعہ ادا) کر لو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔

(الدر المنثور ۶ / ۲۲۰)

۲- ستون کے پاس ادائیگی نماز

حضرت یزید بن عبید کا بیان ہے میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبوی آیا تو انہوں نے اس ستون کے پاس نماز ادا کی جو مصحف کے پاس ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابو مسلم :-

ارأك تتحری الصلاۃ عند ھذہ الاسطوانۃ !

میں نے دیکھا ہے آپ نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس ستون کے پاس نماز ادا کی ہے؟

انہوں نے فرمایا :

Marfat.com

فانی رائیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحری الصلوٰۃ عندھا (البخاری، ۵۰۲)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہتماماً اس ستون کے پاس نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

نماز میں آپ کے برابر کھڑے نہ ہوتے

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کا صحابہ اس حد تک خیال رکھتے کہ حالتِ نماز میں بھی برابر کھڑے نہ ہوتے۔ اگر آپ برابر کھڑا فرماتے تو پیچھے ہٹ جاتے۔ اگر جماعت کھڑی ہونے کے بعد تشریف لاتے تو صفوں کے درمیان سے راستہ بنا دیتے۔ سیدنا ابو بکرؓ امامت کا مصلیٰ چھوڑ کر پہلی صف میں آجاتے۔ آپ انہیں جماعت کروانے کا حکم بھی دیتے مگر یہ سوچ کر پیچھے آجاتے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے کیسے کھڑا ہو سکتا ہوں۔

رسول اللہ کے برابر کون کھڑا ہو سکتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس حاضر ہوا تو آپ نماز تہجد ادا فرما رہے تھے۔ میں نے بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔

فاخذنی فاقامنی حذاءہ

آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے برابر کھڑا فرمالیا۔

مجھے آپ نے برابر کھڑا کیا ہی تھا تو میں پیچھے ہٹ گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

مالك اجعلك حذائی فتخنس

میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ!

ما ینبغی لاحد ان یصلی حذاءك وانت رسول اللہ

مسند احمد کے الفاظ ہیں۔

اوینبغی لاحد ان یصلی حذاءك وانت رسول اللہ الذی اعطاك اللہ

(مسند احمد: ۱: ۴۴۴)

کیا وجہ؟ میں نے تجھے برابر کھڑا کیا مگر تو پیچھے ہٹ گیا۔

کسی کے لیے یہ کہاں جائز ہے وہ آپ کی ذات اقدس اور اللہ کے رسول کے برابر کھڑا ہو۔

آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مقام عطا فرمایا ہے اس کے ہوتے ہوئے آپ کے برابر کون کھڑا ہو سکتا ہے۔

میری گزارش سن کر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نہایت ہی خوش ہوئے اور میرے علم وفہم میں اضافہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائی۔

(المستدرک ۳: ۶۱۵)

چہرۂ نبوی کی زیارت کی خاطر نماز میں دائیں طرف کھڑے ہوتے!

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ صحابہ کو جو والہانہ لگاؤ اور وارفتگی تھی اس کا ہم تصور نہیں کر سکتے۔ اگر کسی دن انہیں آپ کی زیارت کا شرف نہ ملتا تو وہ تڑپ اٹھتے تھے۔ چونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اکثر طور پر معمول تھا آپ نماز کے سلام کے بعد دائیں طرف رخ کر کے تشریف فرما ہوتے تھے۔

Marfat.com

نماز میں دائیں طرف کھڑا ہونے کی کوشش کرتے تاکہ پہلے زیارت ہمیں نصیب ہو۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینہ فیقبل علینا بوجہہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہم جب بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تو ہم پوری پوری کوشش کرتے کہ آپ کے دائیں طرف کھڑے ہوں اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف چہرہ انور کر کے تشریف فرما ہوں۔

(ابوداؤد ۱ : ۹۰)

حتیٰ کہ بعد میں بیان کرتے کہ جب آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے دائیں بائیں سلام پھیرا تو میں نے آپ کے رخسار کی سفیدی کی زیارت کی۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔

سلم عن یمینہ وعن شمالہ حتی رأیت بیاض خدہ

آپ نے دائیں بائیں سلام پھیرا حتیٰ کہ میں نے آپ کے رخسار انور کی سفیدی دیکھی۔

(ابوداؤد ۱ : ۱۳۵)

Marfat.com

دو آدمیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھ بھی جماعت میں شریک ہوتے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت ادا کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ صحابہ کے ہاں تنہا فرض نماز ادا کرنے کا تصور ہی نہ تھا۔ ان میں جب تک مسجد آنے کی طاقت ہوتی نماز باجماعت ادا کرتے حتیٰ کہ اگر انہیں دو آدمیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بھی مسجد آنا پڑتا تو پھر بھی آتے۔

حضرت ابوالاحوص کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیا کرو کیونکہ یہ سنن ہدیٰ میں سے ہے اور ہم جماعت میں شرکت نہ کرنے والے کو منافق سمجھا کرتے ہیں۔ رہا معاملہ ہمارے دور کے مسلمانوں کا تو ہم دیکھتے۔

ان الرجل لیہادی بین الرجلین حتّٰی یقام فی الصف	ایک آدمی کو دو آدمیوں کے درمیان پاؤں گھسیٹتے ہوئے جماعت میں لاکر صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔

(ابو داؤد ۱ : ۸۱)

یاد ہے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ مرض وصال میں جب تک آپ صلے اللہ علیہ وسلم میں مسجد تشریف لانے کی سکت رہی آپ باجماعت نماز کے لیے تشریف لاتے رہے حتیٰ کہ صحابہ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر بھی مسجد میں تشریف لاتے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جب مرض وصال بڑھ گیا تنہا چل کر مسجد میں آنا دشوار ہو گیا۔

Marfat.com

فخرج وھو بین الرجلین تخط رجلاہ فی الارض

(البخاری ۲ : ۶۳۹)

تو آپ نماز کے لیے دو آدمیوں کے کاندھوں پہ ہاتھ رکھ کر اس حالت میں نکلے کہ آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔

جن صحابہ کو یہ شرف حاصل ہوا ان کے اسماء گرامی حضرت عباس اور حضرت علی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

نوافل میں حالت قیام و قعود میں دعا کرتے

ہم جب نوافل ادا کرتے ہیں تو فرائض کی طرح ہی ادا کر دیتے حالانکہ نوافل میں اللہ تعالیٰ کے حضور قیام و قعود میں مختلف دعائیں کی جا سکتی ہیں۔ صحابہ کرام نوافل میں بڑی ہی زاری کے ساتھ اپنے مالک سے منگتے بن کر مانگتے۔ اپنے معاملات کو اس کے حضور پیش کر کے مدد و استعانت طلب کرتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے صحابہ کے اسی معمول کا بیان ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

کنا نصلی التطوع ندعو قیامًا و قعودًا و نسبح رکوعًا و سجودًا

(ابوداؤد: ۱ : ۱۲۱)

ہم جب نفل ادا کرتے تو حالت قیام و قعود میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور حالت رکوع و سجود میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔

Marfat.com

دونوں سجدوں کے درمیان

یہاں ہم ایک دُعا تحریر کیے دیتے ہیں جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان پڑھا کرتے تھے۔

اللھم اغفرلی وارحمنی وارزقنی واجبرنی واھدنی وعافنی	اے اللہ مجھے معاف فرما دے مجھ پر رحم فرما مجھے ہر ظاہری و باطنی رزق عطا فرما۔ میری کمیاں پوری کر دے۔ مجھے راہِ ہدایت پہ استقامت عطا فرما اور مجھے عافیت میں رکھ۔

حضرت بلال اور اذان سے پہلے دُعا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے یہ آپ کے سیکرٹری مایات ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے مؤذن ہیں۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی دس سالہ مدنیہ طیبہ کی ظاہری حیات میں انہیں ہی اذان دینے کا شرف حاصل رہا۔ ان کا معمول تھا اذان سے پہلے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں مسلمانوں کی کامیابی اور کفار کی ناکامی کے لیے دعا کرتے بنو نجار کی جس خاتون کے مکان کی چھت پر آپ اذان دیا کرتے تھے وہ بیان کرتی تھیں۔

کان بیتی من اطول بیت کان حول المسجد فکان بلال یوذن علیہا الفجر	میرا گھر مسجد نبوی کے ارد گرد تمام گھروں سے بڑا تھا۔ حضرت بلال اس پر کھڑے ہو کر اذان دیا کرتے

Marfat.com

فیاتی لسحر فیجلس	سحری کے وقت آکر چھت پر بیٹھ
علی البیت ینظر الی الفجر	جاتے اور طلوعِ فجر کا انتظار کرتے

جیسے ہی فجر طلوع ہوئی تو اللہ تعالےٰ کے حضور یہ دعا کرتے۔

اللھم انی احمدک واستعینک	اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں
علی قریش ان یقیموا	اور آپ سے کفارِ قریش کے خلاف
دینک	اس پر مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ
	تیرے دین کے خادم بن جائیں۔

اور پھر اذان دیا کرتے۔

واللہ ما علمتہ کان	اللہ کی قسم کسی ایک رات بھی
ترکھا لیلۃ واحدۃ	انہوں نے یہ کلمات ترک نہیں کیے
ھذہ الکلمات	یعنی ہر روز کہتے تھے۔

(ابوداؤد ۱: ۷۷)

ہمارے ہاں صورتِ حال یہ ہے کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے پر بدعت کا فتویٰ ہے اور جو پڑھتے ہیں انہیں اگر لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان دینا ہو تو درود شریف یاد ہی نہیں رہتا۔ ہمیں اعتدال کی راہ اپنانی چاہیئے۔ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے والے اس کو اذان کا اس طرح حصہ نہ بنائیں کہ اس کے بغیر اذان ہی نہیں ہوتی اور نہ پڑھنے والے کسی پڑھنے والے کو چھوڑنے پر مجبور نہ کریں۔ اس لیے بندہ کی رائے یہ ہے کہ اذان سے پہلے کبھی درود شریف پڑھ لیا جائے اور کبھی خاموشی اختیار کی جائے۔ ہاں اذان کے بعد دُعا وسیلہ سے پہلے درود شریف ترک نہ کیا جائے کیونکہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ دُعا وسیلہ سے پہلے مجھ پر درود و سلام پڑھو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو

فقولوا مثل ما یقول ثم	مؤذن کے مطابق کلمات کہو اور
صلوا علی فانہ من	پھر میری خدمت میں درود پڑھو
صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ	جس نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ
بھا عشرا ثم سلوا اللہ لی	اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے
الوسیلہ	پھر میرے لیے مقام وسیلہ مانگو۔

(ابوداؤد ۱ : ۷۷)

اگرچہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا جائز ہے مگر اذان کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے لہذا پہلے کے بجائے بعد میں پڑھنے کا معمول بنا لیا جائے تاکہ کامل ثواب ہو۔

اپنے گھروں میں برکت کے لیے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھواتے۔

صحابہ کرام بعض اوقات اپنی محبت کا اظہار یوں بھی کرتے آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے۔ یارسول اللہ آپ ہمارے گھر تشریف لائیں۔ کچھ نوافل پڑھیں تاکہ ہمارے گھر میں برکت ہو جائے اور یہ وہاں نماز ادا کر کے خوب اللہ رب العزت کی خوشنودی حاصل کریں۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی درخواست پہ ان کے گھر جا کر نماز ادا فرماتے۔

حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو جماعت کروایا کرتے تھے اور نابینا تھے انہوں نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

Marfat.com

اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ

انا تکون الظلمة و السیل	میرے راستہ میں تاریکی اور پانی ہے
و انا رجل ضریر البصر	اور میں نابینا ہوں، آپ میرے گھر تشریف
فصل یا رسول اللہ فی	لا کر نماز پڑھیں میں اس مقام کو
بیتی مکانا اتخذہ مصلی	اپنے لیے جائے نماز بنا لوں گا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ ان کے محلہ میں تشریف لے گئے انہوں نے اس خوشی میں پورے محلہ کو کھانا دیا۔ تمام علاقہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔

این تحب ان اصلی	تم کہاں چاہتے ہو میں نماز ادا کروں،
فاشار الی مکان من	انہوں نے مخصوص جگہ کی طرف اشارہ
البیت فصلی فیہ رسول اللہ	کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم	نے وہاں نماز ادا فرمائی۔

(البخاری ۱ : ۹۲)

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک انصاری صحابی نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ

انی رجل ضخم لا استطیع	آپ میرے گھر تشریف لائیں تاکہ
ان اصلی معک	میں آپ کے ساتھ نماز ادا کروں۔
فصل حتی اراک کیف	آپ کو نماز ادا کرتے دیکھوں گا
تصلی فاقتدی بک	اور یوں آپ کی اقتدا کروں گا۔

(ابو داؤد : ۹۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے اس نے آپ کی آمد کی خوشی میں دعوت کی۔ اس کے بعد ان کے گھر دو رکعت نماز ادا کی۔

Marfat.com

۳ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری دادی اماں حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ میرے گھر تشریف لاکر نماز ادا کریں۔

دعت رسول اللہ صلی اللہ	انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم لطعام صنعتہ له	وسلم کو کھانا پیش کیا جو آپ نے
فاکل منه ثم قال قوموا	تناول فرمایا اور پھر فرمایا اٹھو تاکہ
فلا صلی لکم	میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔

اس وقت ہمارے پاس چٹائی تھی جو استعمال کی وجہ سے بہت پرانی ہو چکی تھی ہم نے دھوکر اسے بچھایا آپ صلے اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے۔ میں اور یتیم آپ کے پیچھے اور دادی اماں ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔

فصلی لنا رسول اللہ صلی اللہ	تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیہ وسلم رکعتین ثم	ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور اس
انصرف	کے بعد آپ واپس تشریف لے
(البخاری ۱ : ۵۵)	گئے۔

جس جگہ آپ نے نماز ادا کی ہوتی وہاں نماز ادا کرنے کی کوشش کی

اس کوشش میں رہتے وہاں ہی نماز ادا کریں جس جگہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر بیت اللہ کا دروازہ کھولا گیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم، اسامہ، بلال اور

Marfat.com

عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اس کے اندر تشریف لے گئے پھر دروازہ بند کر دیا گیا۔
کچھ دیر وہاں نماز ادا کی پھر باہر تشریف لائے

فابتدر الناس الابواب فسبقت بلالا فوجدته قائماً من وراء الباب فسألته: ابن صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلی بین ذینک العمودین (البخاری: ۲: ۶۳۱)

لوگ دخول کعبہ کے لیے آگے بڑھے میں نے بلال کو دروازہ کے پیچھے کھڑا دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا فرمائی ہے انہوں نے بتایا ان دو ستونوں کے درمیان۔

حضور کا بقیہ خود لینے کی کوشش کرتے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہر معاملہ میں دوسروں سے ایثار سے کام لیا کرتے تھے۔ مثلاً اپنی بھوک پر دوسروں کی بھوک اور اپنی پیاس پر دوسروں کی پیاس کو ترجیح دیتے ہوئے کھانا اور پانی دوسروں کو دے دیتے مگر جب معاملہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے بقیہ کھانے کا آتا تو اسے خود لینے کی کوشش کرتے۔

۱۔ بخاری و مسلم میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا۔ آپ نے پیا۔ آپ کی دائیں طرف حضرت عبداللہ بن عباس (جو اس وقت بچے تھے) اور بائیں طرف اکابر صحابہ تھے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا چیز دائیں طرف بیٹھنے والے کو دیا کرتے

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس سے فرمایا۔

اتأذنت لی ان اعطی هولاء ؟	اجازت ہے میں انہیں دے دوں؟
بچے نے عرض کیا	
واللہ یا رسول اللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدہ	یارسول اللہ! اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ کو میں نہیں دے سکتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ تھما دیا۔
(البخاری : :)	

۲: امام احمدؒ ابن ماجہ اور حمیدی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ میں اور خالد بن ولید دونوں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے وہ ایک دودھ کا پیالہ لائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ آپ کے دائیں طرف میں تھا فرمایا باری تو تمہاری ہے۔

فان شئت اثرت فیها خالداً۔	اگر تیری اجازت ہو تو خالد کو دے دوں؟
میں نے عرض کیا یارسول اللہ ما کنت لاوثر بسؤرك احداً	آپ کا بقیہ میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔
(سبل الہدیٰ والرشاد: ۷: ۲۳۹)	

Marfat.com

روزہ چھوڑ سکتی ہوں مگر آپ کا بقیہ نہیں چھوڑ سکتی

۳ : حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دن رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشروب پیا اور بقیہ مجھے پینے کے لیے عنایت فرمایا۔

میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ!

انی صائمۃ ولکن — میں اگرچہ روزہ دار ہوں مگر آپ کے بقیہ
کرھت ان ارد سؤرک — کو واپس کرنا میرے پسندیدہ عمل نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ اگر قضا رمضان کا روزہ ہے تو اس جگہ ایک روزہ ضرور رکھنا اور اگر نفلی روزہ ہے تو چاہے قضا کر یا نہ کر۔

(مسند احمد : ۷ : ۴۸۲)

اپنی والدہ کے لیے بھی بچانا

بخاری و مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے؛ میں اور بلال جعرانہ کے مقام رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا۔ اے محمدؐ! صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ساتھ کیے ہُوئے وعدہ کو پُورا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔

البشر — بشارت قبول کر لے۔

اعرابی کہنے لگا : مَیں قبول نہیں کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ ناراضگی میں ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اس نے تو بشارت کو رد کر دیا تم اسے لے لو۔ ہم نے عرض کیا یا رسُول اللہ ضرور لینا چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیالے میں پانی منگوایا۔

Marfat.com

فغسل يديه ووجهه ومج فيه
اس کے بعد فرمایا
اشربا منه وافرغا على وجوهكما ونحوركما واشربا
ہم دونوں نے وہ پیالہ لیا اور آپ کے حکم کے مطابق کیا۔
پردہ کے پیچھے سے اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں آواز دی اور فرمایا

اس میں ہاتھ اور چہرہ مبارک دھویا اور اس میں کلی فرمائی۔

اس سے پیو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔

افضلا لامكما فانا عكما
ہم نے ان کے لیے بھی کچھ پانی بچا کر رکھ لیا۔

اس برتن سے کچھ پانی اپنی والدہ کیلئے بھی بچا لینا

(البخاری ۲: ۶۲۰)

مَیں یہ کھانا نہیں کھاؤں گی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس فضل بن عباس۔ خالد بن ولید اور ایک خاتون تھیں۔ آپ کی خدمت میں کھانا لایا گیا جس میں روٹی اور گوہ کا گوشت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمانے لگے تو حضرت میمونہ نے عرض کیا یا رسول اللہ گوشت گوہ کا ہے آپ نے دستِ مبارک روکتے ہوئے فرمایا۔ مَیں یہ گوشت نہیں کھایا کرتا۔ لیکن تم اسے کھاؤ۔ ان تمام نے وہ کھانا کھایا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں۔

Marfat.com

لا اکل من طعام لم یاکل منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں وہ کھانا نہیں کھاتی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول نہیں فرمایا۔

(مسند احمد : ۱ : ۴۸۵)

حضرت علی نے ابروؤں کا پانی مُنہ لگا کر چوس لیا

جن خوش نصیبوں کو اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے بعد غسل دینے کا شرف حاصل ہوا ان میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ہیں۔ حضرت جعفر بن محمد سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کے بعد کفن میں رکھا گیا تو آپ کے مُبارک ابروؤں میں پانی کے قطرے تھے حضرت علی نے موقعہ غنیمت جانا اور مُنہ لگا کر انہیں چوس لیا۔ (مسند احمد ۱ : ۴۴۱)

آپ کے پورے لگنے والی جگہ سے کھاتے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے، آپ کا بقیہ لینے کی کوشش کرتے اور وہاں سے کھاتے یہاں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس پورے لگے ہوتے۔ مدینہ طیبہ میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم ابتدائی دن حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مہمان رہے۔ وہ آپ کی خدمتِ اقدس میں کھانا پیش کرتے آپ ضرورت کے مطابق تناول فرماتے۔ جب بقیہ کھانا حضرت ابو ایوب کے پاس واپس آجاتا تو

سأل عن موضع اصابع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیاکل

پوچھتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس پورے کہاں لگے ہیں تو آپ کی مبارک

Marfat.com

من حیث اثر اصابعه
(مسند احمد: ۶: ۵۷۶)

انگلیوں کے نشان تلاش کر کے انہی نشانوں سے کھانا تناول کرتے۔

آپ نے ہاتھ روک لیا

حتیٰ کہ ایک دن ایسا کھانا آپ کی خدمت میں پیش کیا جس میں لہسن وغیرہ تھا آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ بھی تناول نہ فرمایا اور اسے واپس کر دیا۔ جب کھانا واپس آیا تو حضرت ابو ایوب انصاری نے اہلیہ سے کہا آپ کا مبارک بقیہ مجھے دو۔ جب کھانا سامنے رکھا

فلما لم یر اثر ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیه کف ید ہ منه

تو اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پوروں کے نشان نہ دکھائی دیئے تو انہوں نے بھی ہاتھ روک لیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اے اللہ کے نبی میرے ماں باپ قربان آج کھانا تناول نہیں فرمایا۔ آپ نے فرمایا اس میں لہسن تھا میں نے اس لیے اسے نہیں کھایا کیونکہ میرے پاس ہر وقت جبریل امین علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر آتے رہتے ہیں۔ آقا کیا یہ حرام ہے فرمایا نہیں میں صرف اس کی بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں انہوں نے عرض کیا۔

فانی اکرہ ما کرھت
(مسند احمد: ۶: ۵۷۸)

جب آپ پسند نہیں کرتے میں بھی اسے پسند نہیں کرتا۔

Marfat.com

اس جگہ منہ لگا کر پیتے جہاں آپ کا مُنہ مبارک لگا ہوتا۔

جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کسی برتن میں پانی یا کوئی مشروب پیتے تو صحابہ دیکھتے رہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کس حصّہ میں مُنہ لگایا ہے جب اس برتن میں صحابہ پانی پیتے تو وہیں مُنہ لگانے کی کوشش کرتے جہاں سے آپ نے منہ لگا کر پانی پیا ہوتا۔

۱: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا مجھے بھوک نہیں۔ بیان کرتی ہیں۔ شادی کے وقت ہم نے حضرت عائشہ کو تیار کیا تھا۔ اس کے بعد میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور تشریف لانے کے لیے عرض کی۔ آپ عائشہ کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

آپ کے لیے دودھ لایا گیا۔

فشرب ثم ناولھا النبی	آپ نے پیا پھر عائشہ کو تھما دیا۔
صلی اللہ علیہ وسلم فخفضت	انہوں نے حیا کرتے ہوئے
رأسھا واستحیت	سر جھکا دیا۔

حضرت اسماء کہتیں ہیں میں نے حضرت عائشہ کو ڈانٹا اور کہا۔

خذی من ید ی النبی	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک
صلی اللہ علیہ وسلم	ہاتھوں سے دودھ لے لو۔

حضرت عائشہ نے دودھ لے لیا اور اس سے کچھ پیا پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا اب اپنی بہن کو بھی دو

Marfat.com

مجھے اپنے دستِ مبارک سے عطا فرمایا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے نہیں لوں گی بلکہ آپ اسے لیں، اس سے خود پئیں پھر اپنے دستِ مبارک سے مجھے دیں۔

بل خذہ فاشرب منہ ثم ناولینہ

میں بیٹھ گئی۔ پیالہ میں نے اپنے گھٹنے پر رکھ لیا۔

ثم طفقت ادیرہ واتبعہ بشفتی لاصیب منہ مشرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسے دودھ پینے گھمانے لگی تاکہ میرے ہونٹ وہاں لگیں جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے پیا تھا۔

(مسند احمد : ۷ : ۶۱۲)

Marfat.com

باب ⑤

صحابہ اور ادبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سایہ دار درخت آپ کیلیے چھوڑ دیتے

اگر دورانِ سفر کسی جگہ پڑاؤ ہوتا تو صحابہ سایہ دار درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے چھوڑ کر خود دوسری جگہ ٹھہر جاتے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کا یہ معمول بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

کنا اذا اتینا فی سفر علی شجرۃ ظلیلۃ ترکنا ھا لرسول صلی اللہ علیہ وسلم	ہم جب سفر میں کسی سایہ دار درخت کے پاس ٹھہرتے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے۔

اچھے کام ایجاد کرنے والوں کو دعائیں دیتے

کسی بھی مسلمان نے اسلام کی خدمت کرتے ہوئے اچھے کام ایجاد کیے ہوتے جب اس کے بارے میں سنتے یا اسے دیکھتے تو خوش ہو کر اسے دعائیں دیتے۔

حضرت عبدالرحمٰن کا بیان ہے۔ میرے والد گرامی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ جب اذان جمعہ سنتے تو

ترحم لاسعد بن زرارۃ	حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کرتے۔

نماز میں تاخیر ہونے پر روتے

بارگاہ الٰہی میں حاضری کے ساتھ انہیں جو لگن تھی اس کا اندازہ اس

Marfat.com

سے لگایا جائے کہ نماز میں تاخیر ہونے میں رویا کرتے۔

امام زہری کا بیان ہے کہ میں دمشق میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے گیا دیکھا وہ رو رہے ہیں

وھو یبکی

میں نے عرض کیا روئے کی کیا وجہ ہے ؟

ما یبکیک ؟

فرمانے لگے میں نے حضور کی ظاہری حیات میں نماز اس حال میں پائی مگر اب اسے ضائع کیا جارہا ہے۔

لا اعرف شیئًا مما ادرکت الا ھذہ الصّلوٰۃ وھذہ الصّلوٰۃ قد ضیعت

دوسری روایت ہے

لیس صنعتم ما صنعتم فیھا (البخاری ، ۱/۷۵)

میں نے پوچھا، آپ اذان جمعہ سن کر حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمانے لگے۔

لانہ اول من جمع بنا ھزم البیت من حرۃ بنی بیاضہ فی نقیع۔

کیونکہ سب سے پہلے بنی بیاضہ میں مقام حرہ پر انہی کے گھر جمعہ منعقد ہوا تھا۔

میں نے پوچھا اس وقت تم کتنے مسلمان تھے؟ فرمایا چالیس۔

(ابوداؤد، باب الجمعۃ فی القری)

Marfat.com

صدق اللہ ورسولہ

حضرت عبدالعزیز بن عبدالملک کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا میں جمعہ کے دن منبر کے قریب حضرت عقبہ بن عامر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ محمد بن ابی حذیفہ خطبہ دینے کے لیے منبر پر چڑھے۔ دورانِ خطبہ انھوں نے تلاوت قرآن فرمائی اور وہ بہت عظیم قاری قرآن بھی تھے۔ اس پر حضرت عقبہ بن عامر کہنے لگے۔

صدق اللہ ورسولہٗ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیقراء القرآن رجال لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ (مسند احمد ۱۳۹/۵)

سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کچھ ایسے لوگ قرآن پڑھیں گے جن کے حلق سے وہ نیچے نہیں جائے گا وہ دین سے اس طرح گزر جائیں گے جیسے تیر شکار سے گزر جاتا ہے۔

ذات الرقاع (جگہ کا نام) کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوار درخت کے ساتھ لٹکا کر آرام فرما تھے۔ ایک مشرک نے موقعہ پر آپ پر تلوار سونت کر کہا، تمہیں مجھ سے خوف نہیں؟ فرمایا ہرگز نہیں کہنے لگا مجھ سے آپ کو کوئی بچا سکتا ہے؟

اللہ یمنعنی منک تو اس سے تلوار گر گئی۔ (البخاری، غزوۃ ذات الرقاع)

Marfat.com

امام زرقانی اس معمول کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

انهم كانوا اذا انتوا على شجرة ظليلة تركوها له صلى الله عليه وسلم	جب صحابہ کسی سایہ دار درخت کے پاس پڑاؤ ڈالتے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے۔

(زرقانی علی المواہب ۱/۱۴۸)

یہ تبلاتے حضور نے فلاں کو جنتی قرار دیا

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام بھی عطا فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کے خاتمہ بالخیر پر بھی آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے بہت سے صحابہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت عطا فرمائی خصوصاً دس صحابہ کرام ایسے ہیں جن کو اعلانیہ طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی قرار دے دیا۔ صحابہ کرام لوگوں کو آپ کے اس مقام سے آگاہ فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن سلام جنتی ہیں

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں میں نے زمین پر رہنے والوں میں کسی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نہیں سنا۔

انه من اهل الجنة الا لعبد الله بن سلام (البخاری مناقب الانصار)	کہ وہ جنتی ہے ماسوائے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔

Marfat.com

آپ نے نام رکھا ہے تو بات ختم

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک محمد نامی شخص کو دوسرے نے بُرا بھلا کہا آپ نے بلا کر فرمایا تمہاری وجہ سے اسم محمد کو گالی دی جا رہی ہے۔

لا واللہ لا محمدًا محمدًا — اللہ کی قسم جب تک میں زندہ ہوں
مادمت حیًا — کسی کو یہ نام نہیں رکھنے دوں گا۔

آپ نے اسی وقت اس کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ پھر بنو طلحہ کو پیغام بھیجا جن لوگوں کے یہ نام ہیں۔ وہ تمام کے تمام بدل دو۔ اتفاق سے وہ سات آدمی تھے۔ ان کے سربراہ کا نام محمد تھا۔ محمد بن طلحہ حاضر ہوئے اور عرض کیا :۔

انشدك اللہ یا امیر المؤمنین — امیر المؤمنین اللہ کی قسم میرا نام
فواللہ ان سمانی محمد یعنی — محمد خود رسول اللہ نے رکھا تھا۔
الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس پر حضرت عمر نے فرمایا

قوموا لا سبیل لی الی شئی — جاؤ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سماہ محمد (مسند احمد ۵ ص ۵۰) — نے یہ نام رکھا ہے تو میں اسے نہیں بدل سکتا۔

اس کا نام عبدالرحمٰن ہے

حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے دادا کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ انہوں نے اس کا نام عزیز رکھا۔ پھر اُسے حضور صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اور عرض کیا یارسول اللہ !

ولد لی غلام — میرے ہاں یہ بچہ پیدا ہوا ہے۔

آپ نے پوچھا

فما سمیتہ ؟ — اس کا کیا نام رکھا ہے ؟

عرض کیا اس کا نام عزیر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا :

بل ھو عبد الرحمٰن — اس کا نام عبدالرحمٰن ہے

(مسند احمد ۵/۱۹۱)

والد گرامی نے عرض کیا یارسول اللہ اس کا یہی نام رکھ دیا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر ناخنوں سے دستک دیتے

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لے جاتے تو صحابہ کا معمول تھا وہ آپ کو باہر آنے کی کبھی تکلیف نہ دیتے البتہ کبھی مجبوری پیش آتی تو صحابہ آپ کے دروازۂ اقدس پر ناخنوں سے دستک دیتے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کان الواب النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقرع بالاظافر (اخلاق النبی وآدابہ ۸۶) — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازوں پر ناخنوں سے دستک دی جاتی تھی۔

آپ کے مقدس اسم گرامی کا ادب کرنے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس و مبارک اسم گرامی کا

Marfat.com

نہایت ہی ادب واحترام کرتے۔ اگر کسی جگہ لکھا ہوتا، اُسے ہرگز نہ مٹاتے اگر کسی نے اپنا یہ نام رکھا ہوتا تو اس کا بھی ادب کرتے۔

۱۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب معاہدہ ہوا تو مسلمانوں کی طرف سے یہ لکھا گیا۔

هٰذا ما قاضانا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه یہ معاہدہ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہے

اس پر کفار کی طرف سے یہ اعتراض اٹھا۔ ہم آپ کو رسول تسلیم نہیں کرتے۔ اس لیے آپ بجائے محمد رسول اللہ لکھنے کے مُحَمَّد ابن عبداللہ لکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے دونوں شانیں عطا فرمائی ہیں۔ میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور حضرت عبداللہ کا بیٹا بھی۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا

امح رسول اللہ رسول اللہ کا لفظ مٹادو۔

انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ

لا واللہ لا امحوك اَبَداً اللہ کی قسم میں کبھی آپ کا نام نہیں مٹا سکتا۔

آپ نے خود وہ کاغذ پکڑا اور فرمایا کہاں ہے؟ عرض کیا گیا تو آپ نے اس پر قلم پھیر دیا۔

۲۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی اذان میں سنتے تو درود شریف پڑھتے اور دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگاتے۔

Marfat.com

ام المؤمنین کا مثالی ادب

عروہ کہتے ہیں مجھے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیل ہوتے تو معوذتین پڑھ کر ہاتھ پر دم فرمایا کرتے اور اسے اپنے جسم پر پھیرتے۔ جب آپ کا مرض وصال شدید ہو گیا تو میں نے چاہا میں بھی یہ عمل کروں۔ مگر کہاں رسول اللہ کا جسم اطہر اور کہاں میرا ہاتھ اور پھر میرا دم کرنا آپ کیلئے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اس لیے میں نے دو کام کیے۔

۱۔ اپنے ہاتھ کے بجائے حضور کا ہاتھ لیا اور اسے آپ کے جسم اطہر پر پھیرا۔

۲۔ اس دم سے یہ نیت کی کہ مجھے برکت حاصل ہو جائے۔

پڑھیے الفاظ روایت

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکیٰ نفث علی نفسہ بالمعوذات امسح عنہ بیدہ فلما اشتکی وجعہ الذی توفی فیہ طفقت انفث علی نفسہ بالمعوذات الذی کان ینفث وامسح بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ

(البخاری ۲/۶۳۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب بیمار ہوتے تو آخری تین قل پڑھتے اور ہاتھ کو جسم پر ملتے۔ مرض وصال کے دنوں میں میں نے یہی قل پڑھے اور حضور کے مبارک ہاتھ ہی جسم اقدس پر ملے۔

Marfat.com

مسند احمد میں یہ الفاظ ہیں۔

فلما اشتد وجعہ کنت اقرأ علیہ وامسح منہ بیدہ رجاء برکتھا۔ (مسند احمد ۳۷۵/۷)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں اضافہ ہوا تو میں نے وہ سورتیں پڑھیں اور برکت کیلئے حضورؐ کا ہی دستِ مبارک جسم اقدس پر ملا۔

آپ سے بلند بیٹھنے اور رہنے کو بے ادبی تصور کرتے

اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی نیچی جگہ تشریف فرما ہوتے تو صحابہ اس سے بلند مقام پر نہ بیٹھتے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونچے مقام پر بیٹھنے کو بے ادبی تصور کرتے۔ مدینہ طیبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میزبانی کا شرف جب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوا تو آپ نے فرمایا چونکہ میرے پاس اکثر لوگوں کا آنا جانا ہوگا اس لیے میں نیچے والی منزل میں ٹھہرنا پسند کروں گا۔ اوپر والی منزل میں تم اپنے اہلِ خانہ سمیت رہو حضرت ابو ایوب انصاری بیان کرتے ہیں ہم آپ کے فرمان کے مطابق اوپر چلے گئے مگر آرام و نیند کہاں بار بار خیال آتا :۔

تمشی فوق رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہم حضور کی ذات اقدس سے اوپر چل پھر رہے ہیں۔

ساری رات بیدار ہو کر کبھی کمرہ کے ایک جانب اور کبھی دوسری جانب ہو کر بیٹھ جاتے کہ کہیں نیچے رسول اللہ ہوں۔ ہم نے آپ سے عرض کیا تو فرمایا نیچے والی منزل میرے لیے کافی بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا

Marfat.com

یارسول اللہ !
لا اعلوا سقیفۃ انت تحتھا۔

میں اس چھت کے اوپر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ کی ذات اقدس ہو۔

میری درخواست قبول فرماتے ہوئے آپ اوپر تشریف لے گئے اور میں بچوں سمیت نیچے منتقل ہوگیا۔ (مسند احمد ۶/۵۷۶)

یہ حضور کا اضافہ ہے میں اسے کبھی اپنے سے جدا نہیں کروں گا

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ کچھ رقم ان کی تھیلی میں ہمیشہ موجود رہتی تھی۔ دوست واحباب نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو بتانے لگے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے دوران سفر اونٹ خریدا جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سیکرٹری مال حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے اس اونٹ کی قیمت اضافہ کے ساتھ ادا کرے حضرت بلال نے مجھے ایک اوقیہ سونا ایک قیراط کے اضافہ کے ساتھ دیا اس کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ جو اضافی رقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عطا فرمائی۔

لا تفارقنی زیادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فی کیس لی فاخذہ اھل الشام یوم الحرۃ (المسلم، ۲۹)

میں اس اضافہ کو کبھی بھی اپنے سے جدا نہیں کروں گا۔ وہ رقم ہمیشہ ان کی تھیلی میں رہی جو واقعہ حرہ کے وقت یزیدیوں نے ان سے چھین لی۔

Marfat.com

یہ ہار مجھے رسول اللہ نے پہنایا تھا اسے کبھی جدا نہیں کرونگی

ایک صحابیہ (جن کا تعلق قبیلہ بنو غفار سے تھا) سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ خیبر میں شرکت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ ہم نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اپنے ساتھ جانے کی اجازت عنایت فرمایئے۔ ہم طاقت کے مطابق لشکر اسلام کی خدمت کریں گے۔ آپ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا :۔

علیٰ برکۃ اللہ — اللہ تعالےٰ تمہیں برکت عطا فرمائے

جب فتح خیبر کے بعد مال غنیمت آیا تو اس میں ایک ہار بھی تھا۔

واخذ هذه القلادة التی ترین فی عنقی فاعطانیها وجعلها بیدہٖ فی عنقی۔

یہ ہار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا جو تم میرے گلے میں دیکھ رہے ہو مجھے دیا بلکہ اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے گلے میں پہنایا۔

اس کے بعد کہنے لگیں :۔

فواللہ لا تفارقنی ابدا"

اللہ کی قسم میں اسے کبھی بھی اپنے سے جدا نہیں کروں گی۔

راوی حدیث بیان کرتے ہیں۔

وکانت فی عنقها حتی ماتت ثم اوصت ان تدفن معها

(مسند احمد ۷/۵۲۵)

وصال کے وقت بھی وہ ہار ان کے گلے میں تھا۔ کیونکہ انہوں نے یہ وصیت کر رکھی تھی کہ اسے ان کے ساتھ ہی دفن کیا جائے۔

Marfat.com

حضور کی عطا کردہ کنیت کو محبوب رکھتے

ہر آدمی کی کنیت باپ بیٹے یا ماں کے نام ہوتی ہے۔ مگر قربان جائیں صحابہ پر انہیں جو کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمائی وہ اسے محبوب رکھتے۔

۱۔ مسند احمد میں حضرت حمزہ بن صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صہیب اپنی کنیت ابو یحییٰ بتایا کرتے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صہیب

مالك تكنى ابا يحيىٰ وليس لك ولد؟

یحییٰ نامی تمہارا بیٹا نہیں پھر ابو یحییٰ کنیت کی کیا وجہ ہے؟

کہنے لگے واقعتاً اس نام پر میرا بیٹا نہیں مگر

ان رسول الله صلى الله عليه وسلو كناني بابي يحيىٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری میری کنیت ابو یحییٰ رکھی تھی۔

(مسند احمد)

۲۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں:

ان كان احب اسماءه على اليه اباتراب وكان ليفرح ان يدعىٰ بها وما كناه ابا تراب الا النبي صلى الله عليه وسلو

حضرت علی کو سب سے پسند نام ابوتراب تھا اس کے ساتھ بلائے پر بڑے خوش ہوتے اور ان کی یہ کنیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔

Marfat.com

یہ بال نہیں کٹوانے دوں گی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میرے سر پہ کچھ بال تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست مبارک میں لیا کرتے تھے۔ میری والدہ نے مجھے فرمایا :-

لا اجزھا کان رسول اللہ علیہ وسلم یمدھا ویاخذھا (ابوداؤد، ۲/ ۲۲۱)

میں انھیں نہیں کٹواؤں گی۔ کیونکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست اقدس میں پکڑا کرتے تھے۔

حالانکہ یاد رہے بعض بال کٹوانا اور بعض کا رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔

ہر روز سر کو دو دفعہ تیل لگانا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بال رکھے ہوئے ہیں۔ انھیں کنگھی کر سکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں انہیں کنگھی کرو اور ان کا حق ادا کرو اس کے بعد ان کی یہ کیفیت تھی۔

کان ابوقتادۃ ربما وھنھا فی الیوم مرتین من اجل قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (موطا مالک)

تو ابو قتادہ اکثر طور پر آپ کے مذکورہ فرمان کی وجہ سے دن میں دو دفعہ سر کے بالوں کو تیل لگاتے۔

Marfat.com

اپنے آقا کے حضور اچھی چیز پیش کرتے

صحابہ کرام کی خواہش ہوتی ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اچھی چیز پیش کریں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

من این ھذا ؟ — یہ کہاں سے لائے ہو؟

عرض کیا :۔

کان عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع لیطعم النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ — ہمارے پاس ردی کھجور تھی میں نے دو صاع دیکر ایک صاع عمدہ کھجور خریدی تاکہ حضور اسے تناول فرمائیں۔

آپ ناراض ہوئے اور فرمایا یہ تو سود ہے۔ اگر تم عمدہ کھجور خریدنا چاہتے ہو تو ایسا کرو ردی کھجور بیچ ڈالو اور پھر اسی رقم سے عمدہ کھجور لے کر آؤ۔

(البخاری ۱/۳۱۱)

محبّت سے آپ کو اپنا محبوب کہتے

محبت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اپنا محبوب کہتے اور کبھی اپنا خلیل کہتے۔

Marfat.com

ہر رات محبوب کا دیدار

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کو جب بھی آپ کی یاد تڑپاتی تو کہتے کبھی ایسا وقت بھی تھا۔

مامن لیلۃ الا وانا اری فیھا حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یبکی۔ (الطبقات ابن سعد)	جب ہر رات میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا شرف پایا کرتا یہ کہہ کر رو پڑتے۔

۲۔ میرے محبوب اسے ناپسند فرمایا کرتے

حضرت کریمہ بنت ہمام کا بیان ہے ایک خاتون نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مہندی لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ۔

کان حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ ریحہ	میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی بو پسند نہ تھی۔

(ابوداؤد، کتاب الترجل)

۳۔ محبوب کے بعد کسی کو نہ دیکھوں

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر پہنچی تو انہوں نے بارگاہ خداوندی میں ان کلمات سے دعا مانگی۔

اللّٰھم اعمنی فلا اری شیئًا بعد	اے اللہ مجھے نابینا کر دے میں اب

Marfat.com

حبیبی حتی القی حبیبی۔ اپنے محبوب کے بعد، محبوب سے ملاقات (وصال) سے پہلے کسی کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان کی دعا قبول فرمالی اور انکی بینائی ختم فرمادی

اس ہاتھ نے جب سے محبوب کی بیعت کی ہوئی ہے

امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب بیان کرتے کہ میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کا شرف پایا ہے۔ اپنے دایاں ہاتھ سے کبھی بھی شرمگاہ کو نہیں چھوتا تو یہ الفاظ کہتے :

ولا وضعت یمینی علی فرجی منذ بایعت بها حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(کنز العمال : ۳۶۱۷۷)

میں نے دایاں ہاتھ کبھی بھی شرمگاہ سے اس وقت سے نہیں لگایا جب سے میں نے اپنے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کا شرف پایا ہے۔

میرے محبوب نے تجھے چوما ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجر اسود کو چوم کر یہ فرماتے ہوئے سنا، اے حجر اسود۔

لولا انی رأیت حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلك واستلمك ما استلمتك ولا قبلتك۔ (مسند احمد، ۱: ۲۱)

اگر میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا۔

Marfat.com

میری آنکھوں نے محبوب کی زیارت کا شرف پایا

حضرت بشر بن قدامہ الضبابی رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں زیارت اقدس کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کرتے۔

البصرت عینای حبیبی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم واقفًا بعرفات مع الناس۔

میری ان آنکھوں نے اپنے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کر رہے تھے۔ اسے اس حج کو خالصتاً اپنے لیے بنا دے۔ اس میں ریا، دکھلاوا اور تکبر و فخر نہ ہو، لوگ دوسروں کو زیارت کرواتے ہوئے بتا رہے تھے۔

ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (السنن الکبریٰ کتاب الحج)

یہ اللہ تعالےٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

میرے محبوب نے وصیت فرمائی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ میں ان تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کبھی ترک نہیں کروں گا۔ نماز چاشت، سونے سے پہلے وتر کی ادائیگی اور ہر ماہ میں تین روزے کیونکہ

اوصانی حبیبی بثلاث۔

(مسند احمد، ۵، ۱۷۳)

مجھے ان تینوں کی میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔

Marfat.com

محبت سے آپ کو اپنا خلیل کہتے

اکثر اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول وحبیب کہتے بعض اوقات محبت سے آپ کو اپنا خلیل بھی کہتے۔

۱۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین باتوں کے بارے میں نصیحت فرمائی تھی۔ ہر ماہ میں تین روزے، وتر پڑھ کر سوئیں، سفر و حضر میں نماز چاشت ادا کریں وہ جب بھی ان کا تذکرہ کرتے تو کہتے:

اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا ادعھن لشیٔ۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ)

مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں کے بارے میں کبھی نہ چھوڑنے کی نصیحت فرمائی تھی۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین نصیحتیں فرمائی تھیں۔ ہر ماہ تین روزے، نماز چاشت اور سونے سے پہلے وتر کی ادائیگی، جب لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرتے تو کہتے۔

اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث۔ (البخاری)

مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین باتوں کا حکم دیا تھا۔

امام ابن ابی جمرہ نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔

اوصانی خلیلی بثلاث لا ادعھن حتی القاہ۔ (بہجۃ النفوس، ۲/۲۰۱)

مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا حکم دیا کہ انہیں ہرگز ترک نہ کرنا یہاں تک کہ میں آپ سے جاملوں۔

Marfat.com

۳۔ حضرت ابورافع کا بیان ہے میں نے شہر مدینہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ انہوں نے اس میں سورۃ "اذا السماء انشقت" تلاوت کی اور سجدہ بھی کیا۔ میں نے سجدہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا :

رأیت خلیلی ابا القاسم یسجد فیها فلا ادع ذالك ۔
(کنز العمال ، ۲۲۳۱۳)

میں نے اپنے خلیل حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے لہذا میں اسے ترک نہیں کرتا۔

کیا میں اپنے محبوب کی سُنت ترک کردوں؟

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حالت سفر میں تھے۔ ایک جگہ کھانا کھانے لگے تو ہاتھ سے لقمہ زمین پر گر گیا۔ آپ نے اسے اُٹھایا صاف کیا اور منہ میں ڈالنے لگے، کچھ عجمی لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔ خادم نے آہستہ سے عرض کیا حضرت ایسا نہ کیجئے، یہ لوگ گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھانا معیوب اور برا سمجھتے ہیں، اور ایسا کرنے والوں کو بنظر حقارت دیکھتے ہیں۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا :

أأترك سُنة حبيبي لهؤلاء الحمقاء ۔

کیا میں ان بے وقوفوں کی وجہ سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقہ کو ترک کردوں ؟

یعنی یہ جو چاہیں کہیں ہم اس طریقہ کو اپنائیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

Marfat.com

باب ⑥

صحابہ و شفقتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ

Marfat.com

لوگوں کو آگاہ کرتے رسول اللہ نے ہم پر یہ
شفقت و کرم فرمایا۔

اگر کسی صحابی کے سر و جسم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ اقدس رکھا ہوتا تو لوگوں کو بطورِ اعزاز بتاتے کہ یہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ اقدس رکھا تھا۔

۱۔ بال پہلے آگ آتے

امام بغوی نے ابن وہب کے حوالے سے نقل کیا مجھے یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے سنایا۔ میرے والدِ گرامی مجھے اور عبداللہ کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے۔

فبرك عليها ومسح برؤوسهما

تو آپ نے ان دونوں کیلئے برکت دعا فرمائی اور ان کے سروں پہ دستِ مبارک پھیرا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کے بارے میں فرمایا۔

هذا غائذ اس کے بعد یہ دونوں جب بھی سر منڈواتے

نبت موضع يد رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الباقي

تو ان کے سر کے اس حصہ کے بال دوسرے مقامات سے جلدی اگ آیا کرتے تھے۔

(الاصابہ : :)

۲۔ یہ نوجوان ایک قرن گزارے گا

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں مجھے

Marfat.com

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جایا گیا۔

وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی راسی وقال یعیش ھذا الغلام قرناً

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست اقدس میرے سر پہ رکھتے ہوئے فرمایا یہ نوجوان ایک قرن (صدی) زندہ رہے گا۔

ان کے چہرے پر تل تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یموت حتیٰ یذھب اشئ لول من وجھہ

اس کی موت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک یہ تل ختم نہ ہو جائیں۔

انہوں نے سو سال عمر پائی اور اس وقت تک فوت نہ ہوئے جب تک چہرہ صاف نہ ہو گیا۔ (سیدنا محمد رسول اللہ : ۳۷۹)

حضرت ابو عبداللہ بن ایوب حضرمی کہتے ہیں

اراني عبدالله بن بسر شامة في قرنه

مجھے عبدالرحمٰن بن بسر نے اپنے چہرے پر تل دکھائے۔

اس کے بعد کہنے لگے۔

وضع رسول الله صلی الله علیه وسلم اصبعه علیها ثم قال لتبلغن قرناً

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنی مبارک انگلی رکھکر فرمایا تھا یہ ایک صدی زندہ رہے گا۔

(مسند احمد : ۵ : ۲۰۸)

۲۔ حضرت ابو عطیہ البکری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

انطلق بی اھلی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا

مجھے گھر والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لے گئے میں اس

Marfat.com

غلام شاب فمسح علی راسی — نوجوان تھا۔ آپ نے شفقت فرماتے ہوئے میرے سر پر دست مبارک پھیرا۔

ان کی عمر سو سال ہوگئی مگر آپ کے دستِ اقدس کی برکت سے ان کا سر سفید نہ ہوا۔

اس پر رسول اللہ نے ہاتھ رکھا تھا

حضرت ثابت بن یزید رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی داڑھی کو سفید اور سر کو سیاہ دیکھ کر پوچھا۔

مالرأسك لا يبيض ؟ — کیا وجہ تمہارے سر میں سفیدی نہیں۔

انہوں نے فرمایا۔

لا يبيض رأسي ابدا — میرا سر کبھی سفید نہ ہوگا۔

میں نے عرض کیا اس کی وجہ کیا ہے تو انہوں نے بتایا ایک دن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا وہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو سلام فرمایا!

فردد ت علیہ السلام — میں نے جواباً آپ کو سلام عرض کیا

آپ نے مجھے بلایا اور پوچھا تیرا نام کیا ہے۔ عرض کیا سائب بن یزید

فوضع يده صلى الله عليه وسلم — آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پہ

على رأسي وقال بارك — دست مبارک رکھا اور دعا دی اللہ

الله فيك فلا يبيض — تجھے برکت عطا فرمائے تو آپ صلی اللہ

موضع يد رسول الله صلى الله — علیہ وسلم کے دست اقدس کی برکت

عليه وسلم ابداً — سے کبھی بھی یہ سفید نہ ہوگا۔

(سیدنا محمد رسول اللہ: ۳۷۷)

Marfat.com

مجھ پر حضور نے کلی کا پانی ڈالا تھا

امام احمد۔ بخاری مسلم۔ نسائی اور ابنِ ماجہ نے نقل کیا کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ ہمیشہ بیان کیا کرتے تھے۔ اس وقت میری عمر پانچ سال کی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور مجھے یاد ہے۔

عقلت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہا فی وجہی من دلو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول سے پانی لے لیا اور مبارک منہ میں رکھا پھر میرے منہ پہ کلی فرمائی۔

(البخاری : :)

بخاری ہی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں بیمار ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں اس وقت بے ہوش تھا۔

فتوضأ و صب علی من وضوئہ فافقت

آپ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میراث کی تقسیم کا معاملہ کیسے ہے؟ اس موقعہ پہ آیت وراثت نازل ہوئی۔ (البخاری)

۶۔ حضور میرے بال پکڑا کرتے

امام طبرانی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا کہ خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

کانت لی ذوابۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میرے سر پہ لمبے بال تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنے ہاتھ میں لیا

Marfat.com

یمدھا و یاخذ منھا کرتے تھے۔

(سبل الہدی والرشاد ۹ : ۳۷۰)

۷۔ حضور نے میرے اِس کان کو ہاتھ میں لیا تھا

محدث ابویعلی نے سند حسن کے ساتھ امام ابوحیٰی الکلاعی سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوکریمہ

ان الناس یزعمون انک لم تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرملنے لگے سُبحان اللہ ! لقد رأیتہ بلکہ مجھے یہاں تک یاد ہے۔

لوگ کہتے ہیں تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف نہیں پایا۔

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف پایا ہے

انی لامشی مع عم لی فاخذ باذنی هذا و قال لعمی اتری هذا یذکر امه و اباه

میں اپنے چچا کے ساتھ جارہا تھا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا یہ کان پکڑا اور چچا سے فرمایا تم جانتے ہو یہ بچہ اپنی ماں اور باپ کو یاد کرتا ہے۔

(سبل الہدی والرشاد ۹ : ۳۷۰)

Marfat.com

۸۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا تھا

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یمن میں قاضی بنا کر بھیجنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

تبعثنی و انا رجل حدیث السن ولیس لی علم بکتنین من القضاء ؟	مجھے آپ نے قاضی بنایا حالانکہ میں نوعمر ہوں مجھے فیصلے کا تجربہ بھی نہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گزارش سنی	
فضرب صدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال فان اللہ عزوجل یثبت لسانک و یھدی قلبک	تو میرے سینے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اقدس رکھا اور دعا دی اللہ تعالیٰ تیری زبان کو ثابت رکھے اور تیرے دل کی راہنمائی فرمائے۔
اس کے بعد میری کیفیت یہ ہے	
فما اعیانی قضاء بین اثنین	میں کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں پریشان نہیں ہوا۔

(مسند احمد : ۱ : ۲۲۰)

دوسری روائت میں آپ کے الفاظ یہ ہیں

فوالذی فلق الجنۃ ما شککت فی قضاء بین اثنین	اللہ کی قسم جس نے جنت کو پیدا فرمایا، اس کے بعد مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں پریشانی نہیں ہوئی۔

(سیدنا محمد رسول اللہ ۳۷۴)

Marfat.com

نوٹ : یاد رہے انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے بڑے حکم اور فیصل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ اقدس ہے صحابہ میں اقضاہم علی (صحابہ میں سب سے بڑے قاضی) آپ ہی کا لقب ہے یہ فقط حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک اور دُعا کی برکت و فیض ہے۔

۹ : میری آنکھوں پر آپ نے لُعاب دہن لگایا تھا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے منقول ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ گرمیوں کے موسم میں سردی والے کپڑے اور سردیوں میں گرمی والے کپڑے پہنا کرتے میرے والدِ گرامی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا خیبر کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا تو میں نے عرض کیا میری تو آنکھیں خراب ہیں۔

فتفل فی عینی و قال	میری آنکھوں میں لعاب دہن لگاتے
اللھم اذھب عنہ الحر	ہوئے یہ دعا دی اے اللہ اس سے
والبرد۔	گرمی و سردی دور کر دے۔
پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شفقت کے بعد	
فما وجدت حراً ولا برداً	میں نے زندگی میں کبھی گرمی یا سردی
(مسند احمد ۱ : ۲۱۵)	محسوس نہیں کی۔

۱۰۔ میرا نام حضور نے رکھا تھا

جب بلوائیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے گھیر رکھا تھا اس وقت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آپ کے پاس لائے۔ آپ نے آنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے خدمت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا اندر آنے کی بجائے باہر

Marfat.com

جاؤ اور ان کو سمجھاؤ۔ حضرت عبداللہ بن سلام باہر آئے اور گفتگو کی ابتدا میں فرمایا

ایھا الناس انہ کان اسمی فی الجاھلیۃ فلان فسمانی رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ و نزلت فیّ ایات فی کتاب اللہ

اے لوگو! اسلام سے پہلے میرا نام یہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا اور میرے بارے میں قرآن مجید میں آیات نازل ہوئیں۔

(الترمذی : ۲ : ۲۴۴)

۱۱۔ حضور نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا

امام محمد بن شہاب زہری بیان کرتے ہیں مجھے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے بتایا۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد مسح وجھہ عام الفتح

فتح مکہ کے سال حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(البخاری : ۲ : ۶۱۵)

۱۲۔ میری پنڈلی پر آپ نے لعاب دھن لگایا تھا

یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ایک نشان دیکھ کر پوچھا اے ابو مسلمہ یہ نشان کیا ہے؟ فرمانے لگے خیبر کے موقع پر مجھے تیر لگا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔ سلمہ شہید ہو گیا۔

Marfat.com

فابیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنفحت فیہ ثلاث نفثات فما اتیکہ احتی الساعۃ

میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ لعاب دہن لگایا۔ اس کے بعد آج تک کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

(بخاری ۲ : ۶۰۵)

۱۳۔ میرے باغ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لایا کرتے

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا مسجد نبوی کے سامنے کھجوروں کا باغ تھا۔ اس میں ایک میٹھے پانی کا کنواں تھا۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلہا ویشرب من ماء فیہا طیب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لاتے اور کنواں سے پانی پیتے۔

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

تم نیکی کو نہیں پاسکتے یہاں تک کہ تم اپنی محبوب چیز کو خرچ کرو

تو میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سب سے پسند یہ جائیداد ہے میں اسے اپنے رب کی خوشی میں صدقہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں نیکی کو پاسکوں اور اللہ کے ہاں اپنی حقیقی زندگی کے لیے کچھ سامان کرسکوں۔

فضعہا یا رسول اللہ حیث اراک اللہ۔

آپ اسے وہاں خرچ کردیں جہاں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوطلحہ اسے پاس رکھو اور اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو تو انہوں نے اسے اپنے مستحق رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔

(البخاری، ۲ : ۶۵۴)

۱۴۔ میری شادی میں رسول اللہ نے بھی شرکت فرمائی تھی

حضرت ابوحسین سے منقول ہے ایک دن میں حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کو ملنے گیا تو انہوں نے نہایت ہی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا۔

دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرسی فقعد علی موضع فراشی ھذا۔

(مسند احمد : ۷ : ۵۰۱)

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے میری شادی کے دن قدم رنجہ فرمایا اور آپ میرے اس بستر پر یہاں تشریف فرما ہوتے۔

بخاری شریف کے الفاظ ہیں۔

فجلس علی فراشی کمجلسک منی

(البخاری، ۲ : ۵۷۰)

آپ میرے بستر پر اسی جگہ تشریف فرما ہوتے تھے۔ جیسے تم بیٹھے ہوتے ہو۔

۱۵۔ مجھ سے آپ نے قرآن سنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اقرأ علی القرآن

مجھے قرآن سناؤ

Marfat.com

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری کیا حیثیت ؟ آپ کو یہ مقام حاصل ہے کہ آپ کے سینۂ اقدس پر قرآن نازل کیا گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

انی احب ان اسمعه من غیری۔ (البخاری ۲/۷۵۵)	میں چاہتا ہوں قرآن دوسرے سے سنوں۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآن سنانے کا حکم دیا تو میں نے سورۃ النساء کی تلاوت کی، تو جب میں اس آیت پر پہنچا۔

فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بك علی هٰؤلاء شهیدا	وہ کیسا وقت ہوگا جب ہم امت گواہ لائیں گے اور تمہیں ان تمام پر گواہ بنائیں گے۔

تو مجھے رک جانے کا حکم دیا، میں آپ کی طرف متوجہ ہوا۔

فاذا عیناه تذرفان	آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

(البخاری ۲/۷۵۵)

۱۶۔ مجھے ابوجہل کی تلوار بطور انعام دی

حضرت ابوعبیدہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا۔

نفلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر سیف ابی جهل۔ (ابوداؤد، کتاب الجهاد)	بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بطور انعام ابوجہل کی تلوار دی۔

کیونکہ اسی صحابی نے اس کا سر تن سے جدا کیا تھا۔

Marfat.com

۱۷۔ میں نے ستّر سے زائد سورتیں آپ کے مبارک منہ سے سنیں

حضرت شفیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ کے دوران بتایا :۔

واللہ لقد اخذت من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضعا وسبعین سورۃ ۔ (۲/۴۴۸)

اللہ کی قسم میں نے ستّر سے زائد قرآنی سورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنیں۔

میرے والد گرامی نے آپ کی دعوت کی

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے۔

ان اباہ صنع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فدعاہ فاجابہ

ان کے والد نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت جو آپ نے قبول فرمائی۔

آپ نے کھانا تناول فرما کر دعا فرمائی۔

اللھم اغفر لھم وارحمہ۔ وبارک لھم فیما رزقتھم

اے اللہ انہیں بخش دے ان پر رحم فرما اور انہیں عطا کردہ رزق میں برکت عطا فرما۔

(مسند احمد، ۵/۲۰۵)

میری پھوپھی نے آپ کی دعوت پکائی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

صنع بعض عمومتی للنبی صلی اللہ

میری پھوپھی نے رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم طعاما فقال یا رسول اللہ انی احب ان تاکل فی بیتی وتصلی فیہ فاتاہ الی البیت نحل من تلک الفحول فامر بجانب منہ تکس۔ ورش فصلی وصلینا معہ۔

(مسند احمد، ۳/۵۵۴)

علیہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا اور عرض کیا یارسول اللہ میری آرزو ہے آپ میرے گھر کھانا تناول فرمائیں اور نماز ادا فرماویں۔ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ گھر کے ایک کونہ کو صاف کیا وہاں آپ نے نماز ادا فرمائی اور ہم نے بھی ساتھ ادا کی۔

آنکھوں کی تکلیف پر رسول اللہ کی تشریف آوری

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجع کان بعینی (ابوداؤد کتاب الجنائز)

میری آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔

میرے چہرے، سینہ اور بطن پر دستِ اقدس رکھا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار ہوئے تو کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔

ووضع یدہ علی جبہتی ثم مسح صدری وبطنی

اور اپنا دست اقدس میرے چہرہ سینہ اور پیٹ پر رکھا۔

پھر یہ دعا فرمائی۔

اللّٰھم اشف سعدا واتمم لہ ھجرتہ۔

اے اللہ سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت کو کامل فرما۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز)

Marfat.com

۱۸- مجھے آپ نے لباس پہنایا

حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں حبشہ کی سرزمین سے واپس آئی تو :

اناجویریۃ فکسانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمیصۃ لھا اعلام فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح الاعلام بیدہٖ ویقول سناہ یعنی حسن حسن (المستدرک ۲/۸۱)

میں چھوٹی بچی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دھاری دار لباس پہنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہاتھ پھیرتے اور فرمایا یہ خوبصورت ہے۔

دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچھ کپڑے پیش کئے گئے۔

فیھا خمیصۃ سوداء صغیرۃ۔ ان میں چھوٹا سا کرتہ بھی تھا۔

آپ نے صحابہ سے پوچھا۔

من ترون اکسوھذہ ؟ یہ کس کو پہنایا جائے ؟

سب صحابہ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا ام خالد کو بلا لاؤ۔ مجھے حاضر کیا گیا۔

فالبسنیھا بیدہٖ وقال ابلی واخلقی۔ (المستدرک ۲، ۷۲)

آپ نے اپنے ہاتھوں سے مجھے قمیص پہنائی اور دو دفعہ فرمایا اسے پہنا کرو۔

Marfat.com

دست نبوی کی برکت سے یہ آنکھ دوسری سے خوبصورت اور تیز ہے

طبرانی، بیہقی اور ابن شاہین نے حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ میں نے غزوۂ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے آپ کے چہرۂ اقدس کے سامنے اپنا چہرہ کر دیا تاکہ آپ کی طرف پھینکا جانے والا ہر تیر مجھے لگے اور میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ رہیں۔ ایک تیر میری آنکھ میں لگا جس کی وجہ سے وہ باہر آگئی میں نے آنکھ کو ہتھیلی پر رکھا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

فلما راھا فی کفی دمعت عیناہ — آپ نے دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آگئے۔

اس کے بعد آپ نے میرے لیے یہ دعا کی

اللّٰھم قتادۃ کما وقی وجہ نبیك فاجعلھا احسن عینیہ واحدھما نظرًا۔ — اے اللہ جس طرح قتادہ نے تیرے نبی کے چہرے کو بچایا ہے تو اس کی اس آنکھ کو خوبصورت اور تیز نگاہ فرما دے۔

اس کے بعد

فردھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانت احسن عینیہ واحدھما نظراً۔ — پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اپنی جگہ پر لگا دی تو یہ دوسری سے خوبصورت اور تیز نگاہ ہے۔

یہ آنکھ دکھتی نہیں

ایک روایت میں ہے کہ اس آنکھ کی یہ خصوصیت بھی بیان کرتے تھے کہ دست نبوی کی برکت سے

Marfat.com

وکانت لاترمد اذا رمدت الاخری۔ (الزرقانی)

میری دوسری آنکھ دکھنے آتی ہے مگر یہ اب دکھتی بھی نہیں۔

دیکھو یہ رخسار دوسرے سے خوبصورت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا، بچوں کے سر اور رخسار پہ دست شفقت رکھتے، جن بچوں کو یہ برکت و عظمت نصیب ہوتی وہ دوسرے بچوں سے ممتاز ہو جاتے حتیٰ کہ ان کے جسم کا وہ حصہ جس کو مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مس فرمایا ہوتا وہ بھی دوسرے حصہ سے ممتاز ہو جاتا۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو اپنا وہ رخسار دکھاتے جس پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک پھیرا تھا اور کہا کرتے یہ میرا رخسار دوسرے سے خوبصورت ہے۔

امام سماک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس سے گزرتے، تو ہمارے رخساروں پر ہاتھ مبارک پھیرتے، ایک دن آپ گزرے

فمسح خدی فکان الخد الذی مسحه احسن۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو وہ رخسار بہت خوبصورت ہو گیا۔

(المعجم الکبیر، للطبرانی ۱۹۰۹)

مجھے آپ کے ساتھ سواری کا شرف ملتا تھا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے

کنت ردف النبی صلی اللہ مجھے دراز گوش پر آپ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

علیہ وسلم علیٰ حمار یقال لہ عفیر۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد)

وآلہ وسلم کے ساتھ سواری کا شرف ملا، اس کا نام عفیر تھا۔

میری عیادت کے لیے آپ تشریف لاتے

حضرت ام عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ شرف بیان کیا کرتیں میں بیمار ہوتی تو:۔

عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلو یذھب اللہ بہ خطایاہ کما تذھب النار خبث الذھب والفضۃ (ابوداؤد، کتاب الجنائز)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ اور مجھے بشارت دیتے ہوئے فرمایا اگر مسلمان بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس مرض کے ذریعے اس کے گناہ ایسے ختم فرما دیتا ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کے کھوٹ کو دور کر دیتی ہے۔

اگر میں مٹی بھی خریدوں تب بھی نفع ہوتا ہے

حضرت عروہ المازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دینار دیا اور فرمایا: جاؤ بکری خرید لاؤ میں نے دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک دینار کی بیچ دی۔

واتاہ شاۃ و دینار

آپ کی خدمت میں ایک بکری اور ساتھ دینار بھی حاضر کر دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ دعا دی۔

Marfat.com

بارك الله لك فی نفقة یمنیك — اللہ تعالیٰ تیرے ہر سودا میں برکت عطا فرمائے۔

اس کے بعد ان پر برکات کا یہ عالم تھا

فكان لو اشتری التراب لربح فیه۔ — اب اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں انہیں نفع ہی ہوتا تھا۔

(شمائل الرسول لابن کثیر ۲/۷۷)

سو سال کے بعد چہرہ تر و تازہ

علی بن احمد کہتے ہیں مجھے حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوزید قریب آؤ میں قریب ہوا تو

فمسح بیده علی رأسی — آپ نے میرے سر پر دستِ شفقت رکھا۔

اور یہ دعا فرمائی:

اللّٰهم جمله وأدم جماله — اے اللہ اسے خوبصورتی عطا فرما اور اس کے حسن کو دائمی کر دے۔

ان کی عمر سو سال سے زائد ہو چکی تھی، ان کی داڑھی بہت کم سفید تھی اور

ولقد كان منبسط الوجه لم ينقبض وجهه حتّٰی مات (مسند احمد) — ان کا چہرہ فوت ہونے تک تر و تازہ رہا اس میں بڑھاپے کے آثار نہ تھے

Marfat.com

آپ کا وصال میرے گھر اور میری گود میں ہوا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بطور تحدیث نعمت بیان فرمایا کرتی تھیں۔

ان من نعم علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی فی بیتی وفی یومی وبین سحری ونحری۔ (البخاری ۲/۶۴۰)

مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک اعلیٰ انعام یہ ہے کہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے حجرے، میری باری اور میری گود میں ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے وصال کے وقت ہم دونوں کا لعاب جمع فرمادیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات کے چند لمحے باقی تھے میری گود میں آپ کا سر اقدس تھا۔ اتنے میں میرے بھائی عبدالرحمٰن آئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، آپ نے اس کی طرف چاہت کی نظر سے دیکھا۔ میں نے عبدالرحمٰن کو مسواک پیش کرنے کو کہا۔ وہ سخت تھی میں نے اسے چبا کر نرم کیا، وہی مسواک آپ نے کی۔

فجمع اللہ بین ریقی وریقہ فی آخر یوم من الدنیا واول یوم من الآخر۔ (البخاری۔ ۲/۶۴۰)

اللہ تعالیٰ نے میرا اور آپ کا لعاب دہن دنیا کے آخری وقت اور آخرت کے پہلے دن جمع فرمادیا۔

Marfat.com

میرے اس حجرہ میں فرمایا

آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب یہ دعا بیان کیا کرتیں کہ اے اللہ میری امت میں سے جسے تو کوئی منصب عطا فرمائے اگر وہ امت کو پریشان کرے تو تو بھی اسے پریشان فرما اور اگر وہ امت کے لیے آسانی پیدا فرمائے تو تو بھی اس کے لیے آسانی فرما تو یہ کلمات ساتھ فرمایا کرتیں۔

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی بیتی ھذا

میں نے یہ بات آپ سے اپنے اس حجرہ میں سنی تھی۔

(اتحاف المسلم، ۱۳۷)

میں نے ان ہاتھوں سے خوشبو لگانیکا شرف پایا

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کہتے ہیں۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بطور شرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا کرتیں۔

طیبت رسول اللہ بیدی ھاتین حین احرم ولحلہ حین احل قبل ان یطوف

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ہاتھوں سے خوشبو لگایا کرتی تھی۔ احرام سے پہلے اور جب آپ طواف زیارت سے پہلے احرام کھولتے۔

(البخاری، کتاب الحج)

ہمیں بھی دعاؤں میں شریک رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ والد گرامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمرہ کی

Marfat.com

اجازت چاہی، آپ نے اجازت عنایت کرتے ہوئے فرمایا :۔

یا اخی اشرکنا فی صالح	اے بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں
دعائک ولا تنسانا۔	شریک کرنا بھول نہ جانا۔

اس پر حضرت عمر کہا کرتے۔

ما احب ان لی بھا ما طلعت	مجھے آپ کا یہ جملہ تمام دنیا و مافیہا
علیہ الشمس (مسند احمد ۲/۶۳)	سے محبوب ہے۔

میں نے اس ہاتھ سے آپ کی بیعت کی

یحییٰ بن حسان کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن بسر المازنی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔

ترون یدی ھذہٖ ؟	لوگو! تم یہ میرا ہاتھ دیکھ رہے ہو۔
فانا بایعت بھا رسول اللہ	میں نے اس کے ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم	صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس
	پر بیعت کی ہوئی ہے

آپ نے میرے چہرے پر وضو کا پانی چھڑکا۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو فرما رہے تھے۔ میں آپ کے پیچھے کھڑا تھا، ایک یہودی کا وہاں سے گذر ہوا فرمایا مسور اس کی پشت سے کپڑا اٹھاؤ، میں نے آپ کے حکم کے مطابق کیا۔

نضخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	تو آپ نے میرے چہرہ پر پانی کے

Marfat.com

فی وجھی من الماء۔ چھینٹے مارے۔
(مسند احمد ۵/۴۲۳)

میری آنکھوں نے حضور کی زیارت کا شرف پایا

حضرت عبداللہ بن حکیم الکنانی بیان کرتے ہیں حضرت بشر بن قدامہ رضی اللہ عنہ بطور تحدیثِ نعمت کہا کرتے تھے۔

ابصرت عیناى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفاً بعرفات۔
(اسد الغابہ ۳/۲۱۸)

میری ان دونوں آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرفات میں قیام کرتے ہوئے دیکھنے کا شرف پایا ہے۔

مجھ سے قرض لیا اور واپس فرماتے ہوئے دعا دی

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

استقرض منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفًا فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارك اللہ فی اھلك ومالك۔
(اسد الغابہ ۳/۲۳۳)

مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار قرض لیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے قرض واپس لوٹاتے ہوئے مجھے دعا دی اللہ تعالیٰ تیرے خاندان اور مال میں برکت دے۔

میں نے آپ سے دو طرح کے علوم سیکھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے میں نے رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کے علوم سیکھے۔

فاما احدھما فبثثتہ واما الاخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم

(البخاری، باب حفظ العلم)

ان میں سے وہ قسم ہے جسے میں بیان کرتا ہوں لیکن اگر دوسری قسم کو بیان کروں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔

میرے جسم پر آپ نے دستِ اقدس رکھا

حضرت مجاہد سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ایک مرتبہ :

اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض جسدی فقال یا عبداللہ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل واعد نفسک فی الموتی.

(مسند احمد ۲/۱۰۰)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے جسم پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے عبداللہ دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو۔ اور اپنے آپ کو اموات میں شمار کیا کرو۔

میں نے آپ کے دستِ اقدس کو چوما

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا :

انہ قبل ید النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس کو چومنے کا شرف حاصل کیا۔

Marfat.com

کاش میں آپ کے ساتھ کھانا کھا لیتا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو عبدالاشہل کے ایک آدمی نے بیان کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کھانا کھا رہے تھے آپ نے مجھے فرمایا :-

ادن فکل — قریب آجاؤ اور کھانا کھاؤ۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ :

انی صائم — میرا روزہ ہے۔

پھر مجھے سخت افسوس لگا۔

فیالھف نفسی ھلا کنت طعمت من طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں شریک ہو کر برکات حاصل کر لیتا۔

(ابن ماجہ، باب عرض الطعام)

مجھے پکڑ کر گود میں بٹھانا یاد ہے

حضرت حمزہ سے منقول ہے میں نے اپنے والد گرامی صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ابا جان! ای شئی تذکر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کونسی اہم چیز آپ کو یاد ہے۔

Marfat.com

انہوں نے فرمایا: میں تقریباً پانچ سال کا تھا

اذکرانہ اخذنی فاجلسنی	مجھے یاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فی حجرہ ومسح علیٰ راسی	نے مجھے پکڑ کر اپنی مبارک گود میں
بیدہ ودعالی ولذریتی من	بٹھایا، میرے سر پہ دست شفقت
بعد بالبرکۃ	پھیرا، میرے لیے اور میرے بعد
(اسد الغابہ ۳/۳۰۵)	میری نسل کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

آپ کی ناراضگی ان کیلئے حملۂ دشمن سے بھی زیادہ پریشان کن ہوتی

صحابہ کرام ہر وقت اس بات کا خیال رکھتے کہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض نہ ہو جائیں اگر کسی موقعہ پہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو جاتے تو اس ناراضگی پر وہ اس قدر پریشان ہوتے کہ اگر کوئی دشمن ان پر حملہ آور ہو جاتا وہ اتنا پریشان نہ ہوتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر روز میں اور میرا پڑوسی باری باری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ کچھ دنوں میں یہ افواہ اور خوف تھا کہ غسان کا حکمران مسلمانوں پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ ایک دن میرے ساتھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس سے واپس آئے

یدق الباب فقال افتح افتح	تو دروازے پر دستک دیتے ہوئے
	کہنے لگے جلدی کھولو، جلدی کھولو۔
میں نے ان سے کہا کیا ہو گیا	

Marfat.com

جاء الغسانی ؟ کہیں غسانی حکمران حملہ آور تو نہیں ہوگیا ؟

تو وہ کہنے لگے :

بل اشد من ذلك اعتزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلو ازواجه (البخاری ۲/۷۳۰) اس سے بھی زیادہ پریشان کن معاملہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے علیحدگی اختیار کرلی ہے۔

یہ بیان کرتے کہ آپ کی بات رب کریم ٹالتا نہیں ہے

صحابہ کرام اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالےٰ کا اتنا عظیم فضل وکرم ہے کہ آپ اپنے رب کریم کے حضور جو کچھ عرض کرتے ہیں، کسی اکرام کا اظہار کرتے ہیں یا کسی کے لیے دعا کرتے ہیں، اسے وہ مسترد نہیں فرماتا بلکہ آپ کے اظہار سے پہلے پورا فرما دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کو پورا کرنے میں بہت جلدی کرتا ہے

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالےٰ نے ازواج مطہرات کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل اختیار عطا فرماتے ہوئے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

تُرْجِیْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَ (آپ کو اختیار ہے) دور کردیں جس کو

Marfat.com

تُؤْوِیْ اِلَیْكَ مَنْ تَشَاءُ۔ چاہیں اپنی ازواج سے اور اپنے پاس رکھیں جس کو آپ چاہیں۔

تو میں نے عرض کیا یا رَسُوْلَ اللّٰہ میں نے آپ کے رب کو جتنی جلدی آپکی تمنا ما اریٰ ربك الا یسارع فی پوری کرتے ہوئے دیکھا ہے اس قدر کی ھواکر مسند احمد ۷/۳۷۳) جلدی نہیں دیکھی۔

جس کیلئے حضورؐ نے دعا فرمائی ہوتی اس کے ساتھ شرکت چاہیئے۔

جب کسی کے بارے میں صحابہ کرام کو معلوم ہو جاتا کہ اس کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی ہوئی ہے تو اس کے ساتھ کسی نہ کسی طریقہ سے شرکت چاہتے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت انھیں بھی نصیب ہو جائے۔

حضرت زہرہ بن معبد کا بیان ہے میرے دادا حضرت عبداللہ ہشام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات کو پایا تھا۔ ان کی والدہ حضرت زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا انھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا

یارسول اللہ بایعہ۔ اے اللہ کے رسول انہیں بیعت فرما لیجئے۔

آپ نے فرمایا :

ھو صغیر فمسح راسہ و دعالہ۔ یہ چھوٹا ہے پھر اس کے سر پر دست مبارک رکھا اور دعا دی۔

ایک دن میں اپنے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کے ساتھ

Marfat.com

تجارت کے لیے بازار گیا. وہاں حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوگئی تو انہوں نے میرے دادا سے کہا :

اشرکنا فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد دعالك ببرکتہ فیشرکھم۔ (البخاری ۳۴۰/۱)

ہمیں بھی اپنے ساتھ شریک کر لو کیونکہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی ہوئی ہے، تو انہوں نے انھیں شریک کر لیا۔

نسیان کا علاج

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ کا بیان ہے مجھے نسیان کی بیماری تھی جو بات سننا بھول جایا کرتا تھا خصوصاً احادیث نبویہ یاد کرنے کے باوجود بھول جاتیں۔ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ !

انی اسمع منك کثیرا انساہ

میں آپ کے بہت سے ارشادات سنتا ہوں مگر انھیں بھول جاتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابوہریرہ !

ابسط ردائك

اپنی چادر بچھاؤ

میں نے چادر بچھادی

فغرف بیدیہ

تو دونوں ہاتھ بھر کر اس میں ڈال دیئے

اور فرمایا اسے اپنے اوپر اوڑھ لو۔

فضممتہ فما نسیت شیئاً بعد (البخاری، ۲۲/۱)

میں نے جب اسے اوڑا تو اس کے بعد مجھے کبھی بھی کوئی معمولی سی معمولی بات بھی نہیں بھولتی۔

Marfat.com

ایک دن یہ کرم بھی ہُوا

مسند احمد میں تفصیلی روایت یوں ہے کہ لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں کہ ابوہریرہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ روایات کرتے حالانکہ دیگر انصار و مہاجرین سے اتنی روایات مروی نہیں تو انھیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ مہاجرین صحابہ بازار میں تجارت کیا کرتے اور انصاری صحابہ کاشت میں مصروف ہوتے۔

انی کنت امرأ مسکینا وکنت اکثر مجالسۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضر اذا غابوا واحفظ اذا نسوا۔

میں خلوت میں رہنے والا اور کثرت کے ساتھ آپ صلی اللہ کی مبارک صحبت میں حاضر رہتا جبکہ دیگر صحابہ غائب ہوتے میں حاضر ہوتا، وہ بات بھول جاتے میں یاد رکھتا۔

اور ایک دن یہ کرم بھی ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج میری گفتگو ختم ہونے سے پہلے جس نے اپنا کپڑا بچھایا اور پھر اسے اوڑھ لیا وہ مجھ سے سنی ہوئی گفتگو کو کبھی نہیں بھولے گا۔

فبسطت ثوبی ثم قبضتہ الی فواللہ ما نسیت شیئاً سمعتہ منہ والیواللہ لولا آیۃ فی کتاب اللہ ما حدثتکم بشیئ ابداً ثم تلا ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ (مسند احمد ۲/۵۳۶)

میں نے چادر بچھادی پھر اپنے اوپر اوڑھ لی اللہ کی قسم جو کچھ میں نے آپ سے سنا وہ مجھے کبھی نہیں بھولتا اور اللہ کی قسم اگر قرآن میں یہ آیت نہ ہوتی میں تمہیں کچھ بھی بیان نہ کرتا پھر یہ آیت پڑھی جس میں علم کو چھپانے سے منع فرمایا گیا ہے۔

Marfat.com

آپ سے شفاعت کا وعدہ لیتے

اللہ تعالےٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعتِ کبریٰ کا تاج عنایت فرما رکھا ہے۔ مقامِ محمود اور مقام وسیلہ آپ ہی کے ہیں۔ شفیع المذنبین آپ ہی کا شان ہے۔ صحابہ کرام آپ سے نہ صرف شفاعت کی درخواست کرتے بلکہ شفاعت کا وعدہ لیتے۔ بعض اوقات وعدہ بھی فرما لیتے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں کہ :-

سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیامۃ۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ روزِ قیامت میری شفاعت فرمائیں گے۔

آپ نے شفقت و کرم فرماتے ہوئے فرمایا۔

انی فاعل

میں شفاعت کروں گا۔

یا رسول اللہ کہاں تلاش کروں ؟

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

فاین اطلبک

میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟

فرمایا :-

اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط

سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔

میں نے عرض کیا اگر وہاں ملاقات نہ ہو تو۔ فرمایا

فاطلبنی عند المیزان

تو مجھے مقام میزان پر تلاش کرنا۔

Marfat.com

عرض کیا آقا اگر وہاں ملاقات نہ ہو تو، فرمایا :۔

فاطلبی عند الحوض فانی لا اخطی هذه الثلاث المواطن (الترمذی، ۲/۷۹)

مجھے حوضِ کوثر پر تلاش کرنا میں تین مقامات پر ہی ہوں گا۔

خوشبو سے پہچان لیتے حضور تشریف لا رہے ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کے جملہ اعجازات میں سے ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ وہ خوشبودار تھا۔ خوشبو اگرچہ آپ استعمال فرماتے مگر اس کی محتاجی نہ تھی۔ آپ کے جسم اطہر کی خوشبو اتنی نفیس اور دلربا تھی کہ کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہ کر پاتی۔ جس جگہ گلی اور راستے سے آپ کا گذر ہو جاتا وہ خوشبو سے مہک اُٹھتے۔ بعد میں گذرنے والا ہر شخص یہ محسوس کر لیتا کہ اس راہ سے اللہ تعالیٰ کے محبوب کا گذر ہوا ہے کیونکہ وہ ان راستوں پر ایسی خوشبو پاتا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا حصہ تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کیفیت کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

کان رسول اللہ اذا مر فی طریق من طرق المدینة وجدوا منه رائحة الطیب وقالوا مر رسول اللہ من هذا الطریق (الخصائص الکبری ۱/۶۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شہر مدینہ کے کسی راستہ سے گزرتے تو لوگ وہاں خصوصی مہک پاتے اور کہتے یہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا ہے۔

آپ جب گھر سے کسی بھی مجلس میں تشریف لاتے تو صحابہ پہلے ہی مہک سے محسوس کر لیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کنا نعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل بطیب ریحہ۔ (اخلاق النبی وآدابہ ۸۷)

ہم رسول اللہ کی آمد کو آپ کی خصوصی مہک کی بنا پر معلوم کر لیا کرتے۔

حضور کی بیعت کے بعد ہاتھ کی بھی حفاظت کرتے

صحابہ کرام میں کچھ صحابہ ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں میں ہاتھ دیتے ہوئے بیعت کا شرف پایا تو اس کے بعد وہ ہاتھ کسی گندی جگہ تو کجا اپنی شرمگاہ کو بھی نہیں لگاتے تھے۔ حالانکہ بول و براز کے علاوہ ایسا عمل اسلام میں منع نہیں ہے۔

۱۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطور تحدیث نعمت دس اشیاء کے تذکرہ میں فرمایا کرتے ہیں۔ اسلام لانے میں میں چوتھا ہوں میرے عقد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔

وقد بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ھذہ الیمنی فما مسست بھا ذکری (کنز العمال حدیث ۳۶۱۶۰)

میں نے جب سے اس دائیں ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف پایا ہے۔ اس سے میں نے کبھی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔

۲۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اپنے اس مبارک معمول کا تذکرہ اپنے ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

ما مسست ذکری بیمینی منذ

میں نے کبھی بھی دائیں ہاتھ سے

Marfat.com

بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الطبقات ۴/۲۸۷)

اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا جب سے اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔

یاد رہے یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جن کے ساتھ فرشتے سلام اور مصافحہ کیا کرتے تھے.

حضرت عقبہ بن صہبان کا بیان ہے. میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا

ولا مسست ذکری بیمینی مذ بایعت بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(کنز العمال، ۳۶۱۶۴)

میں نے دائیں ہاتھ سے کبھی شرمگاہ کو نہیں چھوا جب سے میں نے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی ہے۔

دوپہر کا کھانا اور قیلولہ نماز جمعہ کے بعد کرتے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی اہمیت کے پیش نظر پہلے نماز جمعہ ادا کرتے اور اس کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اس معمول کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

کنا نقیل ونتغدی بعد الجمعة۔ (ابوداؤد، باب وقت الجمعة)

ہم جمعہ کے بعد قیلولہ اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

ضرورت کے وقت کھڑے ہو کر کھا پی لیتے

اکثر معمول تو یہی تھا کہ صحابہ بیٹھ کر کھایا پیا کرتے تھے مگر بعض

Marfat.com

اوقات حسب ضرورت کھڑے ہو کر بھی کھا پی لیا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

کنا نشرب ونحن قیام ونتاکل ونحن نسعی علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسند احمد ۲/۱۰۹)

ہم حالت قیام میں پی لیتے اسی طرح حالت سعی میں کھا لیتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات کی بات ہے

میں نے حضور کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا

حضرت عطاء بن سائب، ذاذان کے حوالے سے بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر پانی پیا۔ لوگوں نے ناپسند نگاہ سے دیکھا تو آپ نے فرمایا تم مجھے حالت قیام میں پانی پیتے ہوئے دیکھ رہے ہو اور برا محسوس کر رہے ہو حالانکہ

رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائماً۔

(مسند احمد ۱/۱۶۳)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت قیام میں پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

کہتے آپ کی مثل کوئی نہیں

صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کرتے ہوئے کہا کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل کوئی نہیں۔

۱۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس پسینہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

کان ریح عرق رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم المسك بابی وامی لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ۔ (تاریخ ابن عساکر ۱/ ۲۱۷)

کا پسینہ سراپا کستوری تھا میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کی مثل نہ پہلے دیکھی اور نہ بعد میں۔

۲۔ حسن مصطفوی کی اعجاز آفرینی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔

من راہ بدیھۃ ھابہ ومن خالطہ معرفۃ احبہ یقول ناعتہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ۔ (الترمذی ۲/ ۲۰۵)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا جبکہ آپ کے رہن سہن رکھنے والا فدا ہو جایا کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا ہر شخص یوں گویا ہوتا کہ میں نے آپ صلی اللہ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل نہیں پایا۔

آپ کی مثل کسی ماں نے نہیں جنا

دربار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعت خواں حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ یہی بات اپنے اشعار میں بیان کرتے ہیں۔

واحسن منك لم ترقط عینی
واجمل منك لم تلد النساء

(آپ سے بڑھ کر حسین آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ سے بڑھ کر خوبصورت کسی ماں نے جنا ہی نہیں)

Marfat.com

اللہ و رسول کی محبّت میں دنیاوی عیش کو قربان کر دیتے

صحابہ اس کائنات میں اس قدر سچے محب تھے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبّت میں دنیا کے ہر قسم کے آرام و عیش کو قربان کر دیا تھا۔

۱۔ شہر مدینہ میں اولیں مبلغِ اسلام حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اپنے دور کے عظیم ناز و نعمت میں پلنے والے نوجوان تھے. لیکن انہوں نے اسلام کی خاطر اس عیش و آرام کو ترک کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں دیکھا پھٹا ہوا لباس پہنا ہے تو آپ نے فرمایا :

انظروا الیٰ ھذا الذی نور اللہ قلبہ۔

اس شخصیت کو دیکھو جس کا دل اللہ تعالیٰ نے نور سے منور فرما دیا ہے۔

میں نے اسے مکّہ میں اس قدر ناز و نعمت میں دیکھا تھا کہ اس کے لیے دو سو درہم کا لباس تیار کیا جاتا۔

فدعاہ حب اللہ وحب رسولہ الی ما ترون۔ (الترغیب ۳/۳۹۵)

اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول کی محبت نے اسے اس حال میں کر دیا ہے۔

جنگ کے سخت مرحلہ میں آپ کی پناہ لیتے

صحابہ کرام ایک دوسرے سے بڑھ کر جرأت مند اور بہادر تھے مگر ان کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالےٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی انسان کو جری اور بہادر نہیں دیکھا ہمیں جب بھی جنگی صورت حال میں

Marfat.com

سخت مرحلہ آتا تو ہم آپ کی پناہ لے لیتے۔

۱۔ شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کے حوالے سے کہتے ہیں

ونحن نتقی بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اقربنا الی العدو (مسند احمد، ترمذی)	ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا لیا اور آپ دشمنوں کے سب سے قریب تھے۔

۲۔ آپ ہی سے مروی ہے۔

کنا اذا احمر الباس و لقی القوم اتقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔	جب جنگ گھمسان پر ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا لیا کرتے تھے۔

۳۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

کنا واللہ اذا احمر الباس نتقی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخلاق النبی وآدابہ، ۵۴)	اللہ کی قسم جب گھمسان کی جنگ ہوتی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں آجاتے۔

روز قیامت بھی عرض کروں گا میں ادنیٰ ترین خادم ہوں

حضرت ثابت البنانی کا بیان ہے۔ ایک دن حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔

ماشممت شیئاً عنبراً قط ولا مسکا قط ولا شیئاً قط اطیبہ من ریح رسول اللہ صلی اللہ ولا مست شیئاً قط دیباجا	میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے بڑھ کر نہ کوئی عنبر اور نہ کوئی کستوری کی خوشبو پائی اور نہ میں نے کسی ریشم اور کو آپ صلی ا

Marfat.com

ولا حریرا ابین مسا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم کے جسم اقدس سے نرم و نازک پایا۔

تو میں نے عرض کیا اے ابو حمزہ (حضرت انس کی کنیت)

الست کا نک تنظر الیٰ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم، وکا نک تسمع الی نغمتہ ؟

کیا تمہیں حضور کا دیدار اور آپ کا حسن صوت یاد نہیں آرہا۔

تو فرمانے لگے ثابت آپ کس تصور کی بات کرتے ہو تو سنو۔

واللہ انی لا رجوان القاہ یوم القیامۃ فاقول یا رسول اللہ خویدمك

اللہ کی قسم میں امید وار ہوں روزِ قیامت آپ سے ملوں گا اور عرض کروں گا اے اللہ کے رسول میں آپ کا ادنیٰ خادم ہوں۔

(مسند احمد ۴/۹۳)

پھر کہنے لگے مجھے دس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل ہے۔ میں بچہ تھا، ہر کام آپ کے شایان شان نہ کر سکا۔ مگر آپ نے کبھی بھی ناراض ہو کر یہ نہیں فرمایا ایسا کیوں کیا ؟

گستاخ کے قتل کی اجازت چاہیئے

اگر کوئی بدبخت بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں بے ادبی کا ارتکاب کرتا تو آپ سے فی الفور اس کے قتل کی اجازت چاہتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متعدد حکمتوں کے تحت درگذر کا حکم دیتے۔

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن سے کچھ

Marfat.com

سونا بھیجا جو آپ نے ان چار آدمیوں کے درمیان تقسیم فرما دیا حضرت عیینہ بن بدر حضرت اقرع بن حابس، حضرت زید الخیل اور حضرت علقمہ بن علاثہ رضی اللہ عنہم، اس موقعہ ایک آدمی کھڑا ہوا اس کا حلیہ یہ تھا۔

غائر العینین مشرف الوجنتین
ناشز الجبھۃ کث اللحیۃ
محلوق الرأس مشمر الازار

اس کی آنکھیں گہری، اُٹھے رخسار اُبھری ہوئی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈوایا ہوا، تہہ بند اٹھائے ہوئے

وہ کہنے لگا !

یارسول اللہ اتق اللہ

یارسول اللہ خوف خدا کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

ویلک اولست احق اھل الارض ان یتقی اللہ۔

تجھ پر افسوس کیا میں سب سے بڑھ کر زمین پر اللہ کا تقویٰ کھنے والا نہیں ہوں۔

اس پر وہ آدمی واپس لوٹ گیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ !

الا اضرب عنقہ

کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا نہ کرو، شاید نماز ادا کرتا ہو۔ عرض کیا آقا بہت سے نمازی لوگ زبان سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتا، آپ نے فرمایا :

انی لم اؤمر ان انقب عن قلوب الناس ولا اشق بطونھم

مجھے لوگوں کے دل پھاڑنے اور پیٹ شق کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

پھر آپ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور فرمایا :

انہ یخرج من ضئضئ ھذا

اس کی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہو

Marfat.com

قوم یتلون کتاب اللہ رطبا
لا یجاوز حناجرھم یمرقون
من الدین کما یمرق السھم
من الرمیۃ۔ (البخاری ۲/۶۲۴)

لیے جن کی زبانوں پر قرآن کی تلاوت
ہوگی۔ مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں
جائے گی وہ دین سے اس طرح گزر
جائیں گے جیسے شکار سے تیر۔

بس نہیں چاہتا لوگ کہیں یہ اپنے صحابہ کو قتل کروا دیتے ہیں

محدث ابو الشیخ اور ابن حبان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوم حنین کے موقعہ پر اپنے سیکرٹری مال حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تھیلی سے چاندی نکالی اور کچھ افراد کے اندر تقسیم فرمائی اس پر ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا۔

یا رسول اللہ اعدل

اے اللہ کے رسول عدل سے
کام لیجئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

من یعدل اذا لم اعدل ؟
قد خبت وخسرت ان کنت
لا اعدل ۔

اگر میں عادل نہیں تو کون عدل کرے گا؟
اگر میں عدل نہ کروں تو نہایت خسارے
والا ہو جاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول مجھے اجازت دیجئے

الا اضرب عنقہ فاتہ منافق

تاکہ میں اس منافق کا سر قلم کر دوں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

معاذ اللہ ان یتحدث الی اقتل
اصحابی ان ھذا واصحابہ

اللہ کی پناہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ یہ اپنے
ساتھیوں کو مروا دیتا ہے۔ یہ اور اس کے

Marfat.com

یقرؤون القرآن لا یجاوز حلوقھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ.	ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا یہ دین سے اس طرح گزر جائیں گے جیسے تیر شکار سے

(سبل الھدیٰ والرشاد ۷/۲۱)

قتل کو صرف گستاخ نبی کے ساتھ مخصوص سمجھتے

صحابہ کرام نے اسلامی غیرت وحمیت کے پیش نظر کبھی بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادب وگستاخ کو زندہ نہ چھوڑا، بلکہ جب کسی بدبخت نے کوئی ایسی جسارت کی اُسے ٹھکانے لگا دیتے۔ اور وہ قتل کی سزا صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی پر دیا کرتے تھے۔ نبی کے علاوہ کسی کے گستاخ کو یہ سزا نہ دیا کرتے تھے۔

یہ مقام صرف ہم سب کے آقا نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ہے۔

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُرا بھلا کہا تو میں نے عرض کیا۔

الا اضرب عنقہ	میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟

آپ مجھ سے ناراض ہوئے اور فرمایا:۔

ماھی لاحد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔	یہ سزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے گستاخ کی نہیں ہے۔

(مسند احمد: ۱/۱۸)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:۔

Marfat.com

ویلك ان تلك واللہ ماھی لاحد بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسند احمد ۱۹/۱)

افسوس اللہ کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ ہنر کسی اور کے گستاخ کے لیے نہیں۔

خدمت اقدس میں حاضری کیلئے باری مقرر کر لیتے

صحابہ کرام کی کوشش ہوا کرتی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک صحبت میں ہی رہیں تاکہ آپ کی زیارت، تعلیمات و تربیت اور معمولات سے زیادہ سے زیادہ آگاہی حاصل کریں جب دیگر امور اس معاملہ میں آڑے آئے تو آپس میں باری مقرر کر لیتے۔

۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے اس معمول کو یوں بیان کرتے ہیں:

وکان لی صاحب من الانصار اذا غبت اتانی بالخبر واذا غاب کنت انا اتیہ بالخبر (البخاری ۲/۲۳۰)

میرے ایک انصاری صحابی ساتھی تھے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں نہ پہنچ پاتا تو وہ مجھے اس دن کے حالات سے آگاہ کرتے اور جب وہ نہ جا سکتے تو میں انھیں حالات سے آگاہ کرتا۔

۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم مدینہ طیبہ کے قریب وادی بطحان میں تھے تو وہاں سے باری باری ہم آپ کی اقتدا میں عشاء کی نماز کا شرف پانے کے لیے جاتے۔

کنا نتناوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند صلوٰۃ العشاء

ہم باری باری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں نماز عشاء کے

Marfat.com

وقت جانتے۔

بیان کرتے ایک دن اس گروپ، کی باری تھی جن میں مَیں بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے دیر سے تشریف لائے، نماز پڑھا کر فرمایا: اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو، پھر فرمایا تمہیں مبارک ہو تمہیں یہ نعمت نصیب ہوئی ہے، اس وقت تمہارے علاوہ کوئی نماز ادا نہیں کر رہا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں :-

فرجعنا فرحی بما سمعنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (البخاری ۱/ ۸۰)

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مقدس فرمان سن کر نہایت ہی خوشی کی حالت میں واپس لوٹے۔

میت کا قرض اپنے ذِمّہ لے لیتے

صحابہ کرام میں سے اگر کوئی فوت ہوتا تو جنازہ پڑھانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرضہ کے بارے میں پوچھتے اگر وہ صحابی مقروض ہوتے تو آپ صحابہ کو فرماتے اس کے جنازہ میں میں شرکت نہیں کروں گا صحابہ محسوس کرتے یہ ہمارا بھائی ہے یہ آپ کی برکت اور دعا سے محروم رہ جائے گا۔ فی الفور اس کے قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کر لیتے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا گیا اس پہ کوئی قرض نہیں۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا، آپ نے اس پر قرض کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا گیا کہ اس پر قرض ہے۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا :

Marfat.com

صلوا علی صاحبکم — اپنے ساتھی کا تم جنازہ پڑھو۔

یعنی میں جنازہ نہیں پڑھاؤں گا۔ اس پر حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا :

علیّ دینہ یا رسول اللہ (البخاری ۱/۳۰۶) — اے اللہ کے رسول اس کا قرض میں ادا کروں گا۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کا جنازہ پڑھایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ یوں مروی ہے کہ ہم ایک میت کو غسل و کفن دے کر آپ کی خدمت میں لائے۔

وضعناہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث توضع الجنائز عند مقام جبریل ثم اذنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوٰۃ علیہ۔ — ہم نے مقام جبریل کے پاس مقام جنازہ پر اسے رکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ پڑھانے کے لیئے عرض کیا۔

آپ تشریف لائے اور فرمایا :۔

لعل علی صاحبکم دینا۔ — شاید تمہارے اس ساتھی پر قرض ہے۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر دو دینار قرض ہے۔ ہم میں سے ایک شخص ابو قتادہ اُٹھے اور عرض کرنے لگے میرے پیارے آقا! اس کا یہ قرض بندہ ادا کر دے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

علیک وفی مالک والمیت منہما بریٔ۔ — یہ تجھ پر اور تیرے مال میں سے ہے اور فوت ہونے والا ان دو دینار سے بری ہے۔

Marfat.com

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی، پھر جب بھی ابو قتادہ ملاقات کے لیے آتے تو پوچھتے ان کا قرض ادا کیا ہے؟ جب انھوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ میں نے ان کا قرض ادا کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا :۔

الان حین برد ت علیه جلده	اب اس کے جسم کو ٹھنڈک
(المستدرک، ۲/ ۶۶)	حاصل ہوئی ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کے خاندان کے لوگوں کو ان پر جھکا ہوا پایا تو فرمایا ان کا وصال ہو گیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔

فبکی النبی صلی الله علیه وسلم	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑے
فلما رائی القوم بکاء النبی صلی الله	جب صحابہ نے آپ کو روتے ہوئے
علیه وسلم بکوا۔	دیکھا تو تمام رو پڑے۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

ان الله لا یعذب بدمع العین	اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور
ولا بحزن القلب ولکن یعذب	دل کے حزن پر گرفت نہیں کرتا اور
بهذا واشار الی لسانه۔	اشارہ زبان کی فرماتے ہوئے کہا:
(البخاری کتاب الجنائز)	ہاں اس پر گرفت کرتا ہے۔

Marfat.com

نعت خواں کا احترام

صحابہ کرام میں کچھ ایسے بھی تھے جو باقاعدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت لکھا کرتے اور آپ پر کفار کی طرف سے ہونے والے حملوں کا جواب دیتے ان میں ایک نمایاں نام حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا بھی ہے صحابہ ان کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب کچھ لوگوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پہ تہمت لگائی تو جو مسلمان اس سے متاثر ہوئے ان میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی ہیں بعد میں جب بھی ام المؤمنین کے سامنے ان کا تذکرہ ہوتا تو آپ فرماتیں خبردار ان کے بارے میں کسی نے کچھ کہا، وہ ہمارے نبی کی نعت کہنے والے ہیں۔

۱۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت حسّان رضی اللہ عنہ کو کچھ بُرا بھلا کہا تو فرمانے لگیں۔

لا تسبه فانه كان ينافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان کو بُرا مت کہو کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے دفاع کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد فرمانے لگیں ایک دن حضرت حسان نے حضور سے مشرکین قریش کے نسب پر لعن طعن کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا جب تم قریش پر طعن کرو گے:

كيف بنسبي

تو عرض کرنے لگے،

تو ہمارے نسب کو کیسے بچاؤ گے؟

لاسلنك منهم تسل الشعرة

آپ کو میں ان میں ایسے نکال لوں گا

Marfat.com

من العجين - (البخاری ۲/۵۹۷) جیسے بال کو آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔

۲۔ حضرت عروہ ہی سے دوسری روایت میں ام المؤمنین کے بارے میں ہے

کانت تکرہ ان یسب عندھا	آپ حضرت حسان کے بارے میں کوئی برا
حسان وتقول انہ الذی قال	کلمہ نہ سنا کرتی فرمایا کرتیں انہیں یہ کہا ہے
فان ابی ووالدتی وعرضی	یارسول اللہ آپ کی عزت کی خاطر میرا والد
لعرض محمد منکو وقاء	میری والدہ اور میری عزت بطور دفاع حاضر ہے۔

۳۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں ایک دن ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا تو دیکھا۔

عندھا حسان ینشد ھا شعرا	حضرت حسّان اشعار پڑھ رہے ہیں۔
	میں نے عرض کیا اماں جان
لم تأذن لہ ان یدخل علیک	تم نے اپنے پاس انہیں بلا لیا ہے؟
	فرمانے لگیں تمہیں علم نہیں
انہ کان ینافح من رسول اللہ	یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں
صلی اللہ علیہ وسلم۔ (البخاری ۲/۵۹۷)	سے دفاع کرتے ہیں۔

آپ کی احادیث لکھ لیا کرتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے جو الفاظ نکلتے انہیں خوب یاد کرتے اور توٹ کر لیتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔

مامن اصحاب النبی صلی اللہ	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب
علیہ وسلم احد اکثر حدیثا	میں سب سے زیادہ احادیث میرے

Marfat.com

عنه منی الا ما کان من عبید اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب۔
(البخاری ۱ : ۲۲)

پاس تھیں۔ مگر حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس مجھ سے بھی زیادہ تھیں کیونکہ وہ آپ کے ارشادات لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔ فقط یاد کیا کرتا تھا۔

یہ شان صرف رسول اللہ کی ہے

ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے میرے والد گرامی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب تھا میں نے محبت کے جذبات سے مغلوب ہو کر اس موقعہ پر یہ شعر پڑھا

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

(یہ خوبصورت سفید چہرہ جس کے صدقہ سے رحمت کے بادل برس پڑتے ہیں اور یہ یتامیٰ اور بیوگاں کا سہارا ہے)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اس کا مصداق میں نہیں۔

ذاک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بلکہ یہ شان اللہ کے رسول ہی کی ہے
(کنز العمال ۱۲/۵۳۱)

میری انگلیاں اور پورے آپ جیسے نہیں

حضرت عبید بن فیروز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ میں نے صحابیٔ رسول حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا کون کون سے جانور قربانی نہیں دیے جا سکتے؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے

Marfat.com

درمیان کھڑے ہوکر فرمایا کہ چار جانور قربانی نہیں دیے جاسکتے، وہ ایسا کانا نہ ہو جس کا کانا پن ظاہر ہو، وہ سخت بیمار نہ ہو، نہ زیادہ لنگڑا ہو اور نہ ہی اتنا بوڑھا ہو کہ چل ہی نہ سکے اور ساتھ فرمانے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ مبارک سے اشارہ بھی فرمایا مگر میں اشارہ نہیں کر رہا کیونکہ

واصابعی اقصر من اصابعه	میری انگلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
وانا ملی اقصر من انامله۔	کی مبارک انگلیوں سے اور میرے
(ابوداؤد، کتاب الضحایا)	پورے آپ کے پوروں سے نہایت
	ہی چھوٹے ہیں۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے نہیں ہیں۔

ملاقات پر ایک دوسرے کو سورۃ العصر سنانے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دین سراپا خیر خواہی کا نام ہے کسی مسلمان کے ساتھ سب سے بڑی خیر خواہی یہ ہے کہ اسے اس کے مقصد اور منزل کی طرف متوجہ کرایا جائے۔ صحابہ کرام نے اپنے مقصد کو سامنے رکھنے کے لیے جو انتظامات کئے ان میں سے ایک یہ ہے۔ ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سورۃ العصر سنانے جو مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمات اسلام کو جامع ہے حضرت عبداللہ بن حصن رضی اللہ عنہ صحابہ کے اس مبارک معمول کی نشاندہی ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

کان الرجلان من اصحاب	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جب دو
النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا	صحابی آپس میں ملتے تو وہ ایک دوسرے

Marfat.com

التقيا لم يتفرقا حتى يقرأ احدهما على الاخر والعصر الى اخرها ثم يسلم احدهما على الاخر۔

(اسد الغابہ ۳/۲۱۴)

کو سورۃ العصر سنائے بغیر جدا نہ ہوتے اس کے بعد الوداعی سلام کہتے۔

آیئے ہم بھی یہ سورۂ مبارکہ پڑھیں اور سنیں

اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

زمانے کی قسم، بلا شبہ ہر انسان یقیناً خسارے میں ہے۔ البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کی تمام تاریخ شاہد ہے کہ نیک لوگ اور ان کے نظریات ہی کامیاب ہوئے۔ غلط نظریات رکھنے والے لوگ اس طرح مٹ گئے کہ ان کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ شیطان ناکام ہو گیا۔ سیدنا آدم علیہ السلام کامیاب ٹھہرے۔ پہلے جنت میں تنہا تھے۔ اب اربوں انسانوں کو ساتھ لے کے جنت میں جائیں گے۔

Marfat.com

تلاوت قرآنِ پاک کرتے ہوئے روتے

اللہ تعالےٰ کے شوق و محبت اور خوف و خشیت سے لبریز سینوں کے مالک صحابہ جب اپنے خالق و مولیٰ کا کلام پڑھتے تو ان پر رقّت طاری ہو جاتی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی اگر رحمت الٰہی کا تذکرہ آتا تو ان کے دل رحمٰن و رحیم رب کے کرم پر جھوم اُٹھتے۔ جب گرفت و عذاب کی بات آتی تو ان کے دل اپنے خالق کی ناراضگی کے خوف سے دہلنے لگ جاتے۔

۱۔ حضرت عبدالرحمٰن اعرج کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔

یقرأ ویل للمطففین وھو یبکی۔ (المستدرك ۲۶۲/۲)

آپ قرآنی سورت ویل للمطففین (ہلاکت ہے کم تولنے اور کم ماپنے والے کے لیے) پڑھ رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۲۔ ابو عمران الجونی کا بیان ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ راہب کے پاس سے گذرے تو راہب کو آواز دی۔ راہب نے اوپر سے جھانکا۔ حضرت عمر نے اس کی طرف دیکھا تو رو پڑے۔ آپ سے عرض کیا گیا امیر المؤمنین!

ما یبکیك من ھذا

روئے کی کیا وجہ ہے؟

آپ نے فرمایا

ذکرت قول اللہ عزوجل فی کتابہ عاملة ناصبة تصلی

مجھے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے یہ فرمان یاد آگیا۔ مشقت میں مبتلا، تھکے ہارے

Marfat.com

نارًا حامیۃ تسقی من عین انیۃ۔ فذلك الذی الکالی (المستدرك ۲/۲۶۷)

داخل ہونگے دہکتی ہوئی آگ میں، انہیں پلایا جائے گا کھولتے ہوئے چشمہ سے تو اس فرمان نے مجھے رلا دیا۔

۳۔ بیت المقدس کے مؤذن بلال بن عبداللہ کا بیان ہے میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس میں اس حال میں دیکھا۔

ھو یبکی وھو یتلو ھذہ الایۃ وضرب بینھم بسور لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ

وہ یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے رو دیئے کہ ان کے درمیان دیوار کھینچ دی جائے گی جس میں دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر رحمت ہوگی۔

پھر کہنے لگے

ھاھنا اراناارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھنم

یہاں رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوزخ دکھائی۔

قرآن کو چوما کرتے

جیسے وہ قرآن پڑھتے، سمجھتے اور اس طرح عمل پیرا ہوتے، اسی طرح وہ اسے تعظیمًا چومتے اور اپنی آنکھوں سے لگاتے۔

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے

کان یأخذ المصحف کل غداۃ ویقبلہ۔

ہر صبح قرآن کریم پکڑ کر اسے بوسہ دیتے۔

اور یہ کہتے

عھد ربی ومنشور ربی عزوجل (حاشیہ ابوداؤد ۲/۳۵۲)

یہ میرے رب کا عہد و پیمان اور عطا کردہ منشور ہے۔

Marfat.com

۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔

یقبل المصحف و یمسّہٗ علی وجھہ (ایضاً)	قرآن کریم کو بوسہ دیتے اور اسے اپنے چہرہ پر ملتے۔

غضب اللہ و غضب رسولہٗ

صحابہ کرام جیسے محبت الٰہی کے ساتھ محبت رسول کا تذکرہ کرتے ایسے ہی اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا جب تذکرہ کرتے تو ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا بھی ذکر کرتے۔

ابو عمران جونی بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک زمین کا ٹکڑا تقسیم فرمایا۔ کچھ حصّہ حضرت ابو بکر صدیق اور کچھ حصہ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہما کو عطا فرمایا۔ اس میں ایک کھجور کا درخت تھا جس کا اصل حضرت ربیعہ کا حصہ زمین میں تھا اور اس کی فرع حضرت ابو بکر کی زمین میں تھی۔ دونوں نے اس کی ملکیت کا اظہار کیا حضرت ابو بکر نے اسے حاصل کر لیا۔

حضرت ربیعہ کی قوم نے ان کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کیا تو حضرت ربیعہ نے انہیں سمجھایا کہ ایسا ہرگز نہیں کرنا۔ کیونکہ ابو بکر کی ناراضگی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو جاتے ہیں اور حضور کی ناراضگی سے اللہ تعالےٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ ہم حضور کی خدمت میں عرض کریں گے آپ جو فیصلہ فرمائیں ہمیں منظور ہوگا۔ حضرت ربیعہ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور یہ کلمات کہے۔

Marfat.com

اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ ۔	میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا معاملہ ہوا، تمام واقعہ عرض کیا تو آپ نے حضرت ربیعہ کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔

الطبقات، ۴ / ۳۱۳)

۲۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کے لیے دو لشکر روانہ فرمائے۔ ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور ساتھ یہ ارشاد فرمایا۔

اذا کان القتال فعلی ما تری فی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ	جب جنگ ہو تو وہاں علی ہی امیر ہوں گے۔ تم اس شخص کے بارے میں ایسا سوچتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔

لشکر اسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امارت میں جنگ جیت لی تو حضرت علی نے وہاں سے ایک لونڈی حاصل کر لی (جس کی انہوں نے آپ سے اجازت لے رکھی تھی) حضرت خالد بن ولید نے مجھے خط دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کے لیے بھجوایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خط پڑھا تو آپ کا مبارک رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا :۔

Marfat.com

حضرت براء کہتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معافی مانگتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ !

اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ۔ (الترمذی ۱/۲۴۰)

میں اللہ کے غضب اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ تعالےٰ دامن رحمت کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تو فقط قاصد ہوں۔

صَدقَۃ اِلَی اللہِ والیٰ رسُولہ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوۂ تبوک میں عدم شرکت کی وجہ سے مجھ پہ پچاس دن تک نہایت ہی پریشانی کا وقت آیا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ گفتگو فرمانا چھوڑ دی۔ ۵۰ دن کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے میرے لیے بشارت کا نزول ہوا۔ آپ نے مجھے بلوایا اور مبارک باد دی چونکہ یہ دن میرے لیے زندگی کا سب سے عظیم دن تھا۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا:۔

ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسول اللہ۔ (البخاری ۲/۶۳۶)

توبہ کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں صدقہ کرتا ہوں۔

ہماری جان، مال و اولاد اللہ و رسول کی ہے

صحابہ کرام جب یہ کہتے کہ ہماری جان، مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کی ہے

Marfat.com

تو ساتھ اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ذکر کرتے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے جب میرا عقد سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مدینہ منورہ میں ہوا تو رہائش کا مسئلہ درپیش تھا۔ سیدہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ حضرت حارثہ بن نعمان سے اس سلسلہ میں بات کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حارثہ نے ہمارے لیے پہلے ہی بہت قربانی دی ہے۔ لہذا ان سے بات کرتے ہوئے مجھے حیا آتا ہے، یہ بات حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو رہائش کا بندوبست کر کے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سنا ہے سیّدہ نے آپ سے بات کی تھی۔ آپ نے انہیں واپس فرما دیا، حضور میرے تمام مکانات حاضر ہیں۔

انما انا ومالی للہ ولرسولہ واللہ یارسول اللہ للذی تأخذ منی احب الی من الذی تدع	میں اور میرا مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہی ہے۔ یارسول اللہ اللہ کی قسم جو مال آپ لیں گے مجھے وہ اس مال سے زیادہ محبوب ہوگا جو آپ نہیں لیں گے۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

صدقت بارك اللہ علیك (الطبقات۔ ۸/۱۶۶)	تم کھرے اور سچے انسان ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

میں اور میرا مال رسول اللہ کا ہی ہے

اس مقام پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دو جملے سن لیجئے حضرت

Marfat.com

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا جتنا نفع مجھے ابوبکر کے مال نے دیا ہے۔ اتنا نفع کسی اور مال نے نہیں دیا تو حضرت ابوبکر صدیق نے روتے ہوئے عرض کیا :

ماانا ومالی یارسول اللہ الا لک	یا رسول اللہ میں اور میرا مال آپ ہی کے لیے ہے۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

ھل انا ومالی الا لک یا رسول اللہ۔ (ایضاً ۱/۶۵)	یا رسول اللہ میں اور میرا مال آپ ہی کا ہے۔

لھم اللہ ورسولہٗ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی خدمت کے لیے فنڈز جمع کرنے کا فرمایا۔ ان دنوں میرے پاس مال وافر مقدار میں موجود تھا۔ میں نے سوچا۔ ہر دفعہ سیدنا صدیق اکبر مجھ پر بازی لے جاتے ہیں۔ اس دفعہ انھیں آگے نہیں بڑھنے دوں گا۔ میں نے آدھا مال گھر والوں کے لیے رکھ دیا اور آدھا مال حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دیا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا :

ما ابقیت لاھلک؟	گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو
قلت مثلہ	عرض کرنے لگے اس کے برابر حصّہ۔

اتنے میں حضرت صدیق اکبر اپنا سارا مال لے کر حاضر ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا :

ما ابقیت لاھلک؟	گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟

Marfat.com

انہوں نے عرض کیا
ابقیت لھم اللہ ورسولہ

ان کے لیے میں اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔

مجھ پر اس دن سے واضح ہو گیا
لا اسبقہ الی شئ ابدا

میں ابوبکر سے کسی معاملہ میں کبھی نہیں بڑھ سکتا۔

(اسد الغابہ ۳/۳۲۷)

اللہ ورسولہٗ امن

(اللہ اور اس کے رسول ہی سب سے بڑے محسن ہیں)

صحابہ کرام کا یہ مبارک معمول بھی نہایت ہی دلچسپ ہے کہ وہ ہر نعمت کو اللہ اور اس کے رسول کا ہی احسان جانتے۔ کبھی بھی اسے اپنی لیاقت، دانائی اور فراست کا صلہ نہ جانتے۔

حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تالیف قلوب کی خاطر تمام مال غنیمت انصار کے علاوہ دیگر لوگوں کو عطا فرمایا۔ اس پر انصار میں کچھ چہ میگوئیاں ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع پانے پر تمام کو اکٹھا کیا اور دریافت فرمایا :

ماحدیث بلغنی عنکم

وہ کیا معاملہ جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچا ہے؟

کبار انصاری صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ !

Marfat.com

امارؤسنا فلم یقولوا شیئاً وما تاس منا حدیثة اسنانهم فقالوا۔

ہم میں سے کسی بڑے نے یہ بات ہرگز نہیں کی۔ انہوں نے بات کی ہے جو ابھی نئے نئے اسلام لائے ہیں۔

آپ نے فرمایا اے انصار!

لم اجدکم ضلالاً فهداکم اللّٰه بی وکنتم متفرقین فالفکم اللّٰه بی وعالة فاغناکم اللّٰه بی۔

کیا تم گمراہ نہیں تھے؟ اللہ نے میرے وسیلہ سے تمہیں ہدایت دی تم منتشر تھے میری وجہ سے تمہیں محبت دی تم غریب تھے اللہ نے میری وجہ سے تمہیں غنی فرما دیا۔

آپ جو بھی ارشاد فرماتے اس کے جواب میں انصاری صحابہ عرض کرتے۔

اللّٰه ورسوله امن

یہ سب اللہ اور اس کے رسول کا ہی احسان ہے۔

آپ نے فرمایا اب تم بات کیوں نہیں کر رہے؟ پھر بھی انہوں نے یہی عرض کیا۔

اللّٰه ورسوله امن

احسان کرنے والے اللہ و رسول ہی ہیں

آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو۔

اتیتنا مکذباً فصدقناک

ومخذولاً فنصرناک

وطریداً فاوینا ک وعائلاً فواسینا ک

آپ کی تکذیب کی جا رہی تھی ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ کمزوری تھی۔ ہم نے مدد کی۔ پریشان تھے۔ ہم نے جگہ دی محتاجی تھی۔ ہم نے غمگساری کی۔

اس کے جواب میں بھی صحابہ نے یہی عرض کیا

Marfat.com

المنة لله ورسوله۔ یہ سب احسان اللہ اور اس کے رسول کا ہی ہے۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تالیف قلوب کے لیے ان کو مال دیا ہے، کیا تم اس پر خوش نہیں۔

یذھب الناس بالاموال و تذھبون بالنبی الیٰ رحالکم

لوگ گھروں کو مال لیے جا رہے ہیں اور تم اپنے نبی کو ساتھ لے جا رہے ہو۔

اِس پر سب پکار اُٹھے۔

یارسول اللہ قد رضینا

اللہ کے رسول ہم نہایت ہی مطمئن ہیں۔

(البخاری مع حاشیہ ۲/۶۲۰)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

یہ احسان و فضل سب اللہ و رسول کا ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب تم کیوں گفتگو نہیں کر رہے؟ میری بات کا جواب دو تو وہ عرض کرنے لگے۔

ماذا نجیبك یارسول اللہ للہ ورسولہ المن والفضل

آقا کیا عرض کریں گے سب احسان اور کرم و فضل اللہ اور اس کے رسول کا ہی ہے۔

(فتح الباری ۸ : ۴۱)

Marfat.com

باب ⑦

صحابہ اور احترامِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ناپاک حالت میں آپ کی سواری کو ہاتھ نہ لگاتے

حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن کی ذمہ داری دورانِ سفر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کی خدمت تھی جب کسی جگہ قافلہ اُترتا۔ سواری سے کجاوہ وغیرہ اتارنا انہی کی ذمہ داری تھی۔ اس طرح جب قافلہ چلنے کا وقت آتا تو سواری پر کجاوہ وغیرہ یہی کسا کرتے۔ سفر کے دوران انہیں ایک واقعہ پیش آیا۔ اس کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

کنت ارحل ناقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصا بتنی جنابۃ فی لیلۃ باردۃ	میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کو تیار کیا کرتا تھا۔ ایک سخت سرد رات میں میں جنبی و ناپاک ہوگیا۔

میں نے محسوس کیا اگر غسل کیا تو بیمار ہو جاؤں گا۔

فکرھت ان ارحل لہ وانا جنب۔ (اسد الغابہ ۱/۹۱)	لیکن میں نے حالت جنابت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کو تیار کرنا پسند نہ کیا۔

لہٰذا میں نے دوسرے ساتھی سے کہا تو انہوں نے آپ کے لیے کجاوہ کس دیا۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستہ میں محسوس فرمایا تو پوچھا۔ میں نے ماجرا بیان کیا تو آپ نے فرمایا، تم تیمم کر لو پاکیزہ ہو جاؤ گے میں نے آپ کے حکم پر تیمم کر لیا۔

Marfat.com

آپ کی سواری کے پیشاب کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام کی والہانہ محبّت اور لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ وہ آپ کی مبارک سواری کے پیشاب کا بھی احترام کرتے اور کہتے ہمیں اس سے کستوری سے بڑھ کر خوشبو آرہی ہے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دراز گوش پر سوار ہوکر عبداللہ بن ابی کے ہاں تشریف لے گئے، وہاں آپ کی سواری نے پیشاب کیا تو وہ کہنے لگا :

خل سبیل حمارك وقد اذانا نتنه ۔	اپنی سواری کو یہاں سے جلدی لے جاؤ اس کی بدبو نے ہمیں پریشان کر دیا ہے

اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فی الفور کہا لے اللہ کے دشمن یہ تیرے دماغ کا فتور ہے ورنہ ہم سے پوچھ ۔

واللہ ان لبول حماره لاطیب من مسك۔	اللہ کی قسم آپ کی سواری کے پیشاب کی خوشبو کستوری سے بھی بڑھ کر ہے ۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری ۱/۹۰۴)

"مسند احمد میں روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ عبداللہ بن ابیّ نے کہا

الیك عنی فقد اذانی ریح حمارك	اپنی سواری مجھ سے دور کرو اس کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے ۔

اس پر ایک انصاری صحابی نے کہا تجھے تو بدبو آرہی ہے۔ حالانکہ

فواللہ لریح حمار رسول اللہ اطیب ریحا منك ۔	اللہ کی قسم جو تو خوشبو استعمال کرتا ہے اللہ کے رسول کی سواری کی خوشبو

Marfat.com

(مسند احمد ۴/۸۹) اس سے بڑھ کر ہے۔

اھم نوٹ: یاد رہے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سواری مثلاً اونٹ، گھوڑا، خچر اور دراز گوش پر سوار رہتے۔ وہ آپ کا ادب بجالاتے ہوئے پیشاب نہ کیا کرتے تھے۔

سواری پر حضور کے آگے نہ بیٹھتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ اگر اصحابی کے پاس سواری نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے اپنے ساتھ بٹھا لیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آگے بیٹھنے کا فرماتے مگر صحابی ہرگز آگے نہ بیٹھتے۔

۱۔ مسند احمد میں قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دروازے پر سلام فرمایا میرے والد نے نہایت ہی آہستہ سے سلام کا جواب عرض کیا۔ آپ نے دوبارہ سلام فرمایا۔ والد نے پھر بھی آہستہ سے سلام عرض کیا۔ میں نے والد سے کہا۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

الا تأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر قدم رنجہ فرمانے لیے کیوں عرض نہیں کر رہے۔

والد گرامی نے فرمایا:۔

ذرہ حتیٰ یکثر علینا من السلام — خاموش رہو تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمیں زیادہ سے زیادہ سلام نصیب ہو جائے۔

Marfat.com

نبیٔ اکرم صلی علیہ وآلہ وسلم نے تیسری دفعہ سلام فرمایا۔ ہم نے آہستہ جواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دفعہ سلام فرمانے کے بعد واپس ہو گئے۔ ہم آپ کے پیچھے بھاگے اور عرض کیا یارسول اللہ ہم گھر میں ہی تھے۔ آپ کے سلام کا جواب بھی عرض کر رہے تھے۔ مگر آہستہ تاکہ آپ زیادہ سے زیادہ دفعہ ہمارے لیے دعا و سلام فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے حضرت سعد نے بطور محبت آپ کو غسل کروایا اور زعفرانی چادر اوڑھائی، پھر کھانا پیش کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس ہونے لگے تو سواری پیش کی اور :۔

فاراد سعد ان یردف ابنه	سواری کو واپس لانے کیلیے بیٹے
خلف رسول اللہ صلی اللہ	سے کہا تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم لیرد الحمار۔	کے پیچھے سوار ہو جاؤ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے سعد اگر بچے کو میرے ساتھ بھیج رہے ہو تو اسے میرے آگے بٹھاؤ، حضرت سعد نے عرض کیا۔

بل خلفك یا رسول اللہ	یارسول اللہ یہ تو آپ کے پیچھے ہی بیٹھے گا۔

آپ نے فرمایا :۔

ان اھل الدابة ھو اولیٰ	سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا
بصدرھا۔	زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

حضرت سعد نے عرض کیا یارسول اللہ۔ اگر آپ نے آگے بٹھانا ہے تو میں بچے کو بھیجتا ہی نہیں ہوں۔ (الطبقات)

مسند احمد میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بیٹے قیس کا بیان کچھ

Marfat.com

یوں ہے۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے لگا تو آپ نے فرمایا قیس سوار ہو جاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے ساتھ کیسے سوار ہو سکتا ہوں، آپ نے فرمایا :

اما ان ترکب اما ان تنصرف	یا تو سوار ہو جاؤ یا واپس ہو جاؤ

میں نے گھر واپس جانے کی اجازت لے لی مگر سوار نہ ہوا۔

(سیدنا محمد رسول اللہ، ۱۶۵)

اندازہ کیجئے صحابہ نے اپنی اولاد کی بھی کس انداز میں تربیت کی تھی۔ بچہ واپس چلا گیا مگر اپنے آقا کے آگے نہ بیٹھا۔ محدث ابن مندہ کی روایت میں ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سعد بیٹے کو آگے بٹھا دو تو انہوں نے عرض کیا۔ سبحان اللہ

احملہ بین یدیک یا رسول اللہ	یا رسول اللہ میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے بٹھا دوں؟

آپ نے فرمایا ہاں آگے بٹھا دو کیونکہ آگے بیٹھنا مالک کا حق ہوتا ہے تو حضرت سعد نے فی الفور عرض کیا۔

ھو لک یا رسول اللہ	یا رسول اللہ یہ سواری آپ کی ہے

(زرقانی علی المواہب)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پیدل چل رہے تھے، ایک آدمی آیا اس کے پاس سواری تھی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ !

ارکب و تاخر الرجل	میں پیچھے ہو جاتا ہوں آپ آگے سوار ہو جائیں۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا حق رکھتا ہے۔ اس لیے میں آگے نہیں بیٹھتا۔ اس آدمی نے فی الفور عرض کیا یا رسول اللہ ! فانی وجلتہ لک — یہ سواری میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں اس کے بعد آپ سوار ہوئے (ابوداؤد ۱/۳۴۷)

کسی سواری کا آپ کی سواری سے آگے گزرنا بھی ان کو ناگوار گزرتا

صحابہ کرام اس بات کو بھی بے ادبی تصور کرتے کہ کسی کی سواری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری سے آگے نہ ہو۔

۱۔ امام احمد، بخاری، ابوداؤد، نسائی اور ابن سعد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی سواری کا نام العضباء تھا اس کی تیز رفتاری کا کوئی سواری مقابلہ نہ کر پاتی۔ ایک اعرابی نے اپنی سواری آگے گزار دی۔

فشق ذلک علی المسلمین — تو صحابہ پر یہ بات نہایت ہی شاق گزری۔

سنن دار قطنی میں الفاظ ہیں۔

وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجدوا فی انفسھم من ذلک — صحابہ نے اس بات کو نہایت ہی برا محسوس کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسوس کیا اور فرمایا

حق علی اللہ تعالیٰ ان لا یرفع شیئ نفسہ فی الدنیا الا — اللہ تعالیٰ کا یہ مبارک نظام ہے دنیا میں جو چیز اپنے آپ کو بلند تصور

Marfat.com

وضعه (سبل الهدیٰ والرشاد ۸/۴۶۳) کرے اسے پست فرما دیتا ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو میرے والد گرامی کے لیے بڑی پریشانی لاحق ہوئی وجہ پوچھی تو فرمایا۔

میں جس سواری پر تھا وہ تمام سواریوں سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری سے بھی آگے ہو گئی۔

فیزجرہ عمر ویردہ — والد گرامی عمر فاروق ناراض ہوئے اور فرمایا اسے پیچھے کرو۔

میں نے اسے پیچھے کیا وہ دوبارہ آگے بڑھ گئی۔

فیزجرہ عمر — حضرت عمر نے پھر جھڑکا اور مجھے کہا

اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر اسے میرے ہاتھ بیچ دو حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ آپ کی ہو گئی۔ فرمایا نہیں سودا کرو جب سودا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

هولك يا عبد الله بن عمر تصنع به ما شئت (البخاری) — اے عبداللہ یہ تمہاری ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق اسے استعمال کرو۔

جھجک اور خوف کے باعث سواری پر قائم نہ رہ سکنے کی صورت میں آپ سے عرض کرتے

اگر کوئی صحابی کسی سواری پر سوار ہونے سے ڈرتا یا اسے پہلے کبھی سواری کا تجربہ نہ ہوتا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتا

Marfat.com

یارسول اللہ میں نے پہلے کبھی سواری نہیں کی آپ اس کے سینہ پہ ہاتھ پھیر کر سوار فرما دیتے۔ اس کے بعد اسے کسی بھی سواری سے کوئی پریشانی لاحق نہ ہوتی۔

۱۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مقامِ ذوخلصہ جاؤ وہاں خثعم نامی شخص کے گھر کچھ بت ہیں انھیں جاکر توڑ دو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ :۔

لا اثبت علی الخیل — میں گھوڑے پر قائم نہیں رہ سکتا

یعنی مجھے خوف محسوس ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ شفقت فرمائی۔

فصك رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اللّٰهم اجعله هاديًا مهديًا۔ — آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور یہ دعا دی، اے اللہ اسے ہادی اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

بخاری کے الفاظ ہیں

فضرب فی صدری حتی رأیت اثر اصابعه فی صدری وقال اَللّٰهُمَّ ثبته۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا حتّٰی کہ میں نے سینے پر آپ کی مبارک انگلیوں کے نشان دیکھے اور یہ دعا کی۔ اے اللہ! اسے ثابت وقائم فرما دے۔

اس سے یہ برکت حاصل ہوئی۔

فما وقعت عن فرس بعد — اس کے بعد میں کبھی بھی گھوڑے

Marfat.com

(البخاری ۲/۶۲۴) سے نہیں گرا۔

پھر میں ڈیڑھ سو سوار لے کر گیا اور تمام بت خانے کو جلا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام سواروں اور دیگر لوگوں کیلئے دعا فرمائی۔

(اسد الغابہ ۱/۳۳۴)

اپنی سواری کو تیز رفتار کرنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھوکر لگواتے

صحابہ کرام جیسے دیگر پریشانیوں اور تکالیف میں اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے۔ اس طرح جب انہیں ان کی سواری تنگ کرتی، قابو میں نہ رہتی یا لاغر و کمزور ہوتی کہ اس کا چلنا دشوار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتے ہیں، آپ اسے ٹھوکر لگاتے تو وہ سب سواریوں سے تیز رفتار ہو جاتی۔

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر کے دوران میری سواری چلنے سے عاجز آ گئی۔

ولا یکاد یسیر — اس کے چلنے کی امید نہ تھی۔

اتنے میں پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا

ما لبعیرك ؟ — تیرے اونٹ کو کیا ہوا؟

عرض کیا یا رسول اللہ یہ چلنے سے عاجز ہو گئی ہے۔ اس لیے چل نہیں رہی، حضرت جابر کہتے ہیں :۔

فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلو فزجرہ ودعالہ فمازال بین یدی الابل

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری کے پچھلی طرف سے ٹھوکر لگالی اور دعا کی، اس کے بعد سواری تمام سے

Marfat.com

قدامها یسیر۔ آگے چلا کرتی۔

اس پر آپ نے مجھ سے پوچھا

کیف تری بعیرک ؟ اب تمہاری سواری کیا حال ہے

میں نے عرض کیا اب بہتر ہے۔

قد اصابته برکتک اسے آپ سے برکت و رحمت حاصل ہو چکی ہے

فرمایا کیا میرے ہاتھ بیچتے ہو؟ میرے پاس اور کوئی سواری نہ تھی میں نہایت ہی شرمندہ ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو بیچتا نہیں ہوں بلکہ آپ کو ہبہ کرتا ہوں، یہ اونٹ آپ کا ہے۔ فرمایا نہیں۔ سودا کرو میں اس طرح نہیں لوں گا۔ میرے بار بار عرض کرنے کے باوجود آپ نے سودا کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا ٹھیک ہے۔ سودا ہو گیا۔ مگر میں شہر مدینہ تک اسی پر سفر کروں گا۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ شہر مدینہ آ کر آپ نے مجھے اصل رقم اضافہ کے ساتھ عطا فرما دی۔ (المسلم ۲/۲۹۰)

حضرت فاروق اعظم اور خاندان نبوی کا احترام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاندان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام کے پیش نظر حضرات حسنین کریمین کو بدری صحابہ کے برابر وظیفہ دیا کرتے تھے۔ ایک دن ان دونوں شہزادوں کو پانچ پانچ ہزار اور اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک ہزار وظیفہ کے طور پر دیے۔ بیٹے نے عرض کیا، میں اسلام اور ہجرت میں مقدم ہوں اس کے باوجود آپ نے مجھے وظیفہ کم دیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس عبداللہ

هل لك جد كجدهما او جدة كجدتهما او ام كامهما او اب كابيهما۔

کیا تمہارا نانا، ان کے نانا کی طرح ہے کیا تمہاری نانی ان کی نانی کی طرح ہے۔ کیا تمہاری والدہ اور والد، ان کی والدہ اور والد کی طرح ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء ۳/۲۵۹)

تمہارا حق میرے بیٹے سے زیادہ ہے

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کافی دنوں سے آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، کہنے لگے میں ملاقات کیلئے آیا تھا آپ اس قدر مصروف تھے کہ آپ کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر بھی دروازے پر ملاقات کے انتظار میں تھے۔

فرجعت مع ابنك عبدالله.

تو میں آپ کے بیٹے عبداللہ کے ساتھ واپس لوٹ آیا۔

سیدہ عائشہ کو بارہ ہزار (رضی اللہ عنہا)

حضرت مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا وظیفہ مقرر کیا تو باقی تمام کے لیے دس دس ہزار لیکن

زاد عائشة الفين وقال انها جبيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عائشہ کا یہ کہتے ہوئے دو ہزار وظیفہ زیادہ رکھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین خاتون ہیں۔

(المستدرک ۴/۹)

Marfat.com

موتیوں کی ڈبیہ سیدہ عائشہ کی خدمت میں

فتوحات عراق کے وقت موتیوں کی ڈبیہ بھی ہاتھ آئی تھی۔ مال غنیمت کے ساتھ وہ بھی بارگاہ خلافت میں بھیج دی گئی جب موتیوں کی تقسیم میں دقت پیش آئی تو حضرت عمر رضی اللہ نے ساتھیوں سے فرمایا :۔

تاذنون ان ابعث بہ الیٰ عائشۃ لحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایاھا۔

آپ لوگ اجازت دیں تو میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ کو بھیج دوں کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ ہیں۔

سب نے اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ ڈبیہ حضرت عائشہ کی خدمت میں بھیج دی گئی، کھول کر دیکھا تو فرمانے لگیں۔

ماذا فتح علی ابن الخطاب بعد رسول اللہ صلی علیہ وسلم اللھم لا تبقنی لعطیتہ لقابل۔

ابن خطاب کے مجھ پر بڑے احسان ہیں خدایا مجھے آئندہ ان کے عطایا کے لیے زندہ نہ رکھنا۔

(المستدرک ۹/۴)

اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

انت احق من ابن عمر فانتم من انبت مافی رؤوستا وھل انبت علی رؤوستا الشعر الا اللہ ثم انتم (تاریخ بغداد ۱/۱۴۱)

تم میرے ہاں میرے بیٹے سے زیادہ حقدار ہو تم ہمارے سروں کا تاج ہو ہمارے سروں پر یا اللہ کا سایہ ہے اس کے بعد آپ کا۔

Marfat.com

سرفہرست خاندانِ نبوی کے نام

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رعایا کے وظائف کے لیے ریکارڈ تیار کرنے کا حکم دیا تو فرمایا سب سے پہلے خاندانِ نبوی کے افراد کے نام لکھیں۔ اس کے بعد ہجرت کرنے والوں کے پھر جس قدر کسی کو قرآن یاد ہے اس کے مطابق نام لکھے جائیں۔

لما دون عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الدیوان قدم اقربھم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نسبًا (بھجۃ النفوس، ۲/ ۹۴)

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وظائف کے رجسٹر تیار کروائے تو ان میں سرفہرست خاندان نبوی کے اسماء لکھے۔

حضور کا بلال ہی بہتر و افضل ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک صاحبزادے کا نام بلال تھا۔ آپ کے بیٹے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک شاعر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے بیٹے بلال کی مدح کرتے ہوئے کہنے لگا:۔

بلال بن عبداللہ خیر بلال

عبداللہ کا بلال، بلال حبشی سے افضل ہے

تو آپ نے فی الفور اسے ٹوکا اور فرمایا۔

کذبت لا بل بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر بلال (ابن ماجہ، ۱/ ۱۴)

تو نے جھوٹ کہا ہرگز ایسا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلال ہی افضل ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر اور حضرت عباس کا ادب

حضرت جعفر بن محمد اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک مجلس میں جب صحابہ بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق، بائیں جانب حضرت عمر اور سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہوتے۔ ایک دن حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے جگہ چھوڑ دی۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس کو ابھی دیکھا نہیں تھا فرمایا

ما نحاك يا ابا بكر ؟	جگہ کیوں چھوڑ دی ؟
عرض کیا :	
هذا عمك يا رسول الله فسر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم (كنز العمال، ۳۷۳/۸)	یا رسول اللہ آپ کے چچا آرہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت خوش ہوئے۔

آپ کے رشتہ داروں سے اپنے رشتہ داروں سے بڑھ کر محبت کرتے

صحابہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی سب سے بڑھ کر محبت نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کے خاندان، رشتہ دار اور آل سے بھی، اپنے عزیز و اقارب سے بڑھ کر محبت کرتے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ والد گرامی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

واللہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی (البخاری ۲/۵۷۶)

اللہ کی قسم مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار اس بارے میں زیادہ محبوب ہیں کہ میں اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کروں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے :

ارقبوا مُحَمّداً فی اھلِ بیتہٖ (البخاری ۱:۵۲۶)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت اور قریبی رشتہ داروں کا خصوصی خیال رکھا کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جب حضرت عباس دیگر قیدیوں کے ساتھ گرفتار ہو کر آئے ان قیدیوں کے بارے میں فیصلہ ہوا ان سے فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیا جائے تو متعدد انصاری صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ

ائذن لنا فنترک لابن اختنا عباس فداءہ۔

ہمیں اجازت دیجئے تاکہ ہم اپنے بھتیجے عباس سے فدیہ نہ لیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

واللہ لا تذرون منہ درھماً (البخاری ۲/۵۷۲)

اللہ کی قسم تمہیں ایک درہم چھوڑنے کی بھی اجازت نہیں۔

صحابہ نے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصول وقواعد کی حفاظت فرمائی۔

Marfat.com

حصولِ برکت کیلئے آپ کے خاندان میں رشتہ کرتے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر حسب ونسب روز قیامت ٹوٹ جائے گا۔ ہاں میرے ساتھ رشتہ دنیا و آخرت دونوں مقامات پہ قائم رہے گا۔ اس برکت کے حصول کے لیے بعض صحابہ آپ کے خاندان میں رشتہ کرتے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے بارے میں پیغام نکاح بھیجا جو انہوں نے قبول فرمایا۔ جب نکاح ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا :

الا تهنئونی ؟ تم نے مجھے مبارک باد نہیں دی؟

لوگوں نے عرض کیا حضرت کس بات کی مبارک باد؟ فرمانے لگے میرا نکاح حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی سے ہوا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے

کل نسب وسبب منقطع	ہر نسب وحسب روزِ قیامت
یوم القیامة إلا ماکان	ختم ہو جائے گا مگر میرے ساتھ
من سببی ونسبی۔	ہر رشتہ قائم ودائم رہے گا۔

میں نے یہ رشتہ اس بناء پر کیا ہے۔

فاحببت ان یکون بینی	میں چاہتا ہوں میرے اور رسول اللہ
وبین رسول اللہ صلی اللہ	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نسب خاندانی تعلق قائم ہو جائے۔
(المستدرک ۳/۱۵۳)

حضور کے خاندان کی لڑکی یہ لڑکی نہ دیتے

بعض کا یہ معمول بھی ملتا ہے وہ یہ سوچ کر کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی بے ادبی نہ ہو جائے۔ اس خاندان کی لڑکی یہ لڑکی نہ دیتے حضرت عبیداللہ بن ابی رافع کہتے ہیں حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہما نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی کے رشتہ کا پیغام بھیجا انہوں نے جواب میں کہا میں رات کو آپ سے مل کر اس سلسلہ میں گفتگو کروں گا۔ رات کو حضرت مسور ان سے ملے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد کہنے لگے، اللہ کی قسم مجھے آپ کا حسب نسب اور سسرال ہر ایک سے زیادہ محبوب ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا، جس نے اسے خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا۔

وعندك ابنتها ولو زوجتك لقبضها ذلك	آپ کے نکاح میں سیدہ کی بیٹی ہے اگر میں اپنی بیٹی کا بھی نکاح تم سے کروا دوں یہ انکی ناراضگی کا سبب بن جائے

(مسند احمد: ۵/۴۲۳)

اس لیے میں رشتہ دینے سے معذرت چاہتا ہوں۔

مجھے آپ کے چچا کا اسلام اپنے والد کے اسلام سے زیادہ محبوب ہے

حضرت انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی

Marfat.com

ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد گرامی کو اسلام لانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم انھیں کیوں لائے مجھے کہتے میں ان کے پاس چلا جاتا۔ عرض کیا اس لیے لایا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ اجر عطا فرمائے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس حضرت ابو قحافہ کو بیعت کرنے کے لیے آگے بڑھایا تو حضرت ابوبکر رو پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رونے کا کیا سبب ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ:

لان تکون ید عمك مکان یدہ ویسلم ویقر اللہ عینك احب الیٰ من ان یکون ابی

کاش ان کے ہاتھ کے بجائے آپ کے چچا کا ہاتھ ہوتا وہ اسلام لاتے اور اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھنڈک عطا کرتا مجھے اپنے والد کے مسلمان ہونے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں، قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے۔

لاناکنت اشد فرحًا باسلام ابی طالب منی باسلام ابی لتمس بذلك قرۃ عینك۔

(الاصابہ، ۴/۱۱۶)

مجھے آپ کے چچا ابوطالب کے اسلام لانے کی اپنے والد کے اسلام سے بڑھ کر خوشی ہوتی کیونکہ اس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔

Marfat.com

اے عباس آپ کے اسلام لانے کی مجھے زیادہ خوشی ہوئی

حضرت ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔ حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحرین میں زمین کا ٹکڑا عنایت فرمایا تھا۔ دورانِ گفتگو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالفضل! (حضرت عباس کی کنیت ہے)

واللہ لانا باسلامك كنت	اللہ کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم
اسرمنی باسلام الخطاب لو	کی خوشی کی بناء پر میں تمہارے اسلام
اسلم لمرضاۃ رسول اللہ	لانے پر اپنے والد خطاب کے اسلام
صلی اللہ علیہ وسلم۔	لانے سے بھی زیادہ خوش ہوں۔

(کنز العمال، ۱/۳۷۳)

حضرات حسنین کریمین اور حضرت عبداللہ بن عباس کا جواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں کثرت علم اور عمر میں بڑے ہونے کے باوجود امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے نہایت ادب و احترام سے پیش آتے، ایک دن ان میں سے ایک سوار ہو رہے تھے تو حضرت عباس نے سواری کی رکاب پکڑی اور کپڑے وغیرہ صحیح کئے۔ کسی نے یہ سوال اٹھایا کہ آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟ فرمایا:

اوتدری من ھذان؟	تم جانتے ہو یہ کون سی شخصیات ہیں؟

Marfat.com

پھر خود ہی فرمایا

هذان ابنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اولیس مما انعم الله به علیّ ان امسك لهما الركاب واسوی علیهما الثیاب۔ (علموا اولادکم محبة آل نبیت النبی ۱۴۰)

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ہیں۔ کیا میرے لیے یہ انعام نہیں ہوگا؟ کہ میں ان کی رکاب تھاموں اور کپڑا برابر کروں؟

حضرت ابوہریرہ کا حسنین کے پاؤں صاف کرنا

ایک دن امام حسین رضی اللہ عنہ کسی جنازہ میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے، راستہ میں آپ کے پاؤں غبار سے آلودہ ہو گئے۔ صحابیٔ رسول ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔

قام ینفض عنهما التراب

تو پاؤں سے گرد صاف کرنا شروع کر دیا حضرت نے منع کرتے ہوئے فرمایا، ایسا نہ کرو تو انہوں نے عرض کیا مجھے ایسا کرنے دو۔

فوالله لو علم الناس منك ما اعلم لحملوك على رقابهم

اللہ کی قسم اگر لوگ آپ کے بارے میں وہ جان لیں جو میں جانتا ہوں تو وہ آپ کو اپنے سروں پر اٹھائیں

(سیر اعلام النبلاء ۲۸۷/۳)

Marfat.com

حضور کے رشتہ داروں کو وسیلہ بناتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جب بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنا کر بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے۔ اللہ تعالیٰ بارش نازل فرما دیتا۔ عبدالرحمٰن بن حاطب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا کرتے ہوئے دیکھا

اللھم انا نستعینك بعم رسولك صلی اللہ علیہ وسلم

(کنز العمال۔ ۲-۳۷۳)

اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو سفارشی بناتے ہیں۔ ہم پر بارش کا نزول فرما۔

Marfat.com

باب ⑧

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

Marfat.com

مختلف مواقع پر کی جانے والی دعائیں محفوظ کر لیجئے

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان کو جس تعلیم و تربیت سے نوازا ہے اس کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ انسان اپنے رب کا سائل اور منگتا بن جائے تاکہ اسے کسی دنیا دار کے سامنے جھولی پھیلانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ جتنی دعائیں اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہیں ان کا تصور بھی دوسرا انسان نہیں کر سکتا۔

پھر رب کریم سے مانگنے کا جو ڈھنگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے وہ کسی اور کے حصہ میں کہاں آسکتا ہے؟ آپ نے مختلف مواقع پر جو دعائیں فرمائیں صحابہ نے آپ سے سیکھیں وہ انہوں نے محفوظ کر لیں تاکہ تا قیامت امت اس ڈھنگ میں رب کریم سے دریوزہ گری کر سکے۔

نماز کے بعد آپ کی دعائیں

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرض نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوٰۃ قال اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم والمؤخر۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو عرض کرتے اے اللہ مجھے معاف فرما دے جو پہلے ہیں اور جو بعد میں ہیں جو میں نے مخفی کئے ہیں یا اعلانیہ، اور میں نے اسراف کیا ہے تو سب سے بہتر جاننے والا ہے تو

Marfat.com

لا الہ الا انت۔ (ابوداؤد ۱/۲۱۲) ہی مقدم ہے، تو ہی بعد میں۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۲۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اور یہ پوچھا :

ای شئ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سلم من الصلوٰۃ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد کوئی دعا پڑھا کرتے تھے۔

انہوں نے جواب میں تحریر کیا۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد (ابوداؤد ۱/۲۱۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ذات و صفات میں بے مثل ہے ملک اسی کا ہے اور حمد بھی اسی کی ہے۔ اے اللہ جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے کوئی وہ دے نہیں سکتا۔ کوئی صاحب جد تجھ سے جد کا نفع نہیں دے سکتا۔

ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی تھی

صحابہ اپنے دوستوں اور تلامذہ کو ان نصائح سے آگاہ کرتے جو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں فرمائیں تھیں۔

۱۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے :۔

Marfat.com

امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلوان اقراء بالمعوذات دبر کل صلوٰۃ ۔ (ابوداؤد ۱/۲۱۳)

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد معوذات سورتیں پڑھنے کا حکم دیا۔

۲۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ!

انی لاحبک

مجھے تجھ سے محبت ہے۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے معاذ:

لا تدعن فی دبر کل صلوٰۃ تقول اللّٰھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک

ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا ترک نہ کرو اے اللہ میری مدد فرما، اپنے ذکر، شکر اور حسن عبادات پر۔

آپ کے شاگرد حضرت صنابحی کہتے ہیں مجھے بھی حضرت معاذ نے یہی نصیحت کی اور میں نے آگے اپنے تلمیذ ابو عبدالرحمن کو یہی نصیحت کی۔

(ابوداؤد (۱: ۲۱۳)

یوم عرفہ کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یوم عرفہ کو اکثر طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے:۔

لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر

(مسند احمد، ۲/۲۲۵)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ذات وصفات میں اس کا کوئی شریک نہیں سلطنت اسی کی ہے، حمد بھی اسی کی اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے۔

Marfat.com

حضور کے معمولات مبارکہ کو شمار کرتے

صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک معمولات کو خوب محفوظ کرتے مثلاً جو معمول آپ کثرت سے فرماتے اسے شمار بھی کر لیتے۔ مثلاً مجلس میں اللہ کی بارگاہ میں استغفار کے بارے میں جو آپ کا معمول تھا اس حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

ان کنا نعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد مائۃ مرۃ، رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم۔ (ابوداؤد ۲۱۲/۱)

ہم شمار کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی مجلس میں سو دفعہ استغفار کرتے ہوئے یہ کہتے، میرے رب مجھے معاف فرما دے اور مجھ پر رحمت کا نزول فرما بلاشبہ تو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم فرمانے والا ہے۔

عرض کرتے ہمیں کوئی نصیحت فرمایئے

صحابہ کرام کو دین پر عمل کا اس قدر شوق تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے یا رسول اللہ ہمیں کوئی نصیحت فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک کے نفسیات، حالات اور ضروریات کے مطابق نصیحت فرما دیتے۔

۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے تو آپ نے فرمایا اے معاذ!

Marfat.com

اتق اللہ حیثما کنت — ہر جگہ ہر وقت ہر حال میں اللہ کے احکام کی پابندی کرو۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

زدنی — اس میں اضافہ کیجئے۔

آپ نے فرمایا:

اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا — برائی کے بعد ایسی نیکی کرو جو اسے مٹا دے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور اضافہ فرمایئے تو آپ نے فرمایا!

خالق الناس بخلق حسن — لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

(مسند احمد، ۶/۳۱۲)

یاد قبر پر روتے

صحابہ کرام پر خوف وخشیت کا یہ عالم تھا جب قبر یاد آتی تو زار و قطار رو پڑتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی بشارت عطا فرمائی) کے بارے میں ہے

کان اذا وقف علی قبر بکی حتی یبل لحیتہ۔ — جب کبھی کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی۔

ان سے عرض کیا جاتا:

تذکر الجنۃ والنار فلا تبکی وتبکی من ھذا؟ — جنت و دوزخ کی یاد پر اتنے نہیں جتنے قبر پر روتے ہیں؟

آپ جواباً ارشاد فرماتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

سے یہ دو ارشادات عالیہ سُنے ہیں

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ان القبر اول منزل من منازل الاخرۃ فان نجا منہ فما بعدہٗ ایسر منہ

آخرت کی منازل میں سے قبر پہلی منزل ہے اگر اس میں نجات ہوگئی تو اگلے مقامات آسان ہوں گے۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا

ما رأیت منظراً قط الا والقبر افظع منہ۔

میں نے قبر سے بڑھ کر بدتر منظر کوئی نہیں دیکھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر)

Marfat.com

باب ۹

صحابہ اور حضورؐ کی پسند

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند کا ذکر کرتے

اس بات کا تذکرہ کیا کرتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند کیا تھی اور خود بھی اسے پسند کرتے۔

۱- ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کرتی تھیں

لم یکن ثوب احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قمیص

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قمیص پہننا زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے۔

(مسند احمد ۴۴۷)

آپ کی ناپسند کا بھی ذکر کرتے

حضرت کریمہ بنت ہمام بیان کرتی ہیں ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے استعمال کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

یکرہ ریحہ۔

اس کی بو پسند نہ تھی

(النسائی، کتاب الزینۃ)

آپ کی پسند کو پسند کرتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدہ غذاؤں میں کدو بھی شامل ہے صحابہ کرام بھی اسے پسند کرتے۔

Marfat.com

کدو سے پیار

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک درزی نے آپ کی دعوت کی۔ آپ کے ساتھ میں بھی دعوت میں شریک ہوا۔ آپ کی خدمت اقدس میں جو کھانا پیش کیا گیا۔ وہ روٹی، گوشت اور ایسا شوربا تھا جس میں کدو شامل تھا۔

فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدباء من حوالی

میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے ہر طرف سے کدو چن چن کر کھا رہے ہیں۔

اس کے بعد اپنا عمل بتلاتے ہیں۔

فلم ازل احب الدباء من یومئذ (البخاری باب الخیاط)

اس دن کے بعد میں ہمیشہ کدو پسند کرتا ہوں۔

مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔

فما صنع لی طعام بعد اقدر علی ان یصنع فیہ دباء الا صنع (المسلم، کتاب الاشربہ)

اس کے بعد اگر کدو دستیاب ہو جاتا تو وہ میرے کھانے میں ضرور شامل ہو جاتا۔

محدث ابو الشیخ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

انا احب القرع لحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کدو کے ساتھ محبت کی وجہ سے میں اس سے پیار کرتا ہوں۔

(محبۃ النبی وطاعتہ، ۱۹۴)

Marfat.com

ترمذی میں روایت کے یہ الفاظ بھی ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ اس سبزی کو مخاطب ہو کر فرماتے۔

یا لك من شجرة ما احبك الا لحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک	میرا تیرے ساتھ کیا تعلق؟ میرا تیرے ساتھ پیار صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار کی وجہ سے ہے۔

سرکہ سے پیار

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض کیا سرکہ کے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منگوا کر اس کے ساتھ کھانا تناول کیا اور تین دفعہ فرمایا :-

نعم الادام الخل	سب سے بہتر چٹنی سرکہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

فما زلت احب الخل منذ سمعتها من نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلو۔	جب سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا ہے میں سرکہ سے پیار کرتا ہوں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت طلحہ بن نافع کہتے ہیں :-

وما زلت احب الخل منذ سمعتها من جابر (المسلم)	میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جب سے یہ سُنا ہے میں بھی سرکہ سے پیار کرتا ہوں۔

Marfat.com

حضور نے اسی طرح قمیص کاٹ دی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ والد گرامی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نئی قمیص پہنی۔ اس کے بازو کچھ لمبے تھے مجھے حکم فرمایا، چھری لاؤ۔ میں لے کر حاضر ہوگیا۔ فرمایا۔ جس قدر قمیص بازوؤں سے لمبی ہے اسے کاٹ دو۔ میں نے دونوں بازوؤں کی اطراف کو کاٹ دیا چھری سے کاٹنے کی وجہ سے ان میں برابری نہ رہی۔ کہیں سے آگے اور کہیں سے پیچھے ہوگئی۔ میں نے عرض کیا۔ ابا جان آپ اسے قینچی سے صحیح کروا لیتے۔ آپ نے فرمایا : عبداللہ !

هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل (الحلية ۱/۴۵)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

حضور نے بھی یوں ہی کیا تھا

حضرت ابو وحیہ سے منقول ہے۔ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا۔ انہوں نے وضو کیا ؛

ثم قام فشرب فضل وضوئه

پھر بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

پوچھا گیا تو فرمایا ؛

صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم كما صنعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا تھا جیسے میں نے کیا

(النسائی، الانتفاع بفضل الوضو)

Marfat.com

ہمیشہ گریبان کھلا دیکھا

ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت عروہ بن عبداللہ سے نقل کیا کہ مجھے معاویہ نے اپنے والد حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے میں نے مزینہ کے لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جب آپ کی بیعت کا شرف پایا :۔

دانہ لمطلق الازار	تو اس وقت آپ کا گریبان کھلا تھا

میں نے ہاتھ داخل کر کے مہر نبوت کو مس کیا، عروہ کہتے ہیں :۔

فما رأیت معاویۃ ولا	میں نے معاویہ اور ان کے بیٹے کو
ابنہ قط فی شتاء ولا صیف	کھلے گریبان ہی دیکھا خواہ موسم گرم ہو یا سرد
الا مطلقی الازار۔ (الاصابہ ۳/۲۳۳)	

میں نے رسول اللہ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

امام ابن خزیمہ اور امام بیہقی نے حضرت زید بن اسلم سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔

یصلی محلولۃ ازارہ	انہوں نے گریبان کھولے ہوئے نماز ادا کی۔

میں نے ان سے اس بارے پوچھا تو فرمانے لگے

رأیت رسول اللہ صلی اللہ	میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول
علیہ وسلم یفعلہ۔	صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی حال میں نماز
(الترغیب والترھیب ۱/۴۶)	ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

Marfat.com

باب ⑩

صحابہ اور زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

زیارت نبوی اور سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ

سیّدنا حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد مال کے ساتھ ساتھ اپنا تمام وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت وصحبت میں بسر کرنا شروع کر دیا۔ اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ان مقدس الفاظ میں فرمایا :۔

ما احد من النّاس اعظم علینا	لوگوں میں سب سے زیادہ ہم پر وقت،
حقا فی صحبتہ ومالہ من ابن	مال کے اعتبار سے حق ابن ابی قحافہ
ابی قحافہ۔ (فضائل الصحابہ ۶۲)	(ابوبکر) کا ہے۔

چہرہ اقدس تکتے رہنے کی آرزو

ان کی دلی تمنّا وآرزو یہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ اقدس ہو اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں پسند ہیں، خوشبو، نیک خاتون اور نماز تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سنتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں۔ ان میں سے سرِ فہرست یہ ہے۔

النظر الی وجہ رسول اللہ	آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم	کو تکتے رہنا۔

(منبہات ابن حجر، ۳۱)

Marfat.com

روزانہ زیارت نہ کریں تو مر جائیں

بعض صحابہ کی محبّت و فریفتگی کا عالم یہ تھا اگر وہ روزانہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف نہ پاتے تو انہیں موت کا خوف لاحق ہو جاتا۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انی لاحبّك حتی انی لاذکرك	مجھے آپ سے محبّت ہے میں آپ
فلولا انی اجیئ بالنظر الیك	ہی کا تذکرہ کرتا رہتا ہوں۔ اگر میں
ظننت ان نفسی تخرج	حاضر ہو کر زیارت نہ کروں تو میرے
(طبرانی)	سانس رک جائیں۔

۲۔ امام شعبی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا :۔

واللہ یارسول اللہ لانت	خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ
احب الیّ من نفسی ومالی و	علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے اپنی جان، مال
ولدی واھلی ولولا انی اتیك	اولاد اور اہل سے زیادہ محبوب ہیں
فاراك لرائیت ان اموت	اگر میں آکر آپ کی (روزانہ) زیارت
	نہ کر پاؤں تو میری موت واقع ہو جائے

یہ عرض کرنے کے بعد وہ انصاری زار و قطار رو پڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے رونے کی وجہ پوچھی تو یوں گویا ہوئے۔

Marfat.com

بکیت ان ذکرت انک تموت وتموت فترفع مع النبیین وتکون نحن ان دخلنا الجنة دونك فلم یحر النبی صلی اللہ علیه وسلم الیه فانزل اللہ الایة ومن یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیهم۔

(المواهب اللدنیة ۲۷۹،۲)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ایک دن آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے اور ہم پر بھی موت آجائے گی جنت میں آپ انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند درجات پر فائز ہوں گے اور ہم اگر جنت میں گئے بھی تو آپ کے درجہ سے کہیں دور ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی جواب نہ دیا تو اللہ پاک نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

ومن یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیهم

لذّتِ دیدار کی وجہ سے آنکھیں نہ جھپکتے

صحابہ کرام کو آپ کے دیدار کی ایسی لذت نصیب ہوتی کہ وہ آپ کے دیدار میں اپنی آنکھوں کو جھپکنا بھی پسند نہ کرتے۔

امام طبرانی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک صحابی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔ جسے پڑھ کر انسان جھوم اٹھتا ہے۔

کان رجل عند النبی صلی اللہ علیه وسلم فینظر الیه

وہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پرانوار چہرہ اقدس کو اس طرح ٹکٹکی

Marfat.com

لا یطرف۔ باندھ کر دیکھ رہا تھا کہ نہ تو آنکھ جھپکتا تھا اور نہ کسی طرف پھیرتا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا:۔

مابالک؟ (میرے غلام) اس طرح دیکھنے کی کیا وجہ ہے؟

اس نے دست بستہ عرض کی:۔

بابی انت وانی اتمتع بك بالنظر الیك (ترجمان السنہ ۱/۳۶۵ بحوالہ طبرانی وابن مردویہ) یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کے خوبصورت چہرہ اقدس کی زیارت سے لطف اندوز اور لذت حاصل کر رہا ہوں۔

اس روایت میں ینظر الیہ لا یطرف (اس طرح دیکھ رہا تھا کہ آنکھ بھی نہ جھپکتا) اور انی اتمتع بك بالنظر (میں آپ کی زیارت سے لذت حاصل کر رہا ہوں) کے دونوں جملے بار بار پڑھیئے اور ان خوش بخت عشاق پر رشک کیجئے جن کی ہر ہر ادا نے انسانیت کو محبت و عشق کا پیغام دیا۔

سفر سے واپسی پر پہلے زیارت کرتے

صحابہ کرام کا یہ بھی معمول تھا جب وہ شہر مدینہ سے باہر کہیں سفر پر جاتے۔ واپسی پر گھر جانے سے پہلے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے، دیدار و زیارت کا شرف پاتے، سلام عرض کرتے اور پھر گھروں کی طرف جاتے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مبارک معمول کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

Marfat.com

كان المسلمون اذا قدموا من سفر بدؤا برسول الله صلى الله عليه وسلم فنظروا اليه وسلموا عليه ثم انصرفوا الى رحالهم۔

(المستدرک ۱۱۹/۳)

صحابہ جب کسی سفر سے واپس آتے تو پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے آپ کے دیدار کا شرف پاتے، سلام عرض کرتے اور پھر اپنے گھروں کی طرف جاتے۔

آپ کی یاد میں روتے

جو محبت و عقیدت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے صحابہ کو تھی اس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس کے سامنے لیلیٰ مجنوں کی محبت کوئی وقعت ہی نہیں رکھتی۔ آپ کے وصال کے بعد ان کی دنیا ویران و اجڑ گئی۔

سیّدنا ابوبکر صدیق کے وصال کا سبب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کا سبب بھی ہجر و فراق رسول اللہ ہی ہیں آپ کا جسم فرقت محبوب میں نہایت ہی لاغر و کمزور ہو چکا تھا۔

كان سبب موت ابي بكر الكمد على رسول الله صلى الله عليه وسلم فما زال جسمه يحوي حتى مات

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا سبب غم و وصال نبی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فراق میں آپ کا جسم نہایت ہی کمزور ہو گیا تھا

Marfat.com

(مسند ابی بکر الصدیق ۱۹۸)

مسکراہٹیں رخصت ہوگئیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد تمام صحابہ بالعموم مغموم رہتے حتیٰ کہ بعض نے مسکرانا ہی ترک کر دیا تھا حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سیدہ عالم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

مارائیت فاطمة رضی اللہ عنہا ضاحکة بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الطبقات ۸۴/۲)

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سیدہ فاطمہ کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔

اب دُنیا قابلِ دید نہ رہی

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب انھیں ان کے بیٹے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کی خبر دی تو اس وقت اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ آپ کے وصال کی خبر سنتے ہی نڈھال وغمزدہ ہوگئے اور بارگاہ ایزدی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اذھب بصری حتّٰی لا اری بعد حبیبی محمدا احدا" فکفت بصرہٗ۔ (المواھب اللدنیہ ۹۸/۲)

اے میرے اللہ میری آنکھوں کی بینائی اب ختم کر دے تاکہ میں اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے کو دیکھ ہی نہ سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان کی دعا قبول

Marfat.com

فرمالی اور ان کی بینائی ختم ہوگئی۔

مصطفےٰ کی یاد آگئی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے آپ مقام عرفات میں کھڑے ہوئے تھے جب سورج ڈوبنے کو قریب ہوا آپ نے اس کی طرف دیکھا۔

فبکی واشتد بکاء وتلا قول اللہ عزوجل اللہ الذی انزل الکتاب بالحق والمیزان وما یدریك لعل الساعة قریب

تو رو پڑے اور خوب روئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی تلاوت کیا۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے نازل فرمایا کتاب کو حق کے ساتھ اور میزان کو، اور تمہیں کیا معلوم کہ شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو۔

آپ کے ساتھیوں نے عرض کیا ہم آپ کے ساتھ یہاں کئی دفعہ ٹھہرے ہیں۔ آپ نے پہلے یہ عمل نہیں کیا جو آج کیا ہے۔ فرمانے لگے۔

ذکرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو واقف بمکانی ھذا۔ (المستدرک ۲ / ۴۸۱)

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آگئی۔ آپ بھی میرے والی اسی جگہ ٹھہرے تھے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو تمہاری دنیا اتنی باقی رہ گئی جتنا دن باقی رہ گیا ہے۔

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے

حضرت نعیم المجمر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں

Marfat.com

فمارأیت الحسن الا دمعت عینی۔ (ابونعیم ۲/۳۵)

میں جب بھی نواسۂ رسول کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔

تذکرہ ہوتے ہی رِقّت کا طاری ہونا

صحابہ کرام جیسے ہی اپنے کریم آقا کا تذکرہ کرتے یا سنتے تو ان پر رقت طاری ہوجاتی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں عاصم بن محمد العمری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔

ما سمعت ابن عمر ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا بکی (سیر اعلام النبلاء، ۳/۲۱۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہوتا ان پر رقت طاری ہوجاتی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور کے وصال کے بعد اپنی کیفیت کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

مامن لیلۃ الا وانا اری فیھا حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم شوبیکی۔

کوئی ایسی رات نہیں جب مجھے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ ہو یہ کہہ کر زار و قطار رو پڑتے۔

زیارت کے بغیر چین نہ پانے

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اقدس سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس قدر والہانہ لگاؤ اور محبت تھی

Marfat.com

کہ انھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے بغیر چین وسکون نہ ملتا اگر کچھ دن بغیر زیارت کے گذرتے تو وہ بیمار ہوجاتے۔ جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوجاتی انہیں قلبی اطمینان وسکون میسر آجاتا۔

جنّت میں آپ کی سنگت کیلئے دعائیں کرتے اور کرواتے

صحابہ کرام کی خوش نصیبی کہ انہیں اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف ملا وہ ہمیشہ یہ دعا کرتے، اے اللہ ہمیں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میسر فرما۔ اگر کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کچھ مانگنے کی دعوت دیتے تو اسی تمنا کا اظہار کرتے۔

۱۔ مسلم اور نسائی میں حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو کروایا کرتا تھا ایک مرتبہ آپ نے مجھے فرمایا اے ربیعہ۔

سلنی — مجھ سے مانگو (جو مانگنا ہے)

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

اسئلك مرافقتك فی الجنة — میرا سوال آپ سے جنت میں آپکی سنگت ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اوغیر ذلك — اس کے علاوہ بھی مانگو!

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ھوذاك — یہی کافی ہے

Marfat.com

آپ نے فرمایا !

فاعنی علی نفسك بكثرة السجود (مسلم ونسائی، باب فضل السجود)

کثرت سجدہ ریزی کے ساتھ اپنے لیے میری مدد کرو۔

۲۔ یہ دعا میں نے کبھی بھی ترک نہیں کی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ بیان کرتے ہیں ایک دن میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو فرمایا اے ابن ام عبد، اللہ سے مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور کا جب یہ جملہ سنا تو میں اور حضرت ابوبکر بڑی تیزی سے حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس پہنچے تاکہ سنیں وہ کیا دعا کرتے ہیں۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا میں کوئی اور دعا کروں یا نہ کروں مگر یہ دعا کبھی بھی میں ترک نہیں کرتا۔

اَللّٰھم انی اسئلك نعیما لا وقرة عین لا تنقد ومرافقة النبی صلی اللہ علیه وسلم محمد فی اعلیٰ الجنة جنة الخلد (فضائل الصحابة لاحمد) (۱/۱۰۰)

اے اللہ میں آپ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک جو ختم نہ اور جنت خلد کے اعلیٰ درجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنگت کا سوال کرتا ہوں

اب دنیاوی تکالیف کی کیا پرواہ

حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ غزوۂ احد کے موقعہ

Marfat.com

پر جب لوگ متفرق ہو گئے تو میں اور میری والدہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفاع کی خاطر آپ کے قریب ہوئے، آپ نے دیکھا تو فرمایا تیر پھینکو، میں نے آپ کے سامنے گھوڑے پر سوار کافر پر تیر پھینکا وہ گھوڑے کی آنکھ پر لگا۔ گھوڑا اپنے سوار سمیت نیچے گر پڑا۔ اوپر سے میں نے خوب تیر برسائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ منظر دیکھ کر مسکرائے اور دعائیں دینے لگے۔ میری والدہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ !

ادع اللہ ان نرا نقلک فی الجنۃ

دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ جنت میں آپ کی سنگت نصیب فرمائے۔

آپ نے یہ دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اجعل رفقائی فی الجنۃ

اے اللہ انھیں جنت میں میری سنگت عطا فرمادے۔

اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے میری والدہ کہنے لگیں۔

ما ابالی ما اصابنی من الدنیا

اب دنیاوی تکالیف کی کوئی پرواہ نہیں۔

(الطبقات، ۸/ ۴۱۵)

آپ کی رفاقت کیلئے اسلام لایا ہوں

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اسلحہ سے لیس ہو کر حاضر ہونے کا فرمایا۔ میں آپ کے فرمان کے مطابق اپنے ہتھیار اور اسلحہ سمیت حاضر ہو گیا۔ آپ اس وقت وضو

Marfat.com

فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھ پر نظر مبارک فرمائی، پھر سر اقدس نیچے کر لیا۔ اور فرمایا۔ اے عمر میں چاہتا تھا تمھیں ایک لشکر کا سربراہ بنا کر بھیجوں۔ جو خوب مال غنیمت حاصل کر کے واپس لوٹے گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

انی لم اسلم رغبۃ فی المال ولکنی اسلمت رغبۃ فی الاسلام وان اکون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	میں مال کی خاطر مسلمان نہیں ہوا میں نے دین اسلام کو پسند کیا ہے اور آپ کی ہر جگہ رفاقت و سنگت چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا عمر !

ان دونوں کے ساتھ ساتھ صالح مرد کے لیے صالح مال بھی بہتر ہوتا ہے۔ (المستدرک، ۲/ ۳)

Marfat.com

باب (۱۱)

اللہ کے نبی ہیں ہم سب صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے ہیں

Marfat.com

عمر میں زیادہ ہونے کے باوجود کبھی بھی اپنے آپ کو حضور سے بڑا نہ کہتے

صحابہ کرام کے اندر بہت سے افراد ایسے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں زیادہ تھے مگر ان کے ادب کا یہ عالم تھا جب کبھی بھی عمر میں زائد ہونے کے بات چلتی تو وہ اپنے آپ کو عمر میں بھی آپ سے بڑا ہونے کا کلمہ زباں پر نہ لاتے بلکہ یہی کہتے

بڑے رسول اللہ ہی ہیں

آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ سے عمر میں تین سال بڑے ہیں. مگر ان سے جب سوال ہوا۔

ایما اکبر انت ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تم میں سے کون بڑا ہے تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

انہوں نے جواباً کہا

ھو اکبر منی وانا ولدت قبلہ (المستدرک ۳/۳۶۲)

بڑے رسول اللہ ہی ہیں اگرچہ میں پہلے پیدا ہوا ہوں۔

بڑے آپ ہی ہیں البتہ میں عمر رسیدہ ہوں۔

عبدالملک بن مروان نے حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

انت اکبر ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

انہوں نے کہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی وانا اسن منہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں البتہ میں آپ سے عمر رسیدہ ہوں۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱ : ۱۴۳)

Marfat.com

حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی مذکورہ صحابی سے یہی سوال کیا تو انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔

اکبر منی وانا اقدم منہ فی المیلاد۔ (الدر المنظم، ۲)

ہی بڑے ہیں. ہاں میں پیدا پہلے ہوا ہوں۔

آپ ہی بڑے اور افضل ہیں

امام بغوی اور امام ابن مندہ نے عمر بن عثمان کے حوالے سے منقول ہے کہ سعید بن یربوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا. ہم میں سے کون بڑا ہے۔

ایما اکبر انا او انت ؟ میں بڑا یا تم ؟

تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ

انت اکبر واخیر منی وانا اقدم سنًا (الاصابہ ۲/۵۱) بڑے اور افضل آپ ہی ہیں بندہ صرف عمر رسیدہ ہے۔

آپ ہی معزز و بڑے ہیں

مختار قول کے مطابق سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقریبًا اڑھائی سال چھوٹے ہیں مگر بعض روایات کے مطابق ان کی ولادت حضور سے پہلے کی ہے۔

حضرت یزید بن اصم سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے پوچھا :

انا اکبر او انت ؟ میں عمر میں بڑا ہوں یا تم ؟

Marfat.com

عرض کرنے لگے :

انت اکبر واکرم وآنا اسن منك (کنزالعمال ۱۲/۵۳۰)

آپ ہی بڑے اور معزز ہیں۔ ہاں میں عمر رسیدہ ضرور ہوں۔

بابی وامی یارسول اللہ

(میرے ماں باپ یارسول اللہ آپ پر قربان)

جس طرح اللہ ورسولہ اعلم (اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں) صحابہ کی گفتگو کا حصہ تھا۔ اسی طرح "بامی وامی یارسول اللہ" کہنا بھی ان کے کلام کا حصہ تھا یعنی جب بھی آپ کے ساتھ ہمکلام ہوتے۔ کچھ عرض کرتے تو کہتے یارسول اللہ آپ پر میرے والدین فدا ہوں۔

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرض وصال منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو یہ اختیار فرمایا ہے کہ وہ اس دنیا میں رہنا پسند کرے یا اپنے رب کے ہاں جانا پسند کرے، اس بندے نے اپنے رب کے ہاں جانا پسند کر لیا ہے۔ یہ گفتگو سنتے ہی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زار وقطار روئے اور عرض کیا :

فدیناک یا باٹنا وامہاتنا

یارسول اللہ ہمارے آباؤ اور امہات آپ پر فدا ہوں۔

لوگ حیران ہو کر کہنے لگے رسول اللہ تو کسی اور آدمی کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے آپ کی ذات اقدس مراد لے کر

Marfat.com

یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ آپ پر میرے آباء و اُمہات قربان ہوں، حالانکہ واقعۃً مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہی تھی اور سیدنا ابوبکر ہم سب سے زیادہ عالم تھے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، ۵۴۶)

سنن دارمی کے الفاظ ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ ارشاد فرمایا:

فلم یفطن لها احد غیر ابی بکر فذرفت عیناہ فبکی	تو ابوبکر کے علاوہ اسے کوئی نہ سمجھ سکا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ زار و قطار رو پڑے

اور یوں عرض کرنے لگے:

بل نفدیك بابائنا وامهاتنا أنفسنا واموالنا یارسول اللہ	آقا آپ پر ہمارے اباء، امہات ہمارے نفوس اور ہمارے اموال قربان ہوں۔

(سنن الدارمی ۱/۳۸)

۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے میرے والد گرامی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ نے فرمایا: انتظار کرو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت آنے والی ہے عرض کرنے لگے:

اوترجو ذلك بابی انت وامی؟	میرے ماں باپ فدا ہوں جلدی امید ہے؟

آپ نے فرمایا ہاں، جلد اجازت ہونے والی ہے۔ اس کے بعد والد گرامی نے دو اونٹنیاں پالنی شروع کر دیں تاکہ ہجرت کے وقت وہ کام آسکیں۔ ایک دن ہم دوپہر کے وقت گھر میں بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک

Marfat.com

اطلاع ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ ابوبکر سن کر کہنے لگے:

فداء لک ابی وامی ان جاء بک فی هذه الساعة لامر۔

آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں اس وقت کونسا معاملہ آپ کو یہاں لے آیا؟

آپ نے تشریف فرما ہو کر فرمایا، ابوبکر یہاں جتنے لوگ ہیں انہیں باہر بھیج دو، میں نے نہایت اہم معاملہ پر گفتگو کرنی ہے۔ ابوبکر نے عرض کیا:۔

انما هو اهلك بابی انت وامی یارسول اللہ۔

یا رسول اللہ میرے باپ قربان یہ تمام آپ کے غلام ہیں

حضور نے فرمایا ابوبکر ہجرت کی اجازت آچکی ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر عرض کرتے ہیں۔

فالصحابة بابی انت یا رسول اللہ

آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آقا مجھے بھی آپ کے ساتھ ہجرت اجازت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں تم بھی میرے ساتھ ہجرت کرو گے، عرض کرنے لگے۔

فخذ بابی انت یا رسول اللہ احدی راحلتی هاتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالثمن۔ (مسند احمد ۷/۲۸۳)

یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں ان دو سواریوں میں سے ایک آپ کیلئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے نہیں لوں گا میں اس کی قیمت ادا کروں گا۔

Marfat.com

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابی ابی بن کعب سے فرمایا، ابی میں تجھے قرآن کی سورت سنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ

امرت بذالك بابی انت (المستدرک ۲ / ۲۸۱)

آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، کیا آپ کو یہ حکم دیا گیا ہے ؟

فرمایا ہاں، اللہ تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے انہیں سورۃ البینہ سنائی۔

میں قربان جاؤں

اکثر اوقات بابی انت وامی یارسول اللہ کہتے، بعض اوقات یہ کلمات بھی کہتے "آقا آپ پر میں قربان جاؤں۔

۱۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا تو میں نے عرض کیا :

لبیک وسعدیك یارسول اللہ واتا فداك (ابوداؤد ۲/۳۵۲)

میں قربان جاؤں یارسول میں حاضر ہوں۔

۲۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو فرمایا عائشہ تیری قوم میری اُمت میں میرے ساتھ جلد لاحق ہوگی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ :

جعلنی اللہ فداك

اللہ تعالےٰ مجھے آپ پر فدا فرمائے۔

Marfat.com

آپ نے داخل ہوتے ہوئے کیا فرمایا ہے تو وہ جملہ دوبارہ دہرایا۔
(مسند احمد ۷/۱۳۱)

۳۔ آپ ہی سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے تمام حیاتِ مبارکہ کبھی مسلسل دو دن جَو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی، آپ کے فاقہ کی حالت دیکھ کر رو پڑا کرتی اور اپنا ہاتھ بطن اقدس پہ پھیرتی ہوئی کہا کرتیں یہ فاقہ کی وجہ سے کس قدر دب گیا ہے۔ ایک دن میں نے یہ کیفیت دیکھ کر عرض کیا

نفسی لک الفداء لو تبلغت من الدنیا لما یقوتک	میں قربان جاؤں آقا اس دنیا سے آپ اتنا تو قبول فرمایئے جو جسمانی قوت کے لیے کافی ہو۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ مجھے دنیا سے کیا کام؟ میرے بھائی اولوالعزم رسول تو اس سے سخت حالت پر صبر کیا کرتے تھے۔ (الشفاء ۱/۱۸۴)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں یوں عرض گذار ہوئے۔

جعلنی اللہ فداک یا رسول اللہ (کنز العمال، ۷۰۳۷۸)	یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا فرمائے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن انیس الجہنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے، انہوں نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا۔ میں شہر مدینہ سے دور رہتا ہوں مجھے آپ کسی رات کے بارے میں

Marfat.com

فرمادیں تاکہ میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر کے برکات حاصل کروں، ساتھ یہ کلمات بھی کہے :

جعلنی اللہ فداك (کنز العمال، ۳۷۲۶۲) — اللہ تعالےٰ مجھے آپ پر فدا فرمادے۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی چٹائی پر آرام کرتے جس کے نشان آپ کے جسم اطہر پر دکھائی دیتے۔ ایک دن میں نے عرض کیا۔

بابی انت وامی الا اذ ننتنا فنبسط لك شیئًا یقیك منه تنام علیه ؟ — یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ ہمیں اجازت دیں تاکہ ہم اس سخت چٹائی پر کوئی ایسی شئی بچھا دیں جو آپ کے جسم کو اس سے محفوظ رکھے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مالی والدنیا ما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا۔ (شمائل الرسول لابن کثیر ۱/۱۱۳) — میرا دنیا سے کیا تعلق؟ میرا اور دنیا کا یہ تعلق ہے جیسے کوئی مسافر کسی درخت کے سایہ تلے کچھ دیر رکتا ہے پھر اپنی منزل کی طرف گامزن ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑ جاتا ہے۔

۵۔ خادم رسول حضرت ابو مویہبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ ایک دن حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ حبیب اہلِ بقیع کے لیے دعا کرو۔ تم میرے ساتھ چلو۔ رات کا وقت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ قبور کو سلام فرمایا اور ارشاد

Marfat.com

فرمایا تم دنیا والوں سے بہتر ہو۔ دنیا میں تو اس تاریک رات کی طرح فتنوں کی بھرمار ہے۔ پھر آپ میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اے ابو قد اوتیت بمفاتیح خزائن الدنیا والخلد فیها ثم الجنة فخیرت بین ذلک وبین لقاء ربی۔

مجھے تمام دنیا کے خزانوں کی چابیاں اور اس میں دائماً رہنے کا، پھر جنت کا اختیار دیا گیا ہے تو میں نے اپنے رب کی ملاقات کو ترجیح دی ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بابی انت وامی خذ مفاتیح خزائن و الخلد فیها ثو الجنة

میرے والدین فدا ہوں آپ خزائن کی چابیاں اور دنیا میں ہمیشہ رہنے پر جنت کو اختیار فرما لیتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لا واللہ یا ابو مهیبة لقد اخترت لقاء ربی۔

اے ابو مویہبہ نہیں اللہ کی قسم میں نے اپنے رب کی ملاقات کو اختیار کر لیا ہے۔

اس کے بعد آپ نے اہل بقیع کے لیے دعا فرمائی اور وہاں سے واپس لوٹے۔ اس روز آپ کا مرض وصال شروع ہو گیا تھا۔

(سنن الدارمی۔ ۱/۳۸)

۶۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (معراج سے واپسی پر) فرمایا۔ میں نے جنت میں خوبصورت محل دیکھا۔ اس کے صحن میں ایک خاتون بھی تھیں۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے۔ فرشتوں نے بتایا یہ آپ کے عمر کا مکان ہے۔ میں نے چاہا کہ

Marfat.com

اس کے اندر جاکر اسے دیکھوں۔ مگر اے عمر مجھے تیری غیرت یاد آگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔

بابی وأمی یارسول اللہ اعلیک اغار۔ (البخاری ۱/۵۲۰)

یارسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں میں آپ پر غیرت کیسے کھا سکتا ہوں؟

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک صحابی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے زادِ راہ کے بارے میں فرمایئے۔ آپ نے دعا دی۔

زودک اللہ التقویٰ

اللہ تعالیٰ بصورت تقویٰ تجھے زادِ راہ عطا فرمائے۔

اس نے عرض کیا آقا اس میں اضافہ فرمایئے۔ آپ نے یہ دعا دی۔

وغفر ذنبک

اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے

عرض کرنے لگا۔

زدنی بابی انت وامی

میرے ماں باپ فدا ہوں اور اضافہ فرمایئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا دی

ویسر لک الخیر حیثما کنت (المستدرک ۲/۱۰۷)

جہاں بھی تو رہے تیرے لیے نیکی خوشی کا باعث بنے۔

Marfat.com

باب ⑫

صحابہ کرام اور جذبۂ شہادت

Marfat.com

اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس تربیت سے ان کے دلوں میں فقط اللہ تعالےٰ کا خوف تھا۔ وہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے ہرگز خوف نہ کھاتے۔ حتیٰ کہ وہ شہادت کے وقت نماز مختصر کر دیتے۔ تاکہ دشمن یہ گماں نہ کرے کہ یہ خوف کی وجہ سے نماز لمبی کر رہا ہے۔

بوقت شہادت نماز مختصر کر دیتے

اگر دشمن غالب آجاتا اور انہیں شہید کرنے سے پہلے پوچھا جاتا کہ تمہاری آخری خواہش کیا ہے تو وہ کہتے ہمیں اپنے خالق و محبوب حقیقی کے حضور سر بسجود ہونے کی اجازت دی جائے تاکہ درجۂ شہادت پر فائز ہونے پر اپنے رب کا شکر ادا کریں۔ اگر دشمن اجازت دے دیتے تو نماز مختصر کر دیتے اور کہہ دیتے جی تو چاہ رہا تھا اپنے رب کے حضور طویل رکوع و سجود کروں مگر اس خوف سے نماز مختصر کر دی کہیں تم یہ نہ سوچو کہ یہ موت کے ڈر اور خوف کی وجہ سے نماز لمبی کر رہا ہے۔

۱۔ کفار جب خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے جب مقام شہادت پر پہنچے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

دعونی اصلی رکعتین۔ اگر موقعہ دو تو میں اپنے خالق کے

Marfat.com

حضور دو رکعت نماز ادا کریں۔
انہوں نے اجازت دے دی، آپ نے دو رکعتیں رب کے حضور ادا کیں اور فرمایا :-

واللہ لولا ان تحسبوا ان مابی جزع لزدت
(البخاری، ۲/ ۲۵۹)

اللہ کی قسم اگر تمہارے ذہن میں یہ نہ ہوتا کہ یہ ڈر گیا ہے تو میں نماز میں اضافہ کرتا۔

اپنے مالک کی رضا کیلئے شہادت

اس کے بعد یہ اشعار پڑھے

فلست ابالی حین اقتل مسلما علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی

(کوئی افسوس نہیں جب میں حالت اسلام میں شہید کیا جا رہا ہوں۔ اب میں بارگاہِ الٰہی میں جس طرف بھی گروں)

وذلک فی ذات الالہ وان یشاء یبارک فی اوصال شلو ممزع

(یہ سب کچھ معبود برحق کی خاطر ہے جو میرے جسم کے ٹکڑوں کو جمع فرما کر برکت سے نواز سکتا ہے)

۲۔ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ جو فضلاء صحابہ میں سے ہیں ان کے بارے میں بھی منقول ہے جب دشمن انہیں قتل کرنے لگے تو آپ نے بھی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کے حضور ادا کیں، اختصار سے کام لیا اور فرمایا

لولا ان تظنوا بی غیر الذی بی لاطلتہما (اسد الغابہ ۱/ ۴۱۲)

اگر تم میرے بارے میں وہ گمان کرتے جو میرے ذہن میں نہیں تو میں اپنے رب کے حضور طویل سجدہ ریزی کرتا

Marfat.com

شہادت کے وقت نماز ادا کرنے کے بارے میں امام محمد بن سیرین سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا :-

صلاھما خیبب وحجر وھما فاضلان (اسد الغابہ ۱/۱۶۲)

حضرت خبیب اور حضرت حجر رضی اللہ عنہما نے شہادت کے وقت دو رکعتیں ادا کی تھیں اور دونوں ہی شریعت کے بڑے ماہر تھے۔

حالت جنگ میں نیند

ان کا غیر اللہ سے بے خوفی کا یہ عالم تھا کہ سخت گھمسان کی جنگ میں بھی انہیں نیند آجاتی۔ حضرت ابو طلحہ زید بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

غشینا النعاس ونحن فی مصافنا یوم احد قال فاجعل سیفی یسقط من یدی واخذہ ویسقط واخذہ (البخاری ۲/۵۵۷)

احد کے دن ہم جنگی صفوں میں تھے ہمیں نیند نے آگھیرا۔ میری تلوار بار بار ہاتھ سے گرتی اور میں اسے سنبھالتا۔

دوسرے مقام پر روایت کے الفاظ ہیں۔

کنت فیمن تغشاہ النعاس یوم احد حتیٰ سقط سیفی من یدی مراراً یسقط واخذہ یسقط واخذہ (البخاری ۲/۵۸۲)

احد کے دن میں ان لوگوں میں سے ہوں جن پر نیند نے غلبہ کر لیا۔ میری تلوار ہاتھ سے کئی دفعہ گری اور میں نے اسے کئی دفعہ سنبھالا۔

Marfat.com

خندق کھودتے ہوئے نیند

غزوۂ خندق کا موقعہ کتنا خوفناک تھا مگر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ خندق کھودتے ہوئے سو گئے۔ اتنی گہری نیند سوئے کہ دوسرے صحابی نے ان کے تمام ہتھیار اتار دیئے مگر ان کو اس کا علم تک نہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس حال میں دیکھا تو مسکرا پڑے پھر ان کو جگاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

قم یا ابا رقاد — اے نیند کے باپ اُٹھو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنتے ہی ان کی آنکھ کھل گئی۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

صحابہ کرام کی دلی آرزو ہوتی ہم اللہ و رسول کے دین کی خاطر اپنا تن من دھن ہر شئے لوٹا دیں۔ اسی خاطر جب انھیں شہادت نصیب ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے پکار اُٹھتے۔ اب ہمیں کامیابی نصیب ہوئی ہے۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے ماموں حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں جب بئرِ معونہ کے موقعہ پر نیزوں سے زخمی ہوئے تو انہوں نے اپنا خون ہاتھ میں لیا

فنضحه علی وجهه و رأسه ثم قال فزت ورب الکعبة (البخاری، ۲، ۵۸۷)

اپنے چہرے اور سر پر ملا اور کہا رب کعبہ کی قسم آج مقصد میں کامیابی نصیب ہوئی۔

Marfat.com

۲۔ سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قرباں گیا

امام ابن اسحاق نقل کرتے ہیں غزوۂ احد میں جب دشمن کا سخت حملہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

من رجل یشتری لنا نفسه ؟ آج کون ہے جو ہم پر اپنی ذات قربان کر دے ۔

حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ اپنے پانچ انصاری ساتھیوں سمیت حاضر خدمت ہو گئے۔ بعض اہلِ سیر نے اس صحابی کا نام عمارۃ بن یزید بن سکن لکھا ہے۔ یہ لوگ حضور کے دفاع میں ڈٹ گئے۔ ایک شہید ہوتا دوسرا آگے آجاتا۔ حتیٰ کہ حضرت زیاد رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے۔ یہ بھی سخت زخمی ہو چکے تھے۔ اتنے میں مسلمان مجاہدین پہنچ گئے۔ لہٰذا دشمن پیچھے ہٹ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زیاد کے بارے میں فرمایا :۔

ادنوہ منی فادنوہ فوسد قدمه فمات وخده علی قدم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم (السیرۃ النبویہ لابن جبان ۲۲۳) اسی حال میں ہوا کہ ان کے رخسار قدم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ تھے۔

انہیں میرے قریب کرو۔ صحابہ نے ان کے جسم کو قریب کر دیا آپ نے انہیں سہارا عطا فرمایا۔ ان کا وصال

امام اہل محبت مولانا احمد رضا قادری نے ایسی موت کے بارے میں کیا خوب کہا ؎

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

Marfat.com

انھیں شراب سے بڑھ کر شہادت میں لذّت ہے

راہِ خدا میں جان کا نذرانہ پیش کرنے میں جو لذت انھیں نصیب ہوتی وہ کائنات کی کسی شئے میں نہ تھی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہلِ فارس کی طرف جو خط تحریر فرمایا۔ اس میں انہوں نے صحابہ کی شہادت کی سرشاری کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا جیسے تمھیں شراب میں لذت ملتی ہے ان کو اس سے کہیں بڑھ کر راہِ خدا میں کٹنے میں مزہ آتا ہے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا خط پڑھیے اور سوچئے کیا ہم اس راہ کے مسافر ہیں؟

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہلِ فارس کے نام یہ خط تحریر فرمایا :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اللہ کے نام سے ابتدا جو رحمٰن و رحیم ہے
من خالد بن ولید الی رستم	یہ خط خالد بن ولید کی طرف سے
ومھران فی ملأ فارس سلام	اہل فارس رستم و مہران کی طرف ہے
علی من اتبع الھدیٰ اما بعد	سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو
فانا ندعوکم الی الاسلام	قبول کر لیا۔ ہم آپ کو اسلام کی
فان ابیتم فاعطوا الجزیۃ	دعوت دے رہے ہیں۔ اگر تم نے انکار
عن ید وانتم صاغرون	کیا تو تمہیں پست ہو کر جزیہ دینا
فان معی قوما یحبون القتل	ہوگا۔ کیونکہ میرے ساتھ ایسے لوگ
فی سبیل اللہ کما یحب فارس	ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کو اس
الخمر والسلام علیٰ من اتبع	طرح محبوب جانتے ہیں جیسے اہل فارس

Marfat.com

الھدیٰ
(مشکوٰۃ المصابیح ۳۴۲)

شراب کو، اور سلامتی ہو ہر اس شخص کے لیے جس نے اسلام کی اتباع کر لی۔

صبح و شام صحابۂ کرام کی دُعا

حضرت عیادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مقوقس کو اہل اسلام کے ان اعلیٰ جذبات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا :

وما منا رجل وھو یدعو ربہ صباحا ومساءا ان یرزقہ الشھادۃ والا یردہ الی بلدہ ولا الی ارضہ ولا الی اھلہ وولدہ ولیس لاحدمنا ھم فیما خلفہ وقد استودع کل واحدمنا ربہ اھلہ وولدہ وانما ھمنا ما امامنا۔ (فتوح مصر، ۵۴)

ہم سے ہر آدمی صبح و شام اپنے رب سے شہادت مانگتا ہے اور وہ اپنے شہر وطن اور اہل و اولاد کی طرف واپس نہیں جانا چاہتا اور ہم میں سے کسی کا پیچھے چلنے کا کوئی ارادہ نہیں، بلکہ ہر ایک اپنے اہل اور اولاد کو رب کے حوالے کر چکا ہے اور ہمارا ارادہ صرف آگے بڑھنا ہے۔

میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو

حافظ ذہبی حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں جب معرکۂ نہاوند میں دونوں طرف سے فوجیں سامنے آئیں تو اپنے دوستوں سے فرمانے لگے۔

Marfat.com

میں ایک دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو اس کے بعد یہ دعا کی۔

اللّٰھم ارزقنی الشھادۃ بنصر المسلمین	اے اللہ مجھے مسلمانوں کی مدد کرتے ہوئے شہادت عطا فرما۔
لوگوں نے آمین کہی	
فکان النعمان اول صریع (تاریخ الاسلام، ۲۲۵)	اس دن نعمان سب سے پہلے شہید ہوئے۔

الکامل میں ان کی دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

اللّٰھم اعز دینک وانصر عبادک واجعل النعمان اول شھید الیوم علی اعزاز دینک وانصر عبادک (الکامل فی التاریخ ۳/۵)	اے اللہ اپنے دین کی عزت دے، اپنے بندوں کی مدد فرما اور آج اپنے دین کی عزت اور اپنے بندوں کی مدد میں نعمان کو سب سے پہلے شہادت کی نعمت عطا فرما۔

مجھے اٹھا کر دشمن کے باغ میں پھینک دو

امام طبری نقل کرتے ہیں معرکۂ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے لشکر نے میدان سے بھاگ کر ایک باغ میں پناہ لے لی جس کی چار دیواری تھی، دروازہ بند کر لیا۔ ان میں اللہ کا دشمن مسیلمہ کذاب خود بھی موجود تھا اب معاملہ یہ درپیش تھا کہ اس باغ کے دروازہ کو کس طرح کھولا جائے تو حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ معاملہ کوئی مشکل نہیں۔

یامعشر المسلمین القونی علیھم فی الحدیقۃ	اے مسلمانو: مجھے ان پر باغ میں اٹھا کر پھینک دو۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں

Marfat.com

ارمونی علیھم فی الحدیقة مجھے ان پر باغ میں پھینک دو۔
ساتھیوں نے عرض کیا ایسا نہ کرو لیکن آپ نے فرمایا
واللہ لتطرحنی علیھم فیھا اللہ کی قسم تم مجھے ان پر ضرور پھینکو۔
ساتھیوں نے آپ کو اٹھا کر باغ کی دیوار کے اوپر چڑھا دیا۔ وہاں سے اچانک ان پر آپ حملہ آور ہو گئے، وہ بھاگے، آپ نے نیچے چھلانگ لگادی، دروازہ کھولنے تک لڑائی لڑے۔ ان سے لڑتے لڑتے دروازے تک پہنچے اور اسے کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔

ودخل المسلمون علیھم فیھا اور مسلمان باغ میں داخل ہو گئے
فاقتلوا حتی قتل اللہ مسیلمة اور دشمنوں کو قتل کیا حتی کہ اللہ تعالےٰ
عدو اللہ۔ (تاریخ طبری ۳/۲۹۰) نے اپنے دشمن مسیلمہ کو قتل کروادیا۔

قلعہ کے اندر سیڑھی کے ذریعے میں جاتا ہوں

اسی مدرسۂ محبت کے فارغ التحصیل ایک اور طالب علم کی روئیداد محبت سنیئے۔ امام عبدالحکیم نقل کرتے ہیں جب مصر میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جہاد کرتے ہوئے داخل ہوئے تو کفار ایک قلعہ میں داخل ہو گئے اور اس کا دروازہ بند کر لیا، جسے فتح کرنا بڑا دشوار تھا، لشکر اسلام میں سے ایک دیوانۂ اسلام حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا :-

انی اھب نفسی للہ وارجو میں اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اس امید پر
ان یفتح بذلک علی المسلمین کہ وہ اس عمل کی وجہ سے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائیگا
فرمایا تم سیڑھی تھامو میں اوپر چڑھتا ہوں جب میں نعرۂ تکبیر بلند

Marfat.com

بلند کروں تو تم تمام اجتماعی طور پر نعرہ لگاتا تاکہ دشمن محسوس کرے کہ اجتماعی طور پر حملہ ہوگیا ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے منع بھی فرمایا کہ سیڑھی ٹوٹ جائے گی تم ایسا نہ کرو مگر محبت کہاں مانتی ہے؟

فلما اقتحم الزبیر وتبعه من تبعه وکبر وکبر من معه واجابهم المسلمون من خارج لا ریب ان اهل الحصن ان العرب قد اقتحموا جمیعاً فهربوا فصعد الزبیر واصحابه الی باب الحصن ففتحوه واقتحم المسلمون الحصن۔

(فتوح مصر واخبارها، ۵۲)

حضرت زبیر سیڑھی پر چڑھے کچھ اور اہل محبت بھی۔ انہوں نے اللہ کا نام بلند کیا اور ساتھیوں نے بھی۔ باہر سے دیگر مسلمانوں نے بھی اجتماعی نعرہ لگایا۔ قلعہ والوں کو یقین ہوگیا کہ تمام لشکر سیڑھی کے ذریعے چڑھا آیا ہے لہٰذا وہ بھاگ نکلے۔ حضرت زبیر اور ان کے ساتھی قلعہ کے گیٹ تک جا پہنچے اور اسے کھول دیا اور تمام مسلمان اندر داخل ہوگئے

دنیا کی کوئی طاقت انھیں جھکا نہ سکی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

امایأتینکم منی هدیً فمن تبع هدای فلاخوف علیهم ولاهم یحزنون۔ (البقرہ)

اب میری طرف سے تمہارے پاس تعلیمات آئیں جس نے میری ہدایت کی پیروی کرلی ان پر کوئی خوف اور حزن نہ ہوگا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیهم ولاهم یحزنون ۝ الذین امنوا وکانوا یتقون

(سورۂ یونس)

سنو اللہ کے دوستوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں۔ یہ لوگ صاحب ایمان اور صاحب تقویٰ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

ان دونوں مقامات پر دو باتیں بیان ہوئی ہیں۔

۱۔ اللہ کا دوست وہی ہو سکتا ہے جو تعلیمات شریعت کے تابع ہو کر زندگی بسر کرے۔ اس کا صاحب ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب تقویٰ ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص شریعت کی اتباع نہیں کرتا۔ تو اگرچہ وہ ہواؤں میں اڑتا ہوا اور سمندروں میں تیرتا ہوا نظر آئے وہ اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں ہو سکتا جب اللہ تعالےٰ نے اپنے دوست کی خود علامات بیان فرما دی ہیں تو اس کے بعد کسی اور کو اس کا دوست قرار دینا سراسر زیادتی اور سراسر گمراہی ہے۔

۲۔ جب دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف گھر کر لے تو پھر اس میں کسی اور کا خوف ہرگز نہیں رہ جاتا، سب سے ڈراؤنا دھماکہ قیامت کا ہے اس کے بارے میں بھی فرما دیا اس سے دوسرے ڈریں گے مگر اللہ والوں کا حال یہ ہوگا۔

لا یحزنھم الفزع الاکبر — انہیں وہ بڑا دھماکہ بھی گھبراہٹ میں نہیں ڈالے گا۔

جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے کر لے

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل آنے والے جادوگروں کے ایمان کا واقعہ بیان کیا۔ اس میں بھی آپ ملاحظہ کر لیں جب وہ ان کے دل ایمان سے خالی تھے، تو وہ فرعون سے کہہ رہے تھے۔

ان لنا لاجرًا ان کنا من الغالبین۔ — ہمیں کیا اجر (وانعام) ملے گا اگر ہم غالب آجاتے ہیں۔

اس نے یہ لالچ دیا۔

Marfat.com

قال نعم وانکم لمن المقربین کہا ہاں تم سب مقرب بن جاؤ گے۔
یعنی تمہاری حسب خواہش وزارت وسفارت اور مال ودولت
دوں گا۔

مگر انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سچائی کا علم ہوگیا وہ ایمان لے آئے، جیسے ہی ان کے دل میں ایمان کی بہار آئی تو اب وہی فرعون دھمکی دیتا ہے۔ میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر پھانسی لٹکا دوں گا تمہیں ذلیل ورسوا کر کے مار دوں گا۔ اب ان کا جواب سنیئے :

فاقض ما انت قاض انما تو جو تو کر سکتا ہے کر لے۔ تو صرف
تقضی ھذہ الحیوۃ الدنیا اس دنیاوی زندگی میں ہی حکم چلا سکتا ہے

ہمیں اب تیرے مار ڈالنے کی فکر نہیں رہی بلکہ اب یہ فکر کھائے جا رہی ہے۔ اپنے رب کے حضور کیسے پیش ہوں گے۔

انا نطمع ان یغفر لنا خطٰیٰنا ہم امیدوار ہیں اللہ ہمارے گناہ معاف کر دیگا۔

Marfat.com

باب ⑬

صحابہ اور اہلِ علم کی قدر و منزلت

Marfat.com

اہلِ علم کی قدر کرنے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کی اس خوبصورت منہج پر تربیت فرمائی کہ وہ اہلِ دنیا کی قدر ہی نہ کرتے بلکہ وہ ہمیشہ اہلِ علم و فضل کی قدر و منزلت کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس نے حضرت زید کی رکاب پکڑ لی

حضرت عمرو بن دینار سے منقول ہے حضرت ابن عباس اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما ایک جنازہ میں شریک ہوئے جب حضرت زید رضی اللہ عنہ واپس جانے کے لیے سوار ہونے لگے۔

اخذ ابن عباس برکابہ	حضرت ابن عباس نے ان کی رکاب تھام لی۔

حضرت زید ان کے احترام و تکریم کی وجہ سے کہنے لگے بھتیجے ایسا نہ کرو، آپ نے کہا

ھکذا یصنع بالعلماء (المستدرک، ۳/۴۸۴)	اہل علم کی اسی طرح قدر و عزت کرنی چاہیئے۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت زید نے ان کے احترام کی وجہ سے کہا۔

خل عنہ یا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اے حضور کے چچا زاد ایسا نہ کرو رکاب چھوڑ دو۔ انہوں نے کہا۔

Marfat.com

هکذا نفعل بالعلماء
حضرت زید نے کہا
فقبل ید ابن عباس وقال
هکذا امرنا ان نفعل باهل
بیت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
(شرح الشفا ۲/۸۵)

ہم علماء کے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں۔
حضرت ابن عباس کا ہاتھ چوما اور
کہا ہمیں بھی اہل بیت نبی کے ساتھ
اس انداز سے پیش آنے کی تعلیم
دی گئی ہے۔

حضرت فاروق اعظم اور ابن عباس کی قدر و منزلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دیگر صحابہ سے عمر میں بہت چھوٹے تھے مگر جب کوئی معاملہ در پیش ہوتا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ انہیں مشورہ میں ضرور شریک کرتے۔ حتیٰ کہ بدری صحابہ پر بھی ترجیح دیتے کچھ صحابہ نے اس کی حکمت پوچھی تو آپ نے فرمایا حضور کی دعا کی وجہ سے علم میں جو ان کا مقام ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں۔ اس لیے میں انہیں یہ مقام دینا چاہتا ہوں حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں۔

كان عمر يدخلني مع اشياخ
بدر فقال بعضهم لو تدخل
هذا الفتى معنا ولنا ابناء
مثله فقال انه ممن قد
علمتم۔

حضرت عمر مجھے شیوخ بدر کے
ساتھ مجلس میں شریک کرتے ایک
صحابی نے کہا آپ انہیں کیوں ترجیح
دیتے حالانکہ یہ ہمارے بچوں کی عمر
کے ہیں فرمایا اس وجہ سے جو تم
جانتے ہیں۔

Marfat.com

یعنی ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا
فرمائی ہوئی ہے۔
اس کے بعد آپ نے ایک عملی ثبوت فراہم کرنے کے لیے انھیں
بھی بلایا اور مجھے بھی اور سورۃ النصر (اذا جاء نصر اللہ والفتح)
کی تلاوت فرمائی اور کہا تم میں سے ہر کوئی اس مبارک سورۃ کا مفہوم
بیان کرے، بعض نے یہ بیان کیا، اس میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب
تمہیں فتح و نصرت حاصل ہو تو اللہ کی حمد اور اس سے استغفار کرو۔
بعض نے کہا ہم جانتے ہی نہیں، بعض خاموش رہے۔ اس کے بعد
آپ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:

اکذالک تقول؟ قلت لا — جو مفہوم بیان ہوا ہے تمہاری بھی یہی رائے ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، میری یہ رائے ہے۔

فرمایا تمہاری رائے کیا ہے؟ اس سے آگاہ کیجیے۔

قلت ھو اجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ اللہ لہٗ اذا جاء نصر اللہ والفتح فتح مکۃ فذالک علامۃ اجلک فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توّاباً۔

میں نے عرض کیا اس سورت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے وصال کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔ فتح سے مراد فتح مکہ ہے یعنی یہ آپ کے وصال کی علامت ہے۔ آپ کے رب کی حمد و ثنا اور اس سے استغفار کرتے ہوئے وصال کی تیاری کیجیے۔

Marfat.com

اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

ما اعلم منها الا ما تعلم — اس سورۃ کا مفہوم جو تم نے بیان کیا ہے میں بھی یہی جانتا ہوں۔

(البخاری، ۲ : ۶۱۵)

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی آیت مبارکہ ایود احدکم ان تکون لہٗ جنّۃ کے بارے میں صحابہ سے کہا :

فیم ترون هذه الاٰیة نزلت — یہ آیت مبارکہ کس بارے میں نازل ہوئی

انہوں نے جواباً کہا :

اَللّٰہُ اعلم — اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

آپ نے ناراض ہو کر فرمایا تم واضح طور پر کیوں نہیں کہتے۔

نعلم او لا نعلم — ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے

حضرت ابن عباس کہنے لگے امیر المؤمنین میرے ذہن میں اس کا مفہوم ہے آپ نے فرمایا :

یا ابن اخی قل ولا تحقر نفسك — اے بھتیجے کہو اپنے آپ کو کم تر نہ جانو

انہوں نے کہا یہ ایک عمل کی مثال ہے۔ حضرت عمر نے کہا کونسا عمل؟ کہنے لگے وہی عمل جس کا تمہیں علم ہے تو فاروق اعظم نے فرمایا یہ اس غنی آدمی کی بات ہو گی جو اچھے عمل کرتا تھا۔ پھر شیطان کے جنگل میں پھنس گیا حتیٰ کہ تمام اعمال اس نے برباد کر دیے۔ (البخاری ۲/۶۵۱)

ایک دوسرے کا دفاع کرتے

صحابہ آپس میں اتنے رحیم و شفیق تھے کہ اگر ان کے سامنے کوئی شخص

Marfat.com

کسی صحابی پر طعن واعتراض کرتا تو اس کا جواب دے کر اپنے ساتھی کا دفاع کرتے۔

ایک خارجی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا لوگ مار رہے ہیں اور صحابی رسول ہو کر خاموش ہو کر بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مسلمان کا خون حرام فرما رکھا ہے۔ وہ کہنے لگا اللہ تعالےٰ کا حکم نہیں" اس وقت تک جنگ کرو حتیٰ" کہ فتنہ ختم ہو جائے"۔ آپ نے فرمایا :۔

قاتلنا هم حتّٰی لم تکن فتنة وکان الدین لله فانتم تریدون ان تقاتلوا حتّٰی تکون فتنة ویکون الدین لغیر الله

ہم نے کفار سے جنگ کی تھی فتنہ ختم ہوا اور اللہ کا دین غالب آگیا۔ تم اس لیے لڑتے ہو کہ فتنہ غالب آجائے اور اللہ کا دین مغلوب ہو جائے۔

پھر اس نے آپ سے پوچھا۔

فما قولك فی علی وعثمان

تمہاری علی اور عثمان کے بارے کیا رائے ہے

تو آپ نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جو معاملہ تھا۔

فکان الله عفا عنه واما انتم فکرهتم ان یعفو عنه

اللہ تعالیٰ ان سے ہو گیا۔ مگر تم انہیں معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام یہ ہے۔

فابن عم رسول الله صلی الله علیه وسلم وختنه۔

وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں۔

ساتھ ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

Marfat.com

هذا بیته حیث ترون — یہ علی کا گھر ہے جو مقام تم دیکھ رہے ہو۔

یعنی ان کا گھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے پاس ہے وہ ہر لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی ہیں۔ (البخاری ۲/۶۴۸)

ایک دوسرے کا مقام تسلیم کرتے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے صحابہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا رحماء بینھم (وہ آپس میں نہایت رحیم و شفیق ہیں)۔ صحابہ ایک دوسرے کا احترام کرتے جو کسی صحابی کو اللہ و رسول کی بارگاہ سے مقام ملا، اسے دل و جان سے تسلیم کرتے اور لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کرتے۔

۱۔ ترمذی میں حضرت عبدالرحمٰن بن زید سے مروی ہے میں نے صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔

حدثنا باقرب الناس ھدیًا ودلاً تلقاہ فناخذ عنہ ونسمع عنہ۔ — ہمیں بتایئے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طرز و روش چال ڈھال میں کون شخص آپ کے سب سے قریب ہے؟

تو انہوں نے فرمایا

اقرب الناس ھدیا ودلاً وسمتًا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن مسعود — آپ صلی اللہ علیہ وسلم بود و باش وضع و انداز میں سب سے قریب ترین شخص عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

Marfat.com

(التـرمـذی) عنہ ہیں۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

علی اقضانا وابی اقرآنا (البخاری ۲/۷۴۸) ہمارے درمیان علی سب سے بڑے قاضی ہیں اور ابی سب سے بڑے قاری قرآن ہیں۔

۳۔ حضرت ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ افطاری کے وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا لایا گیا تو فرمانے لگے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (مدینہ طیبہ میں پہلے مبلغ اسلام) شہید ہوئے

وھو خیر منی اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔

لیکن جس چادر میں انہیں کفن دیا گیا وہ اتنی چھوٹی تھی، اگر پاؤں پر ڈالتے تو سر ننگا ہو جاتا اور اگر سر پر ڈالتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔

پھر انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کیا اور کہا

وھو خیر منی وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔

یعنی ان کے کفن کا بھی یہی حال تھا۔ اس کے بعد ہم پر دنیا کے دروازے کھل گئے۔

قد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترک الطعام (البخاری، ۲: ۵۷۹)

ڈر لگتا ہے کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی نہ دے گیا ہو پھر رونا شروع کر دیا اور کھانا نہ کھایا۔

Marfat.com

صراطِ مستقیم سے مراد رسول اللہ اور صاحبین ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، صراطِ مستقیم سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور آپ کے صاحبین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں حضرت ابوالعالیہ کہتے ہیں۔ اس بات کا تذکرہ امام حسن بصری کے سامنے ہوا تو انہوں نے فرمایا۔

صدق واللہ ونصح واللہ ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما

اللہ کی قسم انہوں نے سچ اور صحیح کہا واقعۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر مراد ہیں۔

(المستدرک ۲، ۲۸۴)

بارگاہ الٰہی میں سب سے قریبی وسیلہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ پڑھتے،

یا یھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ

اے اہل ایمان اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

تو اس کے بعد کہتے

لقد علم المحفوظون من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان ابن ام عبد من اقربھم الی اللہ وسیلۃ۔

(المستدرک ۲/۳۴۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مستند صحابہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ابن ام عبد (ابن مسعود) سب سے سب سے قریبی وسیلہ ہیں۔

Marfat.com

مجھے حضرت عمر سب سے محبوب ہیں

حضرت ابوالعالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں۔

شهد عندی رجال مرضیون وارضاهم عندی عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهٰی عن الصلوٰۃ بعد الصبح (البخاری ۱/۸۲)

مجھے بڑے پسندیدہ لوگوں نے بتایا مگر ان میں سب سے محبوب میرے نزدیک حضرت عمر ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد نماز سے منع فرمایا ہے۔

حضور ان دو اصحاب سے محبت فرماتے

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا

ارأیت رجلا مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یحبه الیس رجلاً صالحاً ؟

کیا تم جانتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصال تک جس کے ساتھ پیار کرتے ہوں وہ صالح نہ ہوگا۔

انہوں نے فرمایا یقیناً ایسا شخص صالح ہی ہوگا اس شخص نے کہا

قدمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلو وهو یحبك وقد استعملك۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم تم سے پیار کرتے تھے اور تمہیں عامل بنایا۔

آپ نے فرمایا بلاشبہ مجھے آپ نے گورنر تو بنایا مگر

فواللہ ما ادری احباً کان

اللہ کی قسم کیا خبر یہ بطور محبت بنایا

Marfat.com

لی منه او استعانة بی۔ یا بطور اعانت۔

لیکن میں تجھے دو ایسے اصحاب کے بارے میں بتاتا ہوں۔

مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحبھما عبد اللہ بن مسعود وعمار بن یاسر۔ (مسند احمد ۵/۲۳۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن سے پیار کرتے تھے وہ دو آدمی ہیں حضرت ابن مسعود اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما۔

عتبہ مجھ سے ایک سال پہلے آپ کے خادم بنے

شریح بن عبید بیان کرتے ہیں حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے

عریاض خیر منی عتبة خیر منی سبقنی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسنة (مسند احمد ۵/۲۰۳)

عریاض مجھ سے بہتر ہیں اور حضرت عریاض رضی اللہ عنہ فرماتے۔ عتبہ مجھ سے بہتر ہیں کیونکہ وہ مجھ سے ایک سال پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو گئے تھے۔

حضرت علی کی تین فضیلتیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں کہا کرتے ہیں۔ ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام دنیا سے افضل ہیں۔ آپ کے بعد سیدنا ابوبکر پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تین ایسی

Marfat.com

فضیلتیں حاصل ہیں مجھے ان میں ہر ایک سرخ اونٹوں سے محبوب ہے۔

زوجه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولدت له و سد الابواب الا بابه فی المسجد واعطاه الرأية يوم خيبر

(مسند احمد ۴/۱۰۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی نکاح میں دی مسجد نبوی میں ان کا دروازہ کھلا رکھا اور خیبر کے دن فتح کا جھنڈا انہیں عنایت فرمایا۔

ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کو اہلِ بیت کا فرد سمجھتے ہیں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہیں اور میرا بھائی یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جتنے دن وہاں ٹھہرے ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ ماجدہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر اس قدر آتے جاتے اور رہتے دیکھا۔ کہ ہم نے انھیں اہل بیت نبوی کا ہی فرد سمجھا۔ بخاری کے الفاظ ہیں

ما نرى ابن مسعود وامه الا من اهل بيت من كثرة دخولهم ولزومهم له۔

(البخاری ۲/۶۲۹)

ہم ابن مسعود اور ان کی والدہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں اکثر طور پر آنے جانے اور رہنے کی وجہ سے اہل بیت کا فرد ہی تصور کرتے تھے۔

میں ان سے محبّت رکھتا ہوں

حضرت مسروق سے منقول ہے کہ ہم ایک دن حضرت عبداللہ بن عمرو

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، دوران گفتگو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو فرمانے لگے

لقد ذکرتم رجلا لا ازال احبہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خذوا القرآن من اربعۃ من ابن مسعود بدأ بہ ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وسالم مولی ابی حذیفہ۔

(مسند احمد ۲/۲۹۴)

تم نے ایک شخصیت کا تذکرہ کیا ہے جس سے میں اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، چار آدمیوں سے قرآن حاصل کرو ابتداءً حضرت مسعود کا نام لیا پھر معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم رضی اللہ عنہم۔

اے اللہ جو ان سے محبت رکھے

امام طبرانی نے المعجم میں اور شیخ دمیری نے حیاۃ الحیوان میں نقل کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔

سمعت اذنای ھاتان وابصرت عیناای ھاتان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اخذ بکفیہ جمیعًا حسنا او حسینا وقدماہ علی قدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول ضرقۃ ضرقہ فیرق الغلام

میرے ان کانوں نے سنا اور میری ان آنکھوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ان کے قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تھے اور آپ فرما رہے تھے۔ اوپر آؤ اوپر آؤ حتیٰ کہ

Marfat.com

قدميه على صدر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال افتح فاك ثم قبله ثم قال اللّٰهمّ من احبه فاني احبه۔ (اعلام النبيل، ٦)

ان کے قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اقدس پر چلے گئے فرمایا منہ کھولو پھر آپ نے چوما اور دعا کی یا اللہ جو ان سے پیار کرے میں ان سے پیار کرتا ہوں۔

Marfat.com

باب ⑭

اپنے آپ پر دوسروں کو قوت

Marfat.com

اپنے اوپر دوسروں کو فوقیت دیتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ان کے ساتھ کسی مسلمان کو بھیجتے تو اس کی اتنی خاطر تواضع کرتے، اگر گھر میں کھانا کم ہوتا تو خود بھوکے سو جاتے بچوں کو بھوکا سلا دیتے اور مہمان کو سیر کر کھلاتے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سخت بھوکا ہوں، مجھے کچھ کھلایئے۔ آپ نے گھر پیغام بھیجا تو تمام ازواج مطہرات نے عرض کیا آج ہمارے ہاں کچھ بھی نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا:

الا رجل یضیف هذا اللیلة یرحمه الله	آج رات کون اس کو مہمان بنا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرے گا۔

حضرت ابوطلحہ انصاری اُٹھے اور عرض کیا آقا یہ خدمت میں کروں گا مہمان کو گھر لے گئے اور اہلیہ سے کہا:

هذا اضیف رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تدخریه شیئاً۔	یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان ہیں ان کی خاطر داری میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ کہنے لگیں:

واللہ ما عندی الا قوت الصبیة	اللہ کی قسم میرے پاس تو فقط بچوں کے لیے کھانا ہے۔

فرمانے لگے جب کھانے کا وقت ہو تو بچوں کو سلا دینا اور میرے اور مہمان کے آگے کھانا رکھتے ہوئے چراغ گل کر دینا تاکہ مہمان سیر ہو کر

Marfat.com

کھانا کھالے۔

اذا اراد الصبیۃ العشا فنومھم وتعالیٰ فاطفی السراج ونطوی بطوننا اللیلۃ۔	بچوں کو کھانے کے وقت سلادے اور کھانا جب ہمارے سامنے رکھو تو کسی طریقہ سے چراغ بجھا دینا اور ہم آج رات بھوکے سو جائیں گے۔

اس خاتون نے اسی طرح کیا، صبح حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مبارک باد دی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی ہے۔

ویؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ۔	اور وہ اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود بھوکے ہوں۔

(البخاری ۲/ ۷۲۶)

سری سات گھروں سے واپس آگئی

مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ واقعہ بھی منقول ہے

اھدی لرجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راس شاۃ فقال ان اخی فلانا وعیالہ احوج الی ھذا منا	ایک آدمی نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ سری بھیجی انہوں نے میرا فلاں بھائی اس کا زیادہ ضرورتمند ہے۔ لہذا انہیں بھیج دی۔

یہ سوچ کر سری اس صحابی کے ہاں بھیج دی۔ اگلے صحابی نے بھی یہی سوچا۔

Marfat.com

فلم یزل یبعث به واحدًا الی آخر حتیّ تداولها سبعة ابیات حتیّ رجعت الی الاول

ہر کوئی اسے دوسرے کے ہاں بھیجتا رہا، حتیٰ کہ وہ سات گھروں سے لوٹ کر پھر پہلے گھر ہی آگئی۔

(المستدرک ۲/ ۵۲۶)

پانی اس دوسرے کو پلا دیا

حضرت حذیفہ عدوی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے میں یرموک کے زخمیوں میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلا، میرے پاس کچھ پانی تھا خیال یہ تھا کہ اگر ان کے کچھ سانس باقی ہوں تو انہیں پانی پیش کروں۔ جب میں نے انھیں پالیا تو پوچھا پانی پیش کروں۔

فاشار برأسه ان نعم

سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا ہاں میں انہیں پلانے لگا تو ساتھ ہی ایک زخمی مسلمان کی آواز آئی۔ آہ، آہ چچازاد بھائی نے مجھے اشارہ کیا۔

ان انطلق الیه

پہلے اسے جاکر پانی پلادو۔

وہ حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ تھے جب ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بھی ایک زخمی کی آواز سنی آہ، آہ مجھے اشارہ سے کہا پہلے اسے پانی پلادو جب میں ان کے پاس پہنچا

فاذا هو قد مات

تو وہ وصال پاچکے تھے۔

پھر میں حضرت ہشام کی طرف آیا تو وہ بھی آخرت کے راہی بن چکے تھے جب میں واپس چچازاد بھائی کے پاس آیا تو ان کی روح بھی پرواز کرچکی تھی۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، ۱۸-۲۰)

Marfat.com

کوئی ہے دنیا میں ایسی مثال کہ آخری وقت بھی دوسروں کا خیال ہے۔ یہ ساری تربیت و محنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔

آپ کا راز کسی کو نہ بتلاتے

اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں کسی بات سے آگاہ فرمایا ہوتا اور ساتھ ہی منع کیا ہوتا کہ اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرنا تو اس کی سختی سے پابندی کرتے۔ حتیٰ کہ وصال کے بعد بھی اسے آشکار نہ کرتے۔

بلیجے آپ کے راز کو خوب مخفی رکھو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصوصی خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

خدمت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما حتیٰ اذا رائیت انی فرغت من خدمتی قلت یقیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت الی الصبیان وھم یلعبون فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعثنی الی حاجۃ لہٗ فذھبت فیھا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فنیٔ

ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی، جب میں خدمت سے فارغ ہوا سوچا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیلولہ فرما رہے ہیں، میں بچوں کے ساتھ کھیلنے چلا گیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب فرمایا اور مجھے کسی کام کیلیے بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ہی میرے انتظار میں رہے۔ والدہ کے پاس

Marfat.com

حتّٰی اتیتہ واحتسبت عن امی عن الاتیان الذی کنت اتیتہا فیہ فلما اتیتہا قالت ماحبسک؟ قلت بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لہ قالت وماھی؟ قلت ھو سر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاحفظ علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرّہٗ۔

جس وقت جایا کرتا تھا اس سے آج لیٹ ہوگیا جب میں والدہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا لیٹے آنے کی وجہ کیا ہے؟ کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کام کو بھیج دیا تھا۔ فرمایا وہ کونسا کام تھا؟ عرض کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ہے۔ کہنے لگیں پھر اسے خوب مخفی رکھو اور کسی کو نہ بتانا۔

میں نے والدہ کو بھی نہیں بتایا

آپ کے شاگرد حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس راز کے بارے میں فرمایا:

لوحدثت بہ احداً من الناس لحدثتک بہ یا ثابت

اگر میں کسی کو اس راز سے آگاہ کرتا تو تمہیں ضرور کرتا۔

دوسرے مقام پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں۔

اسر الی النبی سِراً فما اخبرت بہ احدا بعدہ ولقد سألتنی عتہ ام سلیم فما اخبرتھا بہ (مسند احمد ۴/۸۹)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے راز سے آگاہ فرمایا میں اس سے کسی کو آگاہ نہیں کرتا حتیٰ کہ میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو بھی نہیں بتایا۔

Marfat.com

۲۔ میں آپ کا راز کسی کو نہیں بتاؤں گا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ سوار فرمایا اور مجھے ایک راز سے آگاہ فرمایا :

لا احدث به احداً من الناس ۔

جس سے میں کسی کو کبھی بھی آگاہ نہیں کروں گا ۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ تھا جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا

حن وذرفت عیناہ

رو پڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا اس کا مالک کون ہے ؟ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میرا اونٹ ہے : فرمایا اس کے بارے میں اللہ سے ڈرو ۔

فانه شکا الی انّک تجیعه وتتدئبه (ابوداؤد کتاب الجهاد)

اس نے مجھے یہ شکایت کی ہے تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو ۔

Marfat.com

باب ⑮

آنسو یہاں بہائے جائیں

Marfat.com

حضور کے رونے پر صحابہ کرام بھی رو پڑتے

نبی اکرم رحمتِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام کا والہانہ پیار و محبت کا یہ اندازِ نرالا بھی ملاحظہ کیجئے۔ جب بھی کسی دردناک معاملہ کی وجہ سے آپ پر رقت طاری ہوجاتی اور آپ رو پڑتے، تو صحابہ کرام بھی یہ دیکھ کر تڑپ اُٹھتے اور رونے لگ جاتے۔

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس وقت یہ جلیل القدر صحابہ بھی تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔

فبکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما رأی القوم بکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکوا (البخاری، کتب الجنائز)

اللہ کے رسول سعد کو دیکھ کر رو پڑے، جب صحابہ نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو تمام رو پڑے۔

۲۔ آنسو یہاں بہائے جائیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حجرِ اسود کو بوسہ دیا

وضع شفتیہ علیہ یبکی طویلاً

دونوں مبارک ہونٹ اس پر رکھ کر کافی دیر روتے رہے۔

Marfat.com

آپ نے چہرہ انور اٹھایا تو دیکھا :

فاذا هو بعمر يبكي — تو حضرت عمر بھی رو رہے ہیں۔

تو فرمایا اے عُمر !

ههنا تسكب العبرات — یہاں آنسو بہائے جانے چاہئیں

(سبل الہدیٰ، ۷/۷۳)

۳۔ حضور والدہ کے مزار پر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے۔ ہمیں آپ نے بیٹھ جانے کا حکم دیا۔

حتیٰ انتهى الى قبر منها فنا جاه طويلاً ثم ارتفع نحيب رسول الله صلى الله عليه وسلم باكيا۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر تشریف ہوئے اور کافی دیر تک مناجات میں مشغول رہے۔ پھر روتے ہوئے وہاں سے اُٹھے۔

جب ہم نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا :

فبكينا لبكائه — تو ہم بھی آپ کے رونے پر رو پڑے

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا

ان القبر الذى رأيتمونى اناجى فيه قبر امى امنة بنت وهب۔ (المستدرک، ۲/۳۶۷)

یہ قبر جس پر تم نے مجھے مناجات کرتے ہوئے دیکھا یہ والدہ ماجدہ کی قبر ہے۔

Marfat.com

حضور کی بھوک دیکھ کر رو پڑتے

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فقر و فاقہ کی زندگی کو اختیار کر رکھا تھا۔ اس لیے کئی کئی دن فاقہ میں گذر جاتے۔ صحابہ کرام اس پر پریشان ہو جاتے، بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کیفیت کو دیکھ کر زار و قطار رو پڑتے۔

۱۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا، اور کبھی بھوکے ہونے کا شکوہ بھی نہیں کیا۔ بلکہ غنا سے فاقہ آپ کو محبوب و پسند تھا۔ ساری رات کی بھوک آپ کو دن کا روزہ رکھنے سے مانع نہ تھی۔ اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالیٰ تمام زمین کے خزانے، اس کے ثمرات اور عیش و عشرت عطا فرما دیتا، مگر آپ نے فقر و فاقہ کو اختیار فرمایا۔

لقد کنت ابکی لہ رحمۃ مما اری بہ وامسح بیدی علی بطنہ مما بہ الجوع۔

میں حالت بھوک دیکھتی تو رو دیتی اور اپنا ہاتھ آپ کے بطن مبارک پر رکھتی۔

اور میں عرض کیا کرتی آقا میں قربان جاؤں

لو تبلغت من الدنیا بما یقوتک۔

دنیا سے اتنا تو قبول فرما لیجئے جو جسم کے لیے ضروری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے عائشہ:

مالی وللدنیا اخرانی من اولی العزم من الرسل صبروا علیٰ

میرا اور میرے بھائی اولوالعزم رسولوں کا دنیا سے کیا تعلق؟ انہوں نے

Marfat.com

هو اشد من هذا فمضرا
علیٰ حالهم فقد موا علی
ربهم فاکرمهم ما بهم
واجزل ثوابهم فاجدنی
استحی ان ترفهت فی معیشتی
ان یقصر بی غدا دونهم وما
من شئ هو احب الی من
اللحوق باخوانی واخلائی
(الشفاء ۱/۱۸۴)

اس سے زیادہ شدید حالت میں صبر
کیا اور وہ اس حال میں اپنے رب
کے ہاں پہنچ گئے تو رب تعالےٰ
نے انھیں خوب ثواب و اکرام
سے نوازا۔ میں معیشت میں ان
سے بلند رہنا پسند نہیں کرتا۔ مجھے
اپنے ان دوستوں اور بھائیوں
سے ملنا ہر شے سے بڑھ کر
محبوب ہے۔

۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے، میں نے عرض کیا

ما اصابك یا رسول اللہ؟
قال الجوع

یا رسول اللہ یہ کیا معاملہ ہے؟
فرمایا بھوک کی وجہ سے۔

اس پر بے اختیار رو پڑا۔
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہ

لا تبك فان شدة الجوع لا
تصیب الجائع اذا احتسب
فی دار الدنیا۔
(زرقانی علی مواہب، ۴، ۳۱۹)

مت رو جو شخص رضائے الٰہی کی
خاطر دنیا میں بھوکا رہا وہ قیامت
کی بھوک سے نجات پا جائے گا۔

Marfat.com

اپنے اوپر دنیا کی کشادگی پر روتے

حضرت ابراہیم سے مروی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ افطاری کے وقت جب کھانا لایا گیا تو فرمانے لگے حضرت وہب بن عمیر رضی اللہ عنہ جو مجھ سے کہیں بہتر تھے شہید ہوئے تو کفن کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس سے اگر ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ اسی طرح کے حال میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جو مجھ سے کہیں بہتر تھے شہید ہوئے ہم پر تو دنیا اس قدر کشادہ ہو چکی ہے۔

وقد خشینا ان تکون حسناتنا
عجلت لنا ثم جعل یبکی
حتیٰ ترک الطعام۔
(البخاری، کتاب الجنائز)

کہ ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا معاوضہ دنیا میں ہی دے دیا گیا ہو اس کے بعد رونا شروع کر دیا حتیٰ کہ کھانا وہیں کا وہیں رہ گیا۔

جہاد میں عدم شرکت پر روتے

ان کی اپنے رب سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت یہ تمنا و آرزو رہتی کاش اپنے مالک کیلئے سر کٹانا نصیب ہو، اگر کسی وجہ سے جہاد میں شرکت نہ ہوتی تو اس پر حسرت کے آنسو بہاتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی یہ کیفیت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

اذا ما اتوك لتحملهم قلت
لا اجد ما احملكم علیه تتولوا

جب وہ آتے آپ کے پاس تاکہ آپ انہیں سوار کریں تو آپ نے فرمایا

Marfat.com

واعینھم تفیض من الدمع حزنا الا یجدوا ما ینفقون (التوبہ، ۹۲)

میں نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کروں وہ لوٹے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں کہ افسوس ان کے پاس نہیں جسے وہ خرچ کریں۔

۱۔ میں تو آپ کے بعد کبھی خلیفہ نہیں بنوں گا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی غزوہ میں شرکت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو آپ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا تیار رہو تم میرے بعد شہر مدینہ میں میرے خلیفہ ہو! انہوں نے عرض کیا :

لا اتخلف بعدك یا رسول اللہ ابداً۔

اے اللہ کے رسول میں آپ کے بعد کبھی بھی خلیفہ نہیں بنوں گا۔

۲۔ علی رونے کا سبب کیا ہے؟

پھر حضور نے مجھے بلایا اور تاکیداً پابند فرمایا تم میرے بعد مدینہ میں میرے خلیفہ ہو۔

فبکیت — میں رو پڑا

آپ نے فرمایا :

ما یبکیك یا علی — علی روتے کیوں ہو؟

عرض کیا آقا، رونے کی کئی وجوہ ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کل قریش کہیں گے اپنے چچا زاد بھائی کو ساتھ نہیں لایا، دوسری وجہ یہ ہے

Marfat.com

كنت اريد ان اعرض للجهاد
فی سبیل اللہ لان اللہ یقول ولا
یطئون موطئاً یغیظ الکفار
ولا ینالون من عدو نیلا
الا کتب۔

میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا
چاہتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان
ہے کہ وہ نہیں چلتے کسی جگہ جس نے
کفار چاہئیں اور نہیں حاصل کرتے وہ
دشمن سے مگر یہ کہ لکھا جاتا ہے ان کے لیے
ان کے عوض نیک عمل۔

تو میں بھی اللہ کے فضل و کرم کا طالب ہوں۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اطمینان دلایا۔
(المستدرک ۳/ ۳۶۷)

آپ کی تکلیف برداشت نہ کر سکتے۔

صحابہ کرام اگر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی تکلیف و پریشانی میں دیکھتے تو کوشش کرتے فی الفور اس پریشانی کو دور کیا جائے بلکہ جب تک وہ دور نہ ہو جاتی انہیں آرام و چین نہ آتا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا زیارت کی :

فرأیته تغیراً ؟
یابی وامی مالی اراك متغیراً؟

تو دیکھا آپ کے رنگ میں تبدیلی تھی؟
میں نے عرض کیا
میرے ماں باپ فدا ہوں میں یہ
کیا تبدیلی دیکھ رہا ہوں ؟

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

ماادخل جوفی شئی منذ ثلاث	تین دن سے میرے بطن میں کوئی شئی داخل نہیں ہوئی۔

میں سنتے ہی اُٹھ کر چلا گیا تاکہ کھانے کے لیے کوئی چیز لاؤں، میں نے دیکھا ایک یہودی کنوئیں سے اپنے اونٹ کو پانی پلانے جا رہا ہے میں نے اسے کہا تو مجھے کچھ اجرت دے دے، میں پانی نکال کر اونٹ کو پلا دیتا ہوں۔

فسقیت لہ علی کل دلو بتمرۃ فجمعت تمراً فأتیتہ بہ۔	میں نے ایک کھجور کے عوض ایک ڈول نکال کر کھجوریں لیں اور آپ کی خدمت میں پیش کیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اتحبنی یا کعب ؟	اے کعب تمہیں مجھ سے محبت ہے؟

عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور مجھے آپ سے محبت ہے۔

آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ

ان الفقر اسرع الیٰ من یحبنی من السیل الیٰ معادنہ وانک سیصیبک بلاء فاعد لہ تجفافاً (سیر اعلام ۳/۵۴)	فقر میرے چاہنے والوں پر اس طرح آتا ہے جیسے سیلاب کا پانی گڑھوں کو پُر کرتا ہے تم پر بھی پریشانی کا وقت آنے والا ہے۔ اس کے لیے تیار رہو۔

Marfat.com

حضور کے فقر اختیاری کو یاد کر کے روتے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد گرامی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رزق و مال میں خوب کشادگی عطا فرمادی ہے۔ اب آپ لباس و خوراک کو بہتر کرلیں، فرمایا مجھے اس معاملہ میں تم سے اختلاف ہے۔

اما تذکرین ما کان یلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شدۃ العیش فما زال یذکرھا حتّٰی ابکاھا۔

کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکالیف یاد نہیں، بار بار یہ کہا حتی ہم رو دیے۔

پھر فرمایا تم تو یہ کہہ رہی ہو میری آرزو یہ ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کی طرح فقر (اختیاری) میں زندگی گذاروں۔

لعلی معھما عیشۃ الرضی (الحلیۃ لابی نعیم ۱/۴۸)

تاکہ ان کی سنگت میں اعلیٰ زندگی پاسکوں۔

انہوں نے یاد دلایا ہے

حضرت ابومسلم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آپس میں مروہ پر ملاقات ہوئی۔ دونوں نے آپس میں گفتگو کی، پھر عبداللہ بن عمرو چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں رہے۔

Marfat.com

وھو یبکی
لوگوں نے پوچھا
مایبکیك یا ابا عبد الرحمٰن؟
آپ نے فرمایا :۔
الذی حدثنی ھذا قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لا یدخل
الجنۃ انسان فی قلبہ مثقال
حبۃ من خردل من کبر

اور وہ زار و قطار رونے لگے
اے ابو عبد الرحمٰن رونے کی کیا وجہ ہے؟
انہوں نے مجھے بیان کیا ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
یہ فرماتے ہوئے سنا وہ انسان
جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس
کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا۔

(مسند احمد ۲/۳۴۸)

دوسری روایت کے الفاظ میں

من کان فی قلبہ مثقال حبۃ
من خردل من کبر اکبہ اللہ
علی وجھہ فی النار۔

جس کے دل میں رائی کے برابر
تکبّر ہوگا اسے اللہ تعالیٰ آگ
میں اوندھا کر کے ڈالے گا۔

(مسند احمد، ۴۳۳/۲)

Marfat.com

باب (۱۶)

حکم کے منتظر صحابہ

Marfat.com

فی الفور عمل کرتے

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات عالیہ پر فی الفور عمل پیرا ہو جاتے، اس میں کسی قسم کی کوتاہی و سستی اور تاخیر سے کام نہ لیتے۔

مسجد سے باہر ہی بیٹھ گئے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے انہوں نے آپ کے یہ الفاظ سُنے "اجلسوا" (بیٹھ جاؤ) یہاں سُنے

فجلس مکانه خارجًا من المسجد	اسی جگہ مسجد سے باہر ہی بیٹھ گئے
حتی فرغ النبی صلی اللہ علیه	یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم من خطبة.	خطبہ سے فارغ ہوئے۔

حضور نبیٔ رحمت سے عرض کیا گیا تو آپ نے یہ دعا دی،

زادك اللہ حرصًا علی طواعیة	اللہ تعالیٰ اپنی اور اس کے رسول کی
اللہ وطواعیة رسوله۔	طاعت کی حرص میں اور
(اسد الغابہ، ۳/۲۳۵)	اضافہ فرمائے۔

قبیلہ بنو غنم میں بیٹھ گئے

ابنِ عساکر ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما

Marfat.com

ہوکر لوگوں کو بیٹھنے کے لیے فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سُنا۔

فجلس فی بنی غنم — تو قبیلہ بنو غنم کے مقام پر ہی بیٹھ گئے۔

(کنز العمال ۵۱/۷)

مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پہ جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا "اجلسوا" (بیٹھ جاؤ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ سنے

فجلس علیٰ باب المسجد — تو وہ مسجد کے دروازے پر ہی بیٹھ گئے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا۔

تعال یا عبد اللہ بن مسعود — اے عبداللہ بن مسعود آگے آجاؤ

(ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ)

تمام نے انگوٹھیاں پھینک دیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوا کر پہنی تو صحابہ نے انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا :

لن البسہ ابداً — میں اسے کبھی نہ پہنوں گا۔

تو اسے دیکھتے ہی

Marfat.com

فنبذ الناس خواتيمهم (مسند احمد، ۲/۱۶۵)

تمام صحابہ نے انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

جب اسے رسول اللہ نے پھینک دیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا کیا تم اپنے ہاتھوں میں جہنم کا انگارہ رکھنا چاہتے ہو۔ جب مجلس برخاست ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو ساتھیوں نے اسے کہا

خذ خاتمك انتفع به۔

اپنی انگوٹھی اٹھا لو پہننے کے علاوہ اس سے کوئی اور فائدہ اٹھاؤ۔

انہوں نے جواباً کہا:

لا واللہ لا اخذہ ابداً وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ کی قسم میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔ جبکہ اسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھینک دیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب الخاتم)

مکان گرا کر حاضر ہو گئے

امام ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے ہم آپ کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلند عمارت دیکھی فرمایا یہ کیا؟ عرض کیا

Marfat.com

فلاں انصاری کا مکان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ جب وہ انصاری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آئے اور سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض فرمایا۔ متعدد دفعہ سلام عرض کرنے پر ایسا ہی ہوا۔ حتیٰ کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور پہ ناراضگی کے آثار دیکھے۔ دوسرے ساتھیوں سے پوچھا کیا وجہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں بتایا ہمیں صرف اتنا علم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا بلند مکان دیکھا ہے وہ انصاری صحابی اسی وقت چلے گئے۔

فھدمھا حتی سواھا بالارض۔ وہ سارا مکان گرا دیا۔

وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوبارہ گذر ہوا جب وہ مکان نظر نہ آیا تو پوچھا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ انصاری نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کی وجہ سے اسے گرا دیا ہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے دعا دی اور فرمایا۔

اما ان کل بناء وبال علی صاحبہ الا ما لا بد منہ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقاق)

ضرورت سے زائد مکان انسان کے لیے وبال و عذاب ہوتا ہے

تاجیات بیٹے سے گفتگو نہ فرمائی

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے اپنی بیویوں کو مسجد جانے سے مت روکو تو ان کے بیٹے نے آگے سے کہہ دیا ہم تو روکیں گے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ نے فرمایا :-

احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول ھذا ؟

میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا رہا ہوں اور تو آگے سے یہ کہہ رہا ہے

راوی کہتے ہیں

فما کلمہ عبداللہ حتی مات (مسند احمد ۲/۱۲۲)

اپنی موت تک حضرت عبداللہ نے اس سے گفتگو نہ کی۔

جس حال میں بھی ہوتے آپ کی آواز پر حاضر ہوتے

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت بھی کسی صحابی کو یاد فرماتے وہ کسی بھی حال میں ہوتے آپ کی ایک ہی آواز پر حاضر ہو جاتے حتی کہ بعض اوقات صحابہ گھر میں حالت مباشرت میں ہوتے ان کے کان میں یہ سنائی دیتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاد فرمایا ہے تو وہ فی الفور حاضر ہو جاتے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ایک دن مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یاد فرمایا :-

نادانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی بطن امراتی

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی تو حالت جماع میں تھا۔

جب میں نے آپ کی پیاری آواز سنی :

فقمت ولم انزل فاغتسلت وخرجت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا۔ انزال کا انتظار بھی نہ کیا۔ غسل کیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

Marfat.com

راتیں بھی آپ کی چوکھٹ پر گزارتے۔

کچھ صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت اس قدر بڑھ چکی تھی وہ دن کے علاوہ رات بھی آپ کی چوکھٹ پر ہی بسر کرتے۔

امام طبرانی اور امام منذری حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے ان کا یہ معمول نقل کرتے ہیں۔

كنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهاری فاذا كان الليل اويت الى باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبت عندہ فلا ازال اسمعہ يقول سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان ربی۔ (الترغیب والترهیب، باب فضل السجود)

میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کو خدمت کیا کرتا جب رات ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ پر بیٹھ کر رات بسر کرتا میں ہمیشہ آپ سے یہ کلمات سنتا تھا۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان ربی۔

ابن سعد نے آپ کا یہی معمول ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

كنت ابيت عند باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطيه وضوءہ۔ (الطبقات ۴ : ۳۱۳)

میں رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکھٹ پر بسر کرتا اور رات کو حسب ضرورت آپ کی خدمت کرتا تھا۔

Marfat.com

شادی خدمت میں رکاوٹ بن جائے گی۔

ابوعمران الجونی سے منقول ہے مجھے حضرت ربیعہ نے بیان کیا، میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب و روز خدمت کیا کرتا تھا آپ نے فرمایا :۔

یاربیعۃ الا تتزوج ؟

ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کرتے ؟

میں نے عرض کیا :

لا واللہ یارسول اللہ ما اریدان اتزوج ماعندی ما یقیم المرأۃ وما احب ان یشغلنی عنك شئ

اے اللہ کے رسول اللہ کی قسم میں شادی کرنا ہی نہیں چاہتا، نہ تو میرے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ بیوی کی خدمت کرسکوں اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی شئے میرے لیے آپ کی خدمت سے رکاوٹ بن جائے۔

آپ نے مجھ سے اعراض فرمایا۔ پھر مجھے شرمندگی ہوئی تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، اللہ کی قسم :

انت اعلم بما یصلحنی فی الدنیا والآخرۃ۔

آپ میرے دنیا و آخرت کے تمام معاملات سے مجھ سے زیادہ واقف و آگاہ ہیں۔

یعنی جو فیصلہ آپ فرمائیں گے غلام کو منظور ہوگا۔ پھر میں نے سوچا اس کے بعد جب بھی آپ نے شادی کا کہا تو میں انکار نہیں کروں گا تاکہ

Marfat.com

میرے آقا خوش ہو جائیں۔ ایک دن آپ نے پھر فرمایا :
یا ربیعہ الا تتزوج ؟ ربیعہ شادی کیوں نہیں کرتے؟
عرض کیا آقا !
مرنی بما احببت آپ اپنی پسند کے مطابق حکم دیجیے۔
بندہ حاضر ہے، فرمایا : انصار کے فلاں قبیلہ میں جاؤ اور کہو مجھے اللہ کے رسول نے شادی کے لیے بھیجا ہے۔
میں وہاں گیا۔ حضور کا سلام و پیغام پہنچایا جیسے ہی انہوں نے یہ سنا تو وہ خوشی سے جھوم اُٹھے اور کہنے لگے :

مرحبًا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبرسول رسول صلی اللہ علیہ وسلم، واللہ لا یرجع رسول، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بحاجتہ فاکرمونی ونوجونی والطفونی۔
(المستدرک، ۲ : ۱۸۹)

اے اللہ کے رسول خوش آمدید! اے رسول اللہ کے قاصد تجھے بھی خوش آمدید اللہ کی قسم آپ کے قاصد کی ہر ضرورت کو پورا کیا جائے گا۔ اس کے بعد انہوں نے نہایت ہی اعزاز و اکرام کے ساتھ ایک خاتون سے میرا نکاح کر دیا۔

ساری زندگی آپ ہی کی خدمت کروں گا

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ میں اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا انہوں نے مجھے فرمایا : میں تجھے اس شرط پہ آزاد کرنا چاہتی ہوں :

ان تخدم رسول اللہ صلی اللہ جب تک تو زندہ ہے حضور کی

Marfat.com

ماعشت۔ خدمت کرتا رہے۔

میں نے ان سے عرض کیا آپ نے شرط لگادی اچھا کیا۔ اگر آپ شرط نہ بھی لگاتیں تو میرا تو پہلے ہی ارادہ ہے۔

ما فارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماعشت۔ (المستدرک ۲/ ۲۳۲)

جب تک زندہ ہوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی اختیار نہیں کروں گا۔

Marfat.com

باب ⑰

صحابہ اور دربارِ اقدس کی حاضری

Marfat.com

روضۂ اقدس پر حاضری دیتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام آپ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوا کرتے، نہایت ادب و احترام اور تعظیم بجالاتے درود و سلام عرض کرتے۔ غلبۂ محبت میں بعض اوقات مزار اقدس کے کے ساتھ چمٹ جاتے۔ تکالیف و پریشانیوں میں آنسوؤں کی صورت میں اپنے درد و فراق کی کہانی عرض کرتے۔

میں اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوں

داؤد بن صالح سے منقول ہے ایک دن مروان نے ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اقدس پر چہرہ رکھے ہوئے دیکھا، کہنے لگا۔

اتدری ما تصنع ؟ جانتے ہو تم کیا کر رہے ہو؟

مزار کے ساتھ لپٹے ہوئے شخص نے چہرہ اٹھایا

فاذا ھو ابو ایوب تو وہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔

فرمانے لگے ہاں جانتا ہوں میں کیا کر رہا ہوں۔

جئت رسول اللہ ولم آت الحجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دے رہا ہوں میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔

پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

Marfat.com

جب کوئی اہل حاکم ہو تو دین پر نہ رونا، مگر جب حکومت غیر اہل کے ہاتھ چڑھ جائے تو دین پر ضرور رونا، یعنی اس کی فکر کرنا۔

(مسند احمد، ۵/۴۲۲)

(المستدرک، ۴، ۵۱۵)

سیّدہ عائشہ مزار اقدس کے پاس ہی سو جایا کرتی تھیں

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزار اقدس میں تشریف فرما ہوئے تو وہ وہاں سے کسی اور جگہ منتقل نہیں ہوئیں بلکہ رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزارِ اقدس کے ساتھ ہی سو جایا کرتیں۔

سیّد سلیمان ندوی لکھتے ہیں :

حضرت عائشہ اب بیوہ تھیں اور اس عالم میں انہوں نے عمر کے چالیس مرحلے طے کئے۔ جب تک زندہ رہیں اس مزار اقدس کی مجاور رہیں۔ قبر نبوی کے پاس ہی سوتی تھیں۔ ایک دن آپ نے خواب دیکھا اس دن سے وہاں سونا چھوڑ دیا۔ (سیرت عائشہ، ۱۰۰)

ابن سعد ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

کانت عائشہ تضطجع علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فرأته خرج علیها فی النوم فقالت واللہ ماهذا الا شئی فتنت به ولا یخرج علی ابدا فترکت ذلك (الطبقات ۱/۲۱۳)	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مزار اقدس کے پاس ہی لیٹ جایا کرتی تھیں۔ پھر انہوں نے نیند کی حالت میں خواب دیکھا۔ فرماتی ہیں۔ اللہ کی قسم اس کی وجہ سے میں آزمائش میں پڑ گئی۔ اس کے بعد میں نے وہاں سونا ترک کر دیا۔

Marfat.com

مزار اقدس کو ہاتھ لگانے

امام نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی سفر سے واپس آتے تو مسجد نبوی میں جاتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یوں سلام کرتے۔ السلام علیک یا رسول اللہ پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں یوں سلام عرض کرتے۔ السلام علیک یا ابا بکر، السلام علیک یا ابتاہ

(فضل الصلوٰۃ علی النبی، ۴۲)

انہی سے آپ کے بارے میں مروی ہے جب بھی کسی سفر سے واپس آتے۔

صلی سجدتین فی المسجد	تو مسجد نبوی میں دو نفل پڑھ کر آپ
ثم یأتی النبی صلی اللہ علیہ	صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر
وسلم فیضع یدہ الیمین علی	ہوتے دایاں ہاتھ مزار اقدس پر رکھتے،
قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم	قبلہ کی طرف پشت کر کے آپ صلی اللہ
ویستدبر القبلۃ ثم یسلم	علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور پھر حضرت
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت
ثم علی ابی بکر و عمر رضی اللہ	میں سلام عرض کرتے۔
عنہما (فضل الصلوٰۃ علی النبی ۴۲)	

مزار اقدس اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا رونا

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے تو انہوں نے

فوجد معاذ بن جبل عند قبر	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی۔

اقدس کے پاس حضرت معاذ بن جبل کو روتے ہوئے دیکھا۔

آپ نے فرمایا معاذ کیوں رو رہے ہو؟ کہنے لگے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان نے رولا دیا ہے جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

الیسیر من الریا شرك

معمولی ریاکاری بھی شرک ہے۔

(المستدرک، ۱/۴۴)

اُم المومنین روضہ اقدس کی زیارت کرواتیں

چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تشریف فرما ہیں۔ آپ کے خلام باہر سے حاضری دے لیتے بعض اوقات ام المؤمنین سے اندر جانے کی اجازت مانگتے تو آپ اجازت دیتی ہوئیں روضۂ اقدس کا دروازہ کھول دیتیں۔

حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں میں نے سیدہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اماں جان۔

اکشفی لی عن قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ فکشفت عن ثلاثۃ قبور لا مشرفۃ ولا لاطئۃ مبطوحۃ ببطحاء العرصۃ الحمراء فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدما

میرے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صاحبین (حضرت ابوبکر و عمر) کے مزارات عالیہ کا دروازہ کھول دیجئے تاکہ میں زیارت کر سکوں انہوں نے دروازہ کھول دیا تو میں نے تین مزارات کی زیارت کا شرف پایا

Marfat.com

وابا بکر رأسه بین کتفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عمر رأسه عند رجلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

نہ تو وہ زیادہ بلند اور نہ ہی زمین کے برابر تھے۔ بطحا کی سرخ مٹی سے ان کو لیپ کیا گیا تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقدم پایا آپ کے کاندھوں کے درمیان ابوبکر کا سر اور آپ کے پاؤں کی طرف حضرت عمر کا سر تھا۔

امام حاکم اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر امام بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔ امام ذہبی نے بھی تلخیص میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (المستدرک ۱/ ۵۲۵)

آستانہ محبوب پر قابلِ رشک موت

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون آپ کے روضۂ اقدس کی زیارت کے لیے آئی اور مجھ سے کہنے لگی۔

اکشفی لی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

آپ میرے لیے حجرۂ انور کھول دیں تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس و مطہر مزار کی آنکھوں سے زیارت کر لوں۔

فکشفته لها۔

میں نے اس کے لیے حجرہ انور کا دروازہ کھول دیا۔

پھر کیا تھا۔

فبکت حتی ماتت

وہ اپنے آقا کا مزار عالی دیکھ کر اتنی

Marfat.com

(الشفاء ۲/۵۷۰)　　روئی کہ روتے روتے شہید ہوگئی۔

سیدنا بلال مزار انور کے ساتھ چمٹ کر روتے رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ شہر مدینہ سے ملک شام میں منتقل ہوگئے تھے۔ کافی دنوں بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کا شرف پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

ماھذہ الجفوۃ یا بلال ! ما ان لک ان تزورنی یا بلال	اے بلال تو نے ہمیں ملنا چھوڑ دیا کیا ہماری ملاقات کو تیرا جی نہیں چاہتا ؟

خواب سے بیدار ہوتے ہی اونٹنی پر سوار ہو کر لبیک سیدی یا رسول اللہ (میرے آقا میں حاضر ہوں) کہتے ہوئے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہوئے۔

فاتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یبکی عندہ ویمرغ وجھہ علیہ	خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر زار و قطار روئے اور چہرہ قبر انور کے ساتھ لگا لیا۔

سارے مدینہ میں اطلاع ہوگئی۔ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال آئے ہیں۔ شہر مدینہ کے بوڑھے، جوان، مرد، عورتیں اور بچے اکٹھے ہوگئے۔ حضرت بلال سے عرض کیا ہمیں وہ اذان سنائیں جو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سناتے تھے۔ بار بار اصرار کے باوجود آپ نے یوں معذرت کی۔ آپ کے وصال مبارک کے بعد مجھ میں اذان

Marfat.com

کہنے کا حوصلہ نہیں رہا۔ اتنے میں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے۔

فجعل یضمھا ویقبلھما

تو ان سے بغلگیر ہو کر دونوں کو چوما

انہوں نے بھی فرمایا :۔

تشتھی نسمع اذانک الذی کنت تؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد

ہم وہی اذان سننا چاہتے ہیں جو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا کرتے تھے۔

اب حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو انکار کا یارا نہ رہا۔ اسی مقام پر کھڑے ہو کر اذان کہنا شروع کی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں کہا کرتے تھے۔ جب بلال نے اذان کے کلمات :

اللہ اکبر اللہ اکبر کہنے شروع کئے۔

ارتجت المدینۃ

تو شہر مدینہ میں کہرام مچ گیا۔

جب حضرت بلال نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو جذبات میں اضافہ ہو گیا حتیٰ کہ جب آپ نے اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا

خرج العواتق خدورھن وقالوا بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رأی یوم اکثر باکیا ولا باکیۃ بالمدینۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذالک الیوم۔

تو تمام لوگ حتیٰ کہ پردہ نشین خواتین بھی گھروں سے باہر نکل آئیں۔ سبھی یوں ہی تصور کرنے لگے جیسے قیامت برپا ہو گئی ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ رقت و گریہ زاری کا اتنا عجیب منظر

Marfat.com

(الصلات والبشر، ۱۵۵)

تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد اہل مدینہ پر اس دن سے بڑھ کر اتنی رقت کبھی طاری نہیں ہوئی۔

کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

علامہ اقبال مرحوم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بارے میں کیا خوب لکھتے ہیں۔

ادا دید سراپا نیاز تھی تیری　　کسی کو دیکھتے رہنا نماز تیری

اذاں ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی
نماز اس کے نظارے کا ایک بہانہ بنی

اہل مدینہ کے لیے ام المومنین کی اہم تجویز

امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی (المتوفیٰ ۲۵۵) حضرت ابو الجوزاء اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ مدینہ طیبہ میں ایک مرتبہ سخت قحط سالی ہو گئی۔ لوگوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ نے انہیں فرمایا:۔

انظروا قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجعلوا منہ کوا الی السماء حتیٰ لا یکون بینہ وبین السماء سقف

مزار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاؤ۔ اس کی چھت میں سوراخ کرو تاکہ مزار اور آسمان کے درمیان حجاب نہ رہے۔

راوی کہتے ہیں لوگوں نے آپ کی تجویز کے مطابق چھت کو

Marfat.com

سوراخ کیا تو :۔

فمطروا مطراً حتّٰی نبت العشب وسمنت الابل حتّٰی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق۔	اس قدر بارش ہوئی جس سے خوب گھاس اُگی اونٹ اتنے فربہ ہوگئے کہ چربی سے پھٹنے لگے۔ اس سال کا نام "عام الفتق" اونٹ پھٹنے والا سال پڑ گیا۔
(سنن الدارمی، ۱، ۳۴۳)	

مزار اقدس پر حاضر ہو کر بارش کیلئے دعا کا عرض کرنے

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں بارش کی سخت قحط سالی کے سبب لوگ نہایت پریشان ہو گئے۔ صحابی رسول حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

یا رسول اللہ استسق لامتك فانهم قد هلكوا	یا رسول اللہ شفقت فرماتے ہوئے اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیے کیونکہ وہ قحط سے ہلاک ہو رہی ہے۔

رات کو صحابی سوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

اذهب الیٰ عمر فاقرئه و اخبره انكم مسقون وقل له علیك الكیس الكیس	عمر کے پاس جا کر میرا سلام دو اور انہیں اطلاع دو بارش ہو جائیگی اور انہیں کہو خوب دانائی اور محنت سے کام لو۔

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی تو آپ رو پڑے اور اللہ تعالیٰ کے حضور یوں التجا کرنے لگے۔

یارب ما الوا الا ما عجزت عنه۔ (الاستیعاب، ۴۶۴/۲)

اے اللہ میں طاقت کے مطابق خدمت خلق کی پوری کوشش کروں گا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۳۱/۱۲)

حافظ ابن کثیر نے اسی مذکورہ واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ کہ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب کہتے ہیں سترہ ہجری کے آخر اور اٹھارہ کے کے ابتداء میں اہلِ مدینہ قحط سالی کا شکار ہوئے اور بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔

حتیّ اقبل بلال بن الحارث المزنی فاستاذن علی عمر فقال انا رسول اللہ الیك یقول لك رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لقد عهدتك کیسا وما زلت علی ذالك فی شانك ؟

حتیّٰ کہ حضرت بلال بن حارث المزنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا میں اللہ کی طرف سے قاصد ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیغام بھیجا ہے۔

آپ نے پوچھا:

حتیّٰ رأیت هذا؟ قال البارحة۔

یہ خواب تم نے کب دیکھا؟ عرض کیا پچھلی رات۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر تشریف لائے اور اعلان کیا آپ اللہ تعالیٰ کے حضور نماز ادا کریں، آپ نے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر

Marfat.com

پوچھتا ہوں۔

هل تعلمون منی امراً غیر خیر منه؟

کیا تم نے مجھ سے کوئی خیر کے علاوہ کوئی کام دیکھا ہے۔

انہوں نے عرض کیا :۔

اللّٰھم لا

اللہ کی توفیق سے ہرگز نہیں۔

آپ نے فرمایا حضرت بلال بن حارث نے یہ یہ بات کہی ہے تو لوگوں نے کہا بلال نے سچ کہا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ۷/۹۱

اس واقعہ کی حجت پر مخالفین کی طرف سے جتنے اعتراضات وارد کئے گئے ہیں ان تمام کا تفصیلی جواب مخدوم اہلِ سنت استاذی المکرم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی نے "من عقائد اہل السنۃ" میں "الکلام علیٰ اثر بلال" کے عنوان کے تحت دے دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو صہ ۱۲۴ تا ۱۳۸)

میں آپ کا پڑوس نہیں چھوڑ سکتا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پُر انوار کے ساتھ صحابہ کو اس قدر محبت تھی کہ آپ کے مشن کو پھیلانے، اس کی اشاعت اور اس کی خدمت کے لیے جدا ہوتے تھے، ورنہ ان کی کوشش ہوتی زندگی آپ کے مرکز شہر مدینہ میں ہی گزرے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے جب باغیوں نے محاصرہ کر لیا تو بعض صحابہ نے یہ مشورہ دیا آپ شہر مدینہ چھوڑ کر ملک شام تشریف لے جائیں تو اس موقعہ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا :۔

Marfat.com

لن افارق دار هجرتی ومجاورة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فیها (شفاء السقام ۷۳)

میں اپنے مقام ہجرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔

یعنی شہید تو ہو سکتا ہوں مگر حضور کی چوکھٹ سے دور نہیں ہو سکتا۔

دوسروں کو زیارت کی دعوت دیتے

امام تقی الدین سبکی، فتوح الشام کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں بیت المقدس فتح ہوا۔ اس موقعہ پر حضرت کعب الاحبار مسلمان ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر بہت ہی خوش ہوئے اور انہیں فرمایا :

هل لك ان تسير معی الی المدینة وتزور قبر النبی صلی الله علیه وسلم وتمتع بزیارته۔

کیا تم نے میرے ساتھ شہر مدینہ نبی چلو گے؟ تاکہ زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پا سکو۔

انہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا :

امیر المؤمنین :

انا افعل ذالك

میں ضرور چلوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں لے کر مدینہ منورہ پہنچے۔

اول ما بدأ بالمسجد وسلم علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔ (شفاء السقام ۵۶)

تو سب سے پہلے مسجد نبوی گئے اور رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیا۔

Marfat.com

زندگی کے آخری لمحات میں صحابہ کی آرزو

آپ کو اس مذکورہ واقعہ سے اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ان فدائیوں کی زندگی کے آخری لمحات میں کیا آرزو اور تمنا ہوا کرتی تھیں۔ اس کی تائید میں حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا آخری پیغام بھی پڑھ لیجئے جو انہوں نے زندگی کے آخری سانسوں کے وقت دیا تھا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے احد کے دن مجھے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے بارے میں معلوم کرنے کے لیے بھیجا اور فرمایا اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے!

فاقرئہ منی السلام وقل لہ یقول لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تجدک ؟	میرا انہیں سلام کہو اور میری طرف سے پوچھو تم کس حال میں ہو؟

زخمیوں کے درمیان تلاش کرتا ہوا ان کے پاس پہنچا۔

وھو فی آخر رمق۔	اس وقت ان کے آخری سانس تھے

ان کے جسم پر ستر سے زائد زخم تھے۔ میں نے آواز دی اے سعد۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علیک السلام ویقول لک واخبرنی کیف تجدک	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سلام فرما رہے ہیں اور پوچھ رہے ہیں تمہارا کیا حال ہے۔

Marfat.com

اگر اللہ کے حبیب کو تکلیف پہنچی تو

اس سچے محب وعاشق نے آنکھیں کھولیں اور کہا اے زید

علی رسول اللہ السلام و	اللہ کے رسول پہ سلام اور تم پہ
علیك السلام	بھی سلام۔

میری طرف سے آپ کی خدمت میں عرض کرنا۔

اجد ریح الجنّة	میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔

اور میرے ساتھی انصاریوں کو میرا یہ پیغام دینا۔

لا عذر لکم عند اللہ ان	تمہارا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائیگا
یخلص الی رسول اللہ صلی اللہ	اگر تمہارے ایک کے زندہ ہوتے
علیہ وسلم وفیکم۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن سے تکلیف پہنچی۔

مشعر یطرف (المستدرک ۳/۲۰۱)

ڈاکٹر فضل الٰہی اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

فیھو فکر ھذا المحب الصادق	غور تو کیجئے اس سچے محب نے آخری
فی آخر لحظات حیاتہ؟ وماذا	لمحات میں کیا پیغام دیا۔ ان کا دل کس
شغل بالہ، وبما اوصی قولہ	میں مشغول ہے وہ اپنے ساتھیوں
وھو یودعھم متملیًا عن	کو الوداع کہتے ہوئے کیا نصیحت
ھذہ الدنیا وما فیھا من	کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ اولاد، اہل
اھل واولاد ومتاع؟	اور مال کو بھی چھوڑ رہے ہیں لیکن
الا مر الذی شغل بالہ وھو	ان کا دل صرف رب العالمین کے
سلامۃ حبیبہ حبیب رب	محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی

Marfat.com

العالمین والوصیۃ التی اوصی بھا قومہ ھی ان یبذل کل واحد منھم نفسہ فداء للرسول الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں جارہا ہے اور ان کی نصیحت ساتھیوں کو یہی ہے کہ ہر کوئی اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کردے۔

اس کے بعد امت سلمہ سے سوال کرتے ہیں۔

انحن کذالک؟ فیوتفکر نحن؟ وماذا یشغل بال کثیر منا؟ وبما یوصی بعضنا اصحابہ عند تودیعھم الی الغرب والشرق؟ قد یکون التصریح بہ فقط غیر لائق بشخص ینتمی الی الاسلام (حب النبی، ۵۷)

کیا آج ہمارا حال یہی ہے؟ ہماری سوچ آج کیا ہے؟ کیا الوداعی کے وقت ہمارے دل میں اس بات کا خیال آتا ہے بلکہ بعض اوقات مسلمان ایسی بات کرتے ہیں جس کا ذکر بھی یہاں مناسب نہیں ہمیں ضرور اپنے معاملہ میں نظر ثانی کرنی چاہیئے تاکہ رحمت خداوندی کا حصول ہو۔

آپ کے ہوتے ہوئے ہر غم ہیچ ہے

ایک انصاری صحابیہ کے والد، بھائی اور خاوند غزوۂ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے تمام کے تمام شہید ہوگئے۔ اس خاتون کو جب یہ اطلاع دی گئی کہ تیرے والد، بھائی اور خاوند شہید ہوگئے ہیں تو وہ ان کے بارے میں ایک لمحہ بھی پریشان نہیں ہوتیں بلکہ پوچھتی ہیں۔

اَیْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں اور کیسے ہیں؟

Marfat.com

صحابہ کرام کہتے ہیں۔

ھو بخیر بحمد اللہ کما تحبین

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیری چاہت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے شکر سے خیریت سے ہیں۔

وہ کہتی ہیں

ادنیہ حتی انظر الیہ

مجھے آپ کے پاس لے چلو تاکہ زیارت کر سکوں۔

صحابہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاتے ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر پکار اٹھتی ہیں

کل مصیبۃ بعدک جلل

آپ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت

یارسول اللہ (دلائل النبوۃ للبیہقی ۳/۲۰۲)

ہیچ ہے۔

امام اہل محبت مولانا احمد رضا قادری نے کیا ہی خوب فرمایا ؎

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

اس حال میں بھی محبوب کے مقدس پاؤں میں کانٹا چبھنا پسند نہیں

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میرے اسلام لانے سے پہلے کا واقعہ ہے حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے کفار حرم سے باہر لا رہے تھے۔ میں ان سے ملا اور کہا کہ اے زید میں۔

انشدك اللہ اتحب ان محمداً الان عندنا مکانك تضرب سیفہ وانت فی اھلك ؟

میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تو اس وقت یہ چاہتا ہے کہ اس وقت تیری جگہ محمد ہوں انکو شہید کر دیا جائے اور تو ایسے گھر آرام سے ہو۔

Marfat.com

اس کے جواب میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا

واللہ ما احب ان محمداً	اللہ کی قسم میں نہیں چاہتا کہ میں
الان فی مکانہ الذی ھو	آرام سے گھر بیٹھوں اور حضور صلی اللہ
فیہ تصیبہ شوکۃ تؤذیہ	علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے۔
وانا جالس فی مکانی۔	

ابو سفیان نے اس پر تعجب کیا اور کہا۔

ما رأیت من الناس احدا	میں نے لوگوں میں سے کسی کو نہیں
یحبہ اصحابہ ما یحب اصحاب	دیکھا کہ وہ اپنے دوستوں سے اسقدر
محمد محمداً (تاریخ طبری)	محبت کرتا ہو جس قدر محمد کے انکی کرتے ہیں۔

مسجد نبوی کا احترام کرتے

ہر مسجد کا ادب یہی ہے کہ اس میں آواز کو بلند نہ کیا جائے۔ مگر مسجد نبوی کا احترام و اکرام دیگر مساجد سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرام گاہ بھی ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام وہاں کوئی ایسا کام نہ کرنے دیتے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف و ایذا کا اندیشہ ہوتا۔

وہاں اونچی گفتگو نہ کرنے دیتے

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے میں مسجد نبوی میں تھا اچانک ایک شخص نے مجھے سنگریزہ مارا۔ میں نے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے فرمانے لگے وہ دو آدمی ہیں ان کو میرے پاس

Marfat.com

بلا لاؤ، میں بلا کر لایا تو آپ نے ان سے پوچھا۔
من انتما و من این انتما ؟ تم کون ہو اور کہاں سے ہو؟
عرض کیا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔
آپ نے فرمایا :

لو کنتما من اھل البلد لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اگر تم شہر مدینہ میں ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اونچی بول رہے ہو۔

مسجد نبوی میں سو جایا کرتے

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے گھر کے ساتھ صحابہ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ بعض اوقات ہم مسجد میں سو جایا کرتے تھے۔
امام نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا :

کنا فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ننام فی المسجد نقیل فیہ ونحن شباب	یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں مسجد میں ہی سو جایا کرتے، حالانکہ ہم جوان تھے۔

(مسند احمد ۲/ ۷۹)

صحبت نبوی میں بے حرکت ہو جاتے

جیسے ہی صحابہ کرام آپ کی مجلس میں حاضر ہو جاتے وہ بے حرکت ہو جاتے۔ دور سے دیکھنے والا محسوس کرتا یہ بے جان اشیاء ہیں، پرندے

Marfat.com

انہیں درخت سمجھ کر ان کے سروں پر بیٹھ جاتے۔

۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے صحابہ کا یہ معمول یوں مروی ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں شریک ہوئے۔ تدفین کے لیے پہنچے تو ابھی قبر تیار نہ تھی۔

فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجلسنا حولہٗ کان علیٰ رؤوسنا الطیر

(المستدرک ۱/۲-۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے، ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔

۲۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا

واصحابہ عندہ کانما رؤوسھم الطیر (المستدرک، ۱، ۲۰۹)

آپ کے پاس صحابہ اس طرح حاضر ہیں گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں

۳۔ گویا ان کے سر ہے ہی نہیں

حضرت عبدالرحمٰن بن قرط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو دیکھا۔

فاذا حلقۃ کانما قطعت رؤوسھم (المستدرک ۱/۲۰۹)

صحابہ حلقہ کی صورت میں حاضر ہیں گویا ان کے سر کاٹ دیے گئے ہیں۔

صحبت نبوی میں سر جھکا کر بیٹھتے

صحابہ محبت نبوی میں جیسے خاموش ہو کر بیٹھتے، ادنیٰ نہ بولتے۔ آپ کی

Marfat.com

طرف نگاہیں نہ اٹھاتے اس طرح وہ صحبت میں سر جھکا کر بیٹھتے۔

۱۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کنا اذا قعدنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم نرفع رؤوسنا الیہ اعظاما لہ۔ (المستدرک ۱/۲۰۸)

ہم جب رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھتے تو آپ کی تعظیم کرتے ہوئے اپنے سر آپ کی طرف نہیں اٹھاتے تھے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری مجلس میں تشریف لاتے۔

لم یرفع احد منا رأسہ غیر ابی بکر و عمر فانہما کانا یتبسمان الیہ و یتبسم الیہا (المستدرک ۱/۲۱۰)

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ ہم میں سے کوئی سر نہ اٹھاتا تھا۔ وہ دونوں حضرات آپ کو دیکھ کر اور آپ انہیں دیکھ کر مسکراتے۔

آپ کے احترام میں مجلس ذکر میں خاموشی

صحابہ کرام کسی مجلس میں ذکر و فکر میں مشغول ہوتے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہو جاتی تو آپ کے احترام و تعظیم کی وجہ سے تمام صحابہ خاموش ہو جاتے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ہے ہم ایک گروپ بن کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے۔ وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوا۔ ہمیں دیکھ کر آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔

Marfat.com

فکفوا عن الحدیث اعظاما لرسول اللہ صلی اللہ وسلم

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر خاموش ہوگئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کیا کر رہے ہو۔

انی رأیت الرحمۃ تنزل علیکم فاحببت ان اشارککم فیھا۔ (المستدرک ۱/۲۱۰)

میں نے تم پر رحمت کا نزول دیکھا تو چاہا میں بھی تمہارے ساتھ شریک ہوجاؤں۔

مجلس میں آپ کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھتے

صحابہ کرام صحبت نبوی میں نہایت نظم و ادب کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھتے۔

۱۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۲ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسنا حولہ۔ (ابوداؤد ۲/۳۱۰)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تو آپ کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے۔

۲۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ اپنی توبہ کی قبولیت کا واقعہ بیان کرتے ہیں جب مجھے قبولیت کی اطلاع ملی۔

انطلقت الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت المسجد فاذا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس حولہ الناس فقام الی طلحۃ بن عبداللہ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، مسجد میں داخل ہوا تو آپ تشریف فرما تھے۔ صحابہ اردگرد بیٹھے تھے۔ حضرت طلحہ نے آگے بڑھ کر میرے ساتھ مصافحہ کیا

Marfat.com

یھرول حتی صا فحنی وھنأنی اور مجھے مبارک باد دی۔
(بخاری ومسلم)

سواری کے اردگرد چلتے

اگر کسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر تشریف فرما ہوتے تو صحابہ کرام آپ کے اردگرد چلتے۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن دحداح کا جنازہ پڑھایا ہم بھی وہاں حاضر تھے۔ واپسی کے لیے آپ کے لیے سواری لائی گئی آپ سوار ہو کر چلے۔

ونحن نسعی حولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز)

تو ہم بھی آپ کے اردگرد ہو کر چلے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

مجلس میں بعض اوقات آپ کے پیچھے بیٹھ جاتے

صحابہ اکثر طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور اردگرد بیٹھتے لیکن بعض اوقات ادب و حیا کرتے ہوئے آپ کے پیچھے آکر بیٹھ جاتے حضرت انس رضی اللہ عنہ اس معمول کو یوں بیان کرتے ہیں۔

کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلسنا خلفہ۔
(اخلاق النبی واداب ۸۵/)

جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو آپ کے پیچھے بیٹھ جاتے۔

Marfat.com

مجلس نبوی میں آگے آنے کے بجائے جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے

صحابہ کرام، مجلس نبوی کے آداب بجالاتے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر ان میں کوئی بعد میں آتے تو وہ آگے جانے کی کوشش کے بجائے آخر میں بیٹھ جاتے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ صحابہ کے اس معمول کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

كنا اذا اتينا النبى صلى الله عليه وسلم جلس احدنا حيث ينتهى (ابوداؤد ۲/۸-۳)

جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے، جہاں جگہ ملتی آخر میں بیٹھ جاتے۔

صحبت نبوی میں پاکیزگی کی حالت میں بیٹھتے

صحابہ کرام ہر حال میں کوشش کرتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں حالت پاکیزگی میں بیٹھیں، اگر دیگر حالت ہوتی تو پاکیزگی حاصل ہونے تک مجلس میں نہ آتے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن میں جنبی حالت میں تھا، راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی، میں طریقے سے نکل گیا۔

فذهبت فاغتسلت — اور جاکر غسل کیا۔

جب میں واپس آیا تو آپ نے فرمایا:۔

اين كنت يا ابا هريرة — ابوہریرہ تم کہاں چلے گئے تھے؟

میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اچھی حالت میں نہ تھا۔

Marfat.com

فکرھت ان اجالسك وانا علی غیر طھارۃ

میں نے آپ کی صحبت میں طہارت کے بغیر بیٹھنا پسند نہ کیا۔

آپ نے فرمایا سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس (البخاری ۱/۴۲)

مومن اس طرح ناپاک نہیں ہو جاتا کہ وہ مل نہ سکے۔

ناپاک حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں بیٹھنا تو کجا اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کو ہاتھ نہ لگاتے۔

ادباً حرکت نہ کرتے

کسی صحابی کی گود میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اقدس رکھ کر آرام فرما ہوتے، خواہ حالت نیند ہوتی یا حالت بیداری، کچھ ہو جاتا وہ صحابی حرکت نہ کرتے کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام میں خلل واقع نہ ہو

ڈنک کھا لیا مگر حرکت نہ کی

غارِ ثور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں آرام فرما ہوئے، سانپ نے ان کی اس ایڑی پہ ڈنک مارا جو انہوں نے سوراخ کے آگے رکھی ہوئی تھی۔ ان کے تمام جسم میں زہر سرایت کر گیا مگر انہوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حرکت نہ کی کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند و آرام میں خل واقع نہ ہو جائے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ رفاقت پہ رشک کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

Marfat.com

وجلدتی جانبہ ثقبًا فشق ازراہ وسدھا بہ وابقی منھما اثنان فالقھما رجلیہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل قد خل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع ردائہ فی حجرہ ونام فلاغ ابوبکر صدیق فی رجلہ من الجحر ولم یتحرک فخافۃ ان یتنبہ فسقطت دموعہ علی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مشکوٰۃ المصابیح، ۵۵۶)

غار میں مختلف اطراف میں سوراخ تھے اپنے تہہ بند کو پھاڑ کر کپڑے سے ان کو بند کیا لیکن کپڑا ختم ہو جانے کی وجہ سے دو سوراخ خالی رہ گئے ان پہ پاؤں رکھ لیے اور پھر آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر تشریف لانے کے لیے عرض کیا۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر صدیق کی گود میں سر رکھ کر آرام فرما ہوئے۔ سوراخ سے کسی زہریلی شئے نے آپ کے پاؤں کو کاٹا مگر آپ نے حرکت نہ کی کہیں میرے آقا کی نیند میں خلل واقع نہ ہو جائے لیکن زہر نے اتنا اثر کیا کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

میں آپ کی وجہ سے اپنی جگہ سے نہ ہلی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک سفر کے دوران میرا ہار گم ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاش کے لیے ٹھہر گئے۔ تمام قافلہ رک گیا۔ اہل قافلہ کے پاس پانی نہ تھا۔ وہاں پانی تلاش کیا گیا مگر نہ ملا میرے والد گرامی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے تو :۔

Marfat.com

ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلو واضع رأسہ علی فخذی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت میری گود میں سر رکھ کر آرام فرما تھے۔

کہنے لگے تو نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام اہل قافلہ کو روک رکھا ہے اور یہاں پانی نہ ملنے کی وجہ سے سخت پریشانی ہے مجھے سخت سست کہتے ہوئے میرے پہلو پر ہاتھ مارنے لگے۔

ولایمنعنی من التحرك الامکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلو علیٰ فخذی۔

مجھے ہلنے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میری گود میں اللہ کے رسول آرام فرما تھے۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں

فبی الموت لمکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کی وجہ سے اُس وقت مجھ پر موت جیسی کیفیت طاری تھی۔

اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے آپ کی خدمت میں پانی کی عدم دستیابی کے بارے میں عرض کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر تیمم کی اجازت نازل فرمائی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا

ماھی باول برکتکم یاٰل ابی بکر (البخاری ۲/۶۶۳)

اے آلِ ابوبکر یہ تمہاری وجہ سے اولیں برکت نصیب نہیں ہوئی۔

یعنی تمہاری وجہ سے اس امت کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف برکات و رحمتیں نصیب ہوتی رہتی ہیں۔

Marfat.com

پشت پر تیر پہ تیر لگے مگر حرکت نہ کی

ان مذکورہ حالات میں حرکت نہ کرنا صحابہ کرام کا ہی حصہ ہے مگر اس سے آگے بڑھ کر حالات جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و دفاع کے بارے میں ملاحظہ کیجئے۔ امام ابن اسحاق نقل کرتے ہیں۔ غزوۂ احد کے موقع پر کفار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ آور ہوئے تو آپ کے جن شیدائیوں نے اس موقع پر آگے بڑھ کر آپ کا دفاع کیا ان میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی سرفہرست ہیں۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

وترس دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ ابو دجانۃ بنفسہ ویقع النبل فی ظہرہ وھو منحن علیہ حتّٰی کثر فیہ النبل (السیرۃ النبویہ لابن ھشام، ۳/۳۰)

ابو دجانہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے پیش کر دیا۔ تمام تیر ان کی پشت پر لگے اور وہ آپ پر جھکے ہوئے تھے۔

دوسری روایت میں ہے تیر پہ تیر لگ رہے تھے مگر

وھو لا یتحرک

مگر انہوں نے ہرگز حرکت نہ کی۔

اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

محبوبا علیہ بحجفۃ

اگر حضور سر اقدس اٹھا کر دیکھتے تو یہ عرض کرتے یا نبی اللہ میرے والدین فدا ہوں۔

Marfat.com

لا تشرف لا یصیبك سهم من سهام القوم فحری دون نحرك۔
(البخاری، کتاب المغازی)

آپ سر اقدس اٹھا کر نہ جھانکیے کہیں کوئی تیر نہ لگ جائے، میرا سینہ آپ کے سینہ اقدس کے سامنے ہے۔

اس جملہ کا عام طور پر یہ معنی لیا گیا ہے۔

اقف بین یدیك بحیث ان السهم اذا جاء یصیب نحری ولا یصیب نحرك
(عمدۃ القاری ۱۶ : ۲۷۴)

میں آپ کے سامنے اس طرح کھڑا ہوا اگر کوئی دشمن کا تیر آئے تو میرے سینے میں پیوست ہو جائے آپ کا سینہ اقدس اس سے محفوظ رہے۔

مگر شیخ محمد فواد عبدالباقی اِسے جملہ دعائیہ قرار دیتے ہوئے اس کا معنی یوں کیا ہے۔

ای جعل اللہ نحری اقرب الی السهم من نحرك لاصاب بها دونك۔
(حاشیہ صحیح مسلم، ۳ : ۱۴۴۳)

اللہ تعالےٰ دشمنوں کے تیروں کے قریب میرا سینہ کر دے نہ کہ آپ کا سینہ اقدس تاکہ ان کے تیر مجھے لگتے رہیں۔

ہاتھ شل ہو گیا مگر بیٹھے نہیں

غزوۂ احد میں حضور کے ساتھ جو بارہ صحابہ باقی رہ گئے تھے ان میں سے بھی گیارہ شہید ہو گئے۔ اب صرف حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کر رہے تھے۔

حتی خرت یدہ فقطعت

ان کا ہاتھ اتنا زخمی ہوا کہ انگلیاں

Marfat.com

اصابعه (النسائی کتاب الجہاد) کٹ گئیں۔

بخاری میں حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رأیت ید طلحة شلاء وقی بها النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد (البخاری کتاب المغازی)

میں نے احد کے دن حضرت طلحہ کا وہ ہاتھ شل دیکھا جس سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کر رہے تھے۔

یہ دن تمام کا تمام طلحہ کا ہے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا صرف ہاتھ ہی شل نہیں بلکہ ان کا تمام جسم زخموں سے چور ہو گیا تھا

شوا تینا طلحة فی بعض تلك الحفار فاذا به بضع وسبعون بین طعنة ورمیة وضربة (فتح الباری ۸۲/۷)

ہم حضرت طلحہ کے پاس آئے تو ان کے جسم پر تیروں، نیزوں اور تلواروں کے ستر سے زائد زخم تھے۔

اس کے بعد جب بھی غزوۂ احد کا تذکرہ چھڑتا

بکی شم قال ذلك كله یوم طلحة (منحة المعبود ۹۹/۲)

رو پڑتے اور فرماتے وہ تمام دن حضرت طلحہ کا ہے۔

Marfat.com

حضور کے وصال کے بعد ہمارے اندر تبدیلی آئی ہے

صحابہ کرام خوف وخشیت الٰہی کا تذکرہ بعض اوقات ان الفاظ میں کرتے، ہم وہ نہیں رہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں تھے۔

۱۔ حضرت ابن مسیب کہتے ہیں ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا :

هنيئا لك برؤية رسول الله صلى الله عليه وسلم وصحبته

اس بات کی مبارک ہو کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور آپ کی صحبت نصیب ہوئی۔

فرمانے لگے مبارک تو دے رہے ہو۔

انك لا تدري ما احدثنا بعده. (الاصابه ۳۵/۲)

تم نہیں جانتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہمارے اندر کیا تبدیلی آچکی ہے۔

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

مامنا احد ادرك الدنيا الا وقد مالت به الا ابن عمر۔ (حلیۃ الاولیا، ۲۹۴/۱)

ابن عمر کو چھوڑ کر ہم میں سے ہر ایک پر کچھ نہ کچھ دنیا نے اثر دکھایا ہے۔

Marfat.com

کسی پر بوجھ نہ بنتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کے اندر محنت و مشقت کا جذبہ خوب اجاگر کر دیا تھا۔ ان میں سے ہر کوئی اپنے ہاتھوں روزی کما کر زندگی بسر کرنے کا عادی تھا۔ ان میں فارغ رہنے کو لعنت تصور کیا جاتا حتیٰ کہ جس دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا تو دوسرے دن کاندھے پر چادریں ڈالے بازار بیچنے چلے گئے۔ حضرت فاروق اعظم نے دیکھا تو عرض کی حضرت اب آپ مملکت کے امور سنبھالنے پر وقت لگائیں۔ بیت المال آپ کے گزارے کا انتظام کرے گا۔

مجھے بتائیں بازار کدھر ہے؟

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جب مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا حضرت سعد نے ان سے عرض کیا آج کے بعد میرا نصف مال آپ کا ہے، میری دو بیویاں ہیں۔ ایک کو طلاق دے رہا ہوں۔ آپ عدت کے بعد ان سے نکاح کر لیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ آپ کو اللہ برکتیں عطا فرمائے۔

ولکن اذا صحبت فدلونی علیٰ سوقکو۔ (الطبقات، ۳/۱۲۵)

مجھے آپ کل یہ بتائیں مدینہ کا بازار کہاں ہے تاکہ میں روزی کما سکوں۔

Marfat.com

جونیت رسول اللہ کی وہی میری ہے

بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت کا علم نہ ہوتا تو یوں نیت کر لیتے۔ اس عمل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو نیت ہے وہ ہی ہماری ہوگی۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حجۃ الوداع کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ احرام میں تھے۔ جب ہم مکۃ المکرمہ پہنچے تو آپ نے فرمایا: جو ساتھ ہدی نہیں لایا وہ عمرہ کے احرام کھول دے، چونکہ میں قربانی ساتھ لایا ہوں اس لیے میں حج کے بعد ہی احرام کھولوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس موقعہ پر یمن سے حج کے لیے آئے تھے۔ انہیں یہ علم نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے یا حج اور عمرہ دونوں کا جب ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا:۔

بما اھللت یا علی — اے علی تو نے کس نیت سے احرام باندھا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے علم نہیں تھا کہ آپ نے کونسا احرام باندھا ہے۔ اس لیے میں نے احرام باندھتے وقت یہ نیت کی تھی۔

اھللت بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
البخاری، ۲/۶۲۴

میں احرام کی وہی نیت کر رہا ہوں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔

Marfat.com

۲۔ طارق بن ہشاب کہتے ہیں مجھے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم میں بھیجا ہوا تھا۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر میں بھی حج کے لیے آیا۔ جب میں پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابطح کے مقام پر تھے۔ حاضر خدمت ہونے پر آپ نے پوچھا :

احججت یا عبد اللہ بن قیس ؟

اے عبداللہ بن قیس (ان کا نام ہے) حج کی نیت کی ہے ؟

میں نے عرض کیا :

لبیک یا رسول اللہ

یارسول اللہ نیت کی ہے۔

آپ نے فرمایا :

کیف قلت ؟

بوقت نیت کیا کہا تھا۔

عرض کیا

قلت لبیک اھلال کاھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

میں نے کہا تھا اے اللہ میں وہی نیت احرام باندھ رہا ہوں جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

نیک بات کے نہایت حریص تھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں صدقۃ الفطر اکٹھا ہوا تو :

وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ رمضان کی حفاظت کیلئے مقرر فرمایا۔

Marfat.com

ایک آدمی نے آکر جھولی بھرنی شروع کردی میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا :-

واللہ لارفعنك الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ — اللہ کی قسم میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ضرور پیش کروں گا

کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں اور میرے بچے بھوک وجہ سے سخت پریشان ہیں مجھے ترس آگیا اور چھوڑ دیا، صبح ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ

ما فعل اسیرك البارحة — گذشتہ رات والے قیدی کا کیا بنا۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ سخت پریشانی کا اظہار کر رہا تھا: اس لیے چھوڑ دیا۔

نبی آخرالزماں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا۔

وسیعود فرتناله سیعود، لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه سیعود۔ — وہ لوٹ کر آئے گا مجھے یقین ہوگیا وہ دوبارہ آئے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے۔

میں چھپ کر انتظار میں بیٹھ گیا۔ وہی آدمی آیا اور غلّہ سے جھولی بھرنی شروع کردی، میں نے پکڑ لیا اور کہا تجھے آج میں حضور کی خدمت میں پیش کروں گا۔ کہنے لگا مجھے چھوڑ دیں میرے بچے سخت بھوکے ہیں، میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ میں نے اُسے ترس کھا کر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

ما فعل اسیرك — تیرے قیدی کا کیا بنا۔

عرض کیا یارسول اللہ اپنی سخت محتاجی کا ذکر کر رہا تھا۔ اس لیے

Marfat.com

میں نے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا :

قد کذبك وسیعود۔ اس نے تجھ سے غلط بیانی کی ہے وہ پھر آئے گا۔

میں تیسری دفعہ انتظار میں تھا تو وہ آگیا اور اس نے جھولی بھرنی شروع کر دی، میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا اب تجھے نہیں چھوڑوں گا تو بار بار کہتا ہے کہ میں نہیں آؤنگا اور پھر آجاتا ہے۔ کہنے لگا :

دعنی اعلمك کلمات ینفعك اللہ بھا۔ مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو تجھے نفع دینگے۔

میں نے کہا وہ کونسے کلمات ہیں تو اس نے بتایا :

اذا اویت الی فراشك فاقرأ آیۃ الکرسی۔ جب تم سونے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔

تو اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں چلا جائے گا اور شیطان تیرے قریب نہ آئے گا۔ میں نے پھر اُسے چھوڑ دیا۔ صبح بارگاہِ نبوی میں حاضری ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

ما فعل اسیرك البارحۃ رات والے قیدی کا کیا بنا۔

عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھے کچھ کلمات بتائے جن کی وجہ سے میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا وہ کونسے کلمات ہیں، عرض کیا۔ آیت الکرسی ہے۔

وکانوا احرص شئی علی الخیر صحابہ نیکی کی بات کے سب سے زیادہ حریص تھے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا : جھوٹا ہے مگر بات سچی کر گیا ہے۔ ابو ہریرہ جانتے ہو یہ تین دن سے آنے والا کون تھا؟ عرض کیا میں نے نہیں جانتا ! فرمایا

Marfat.com

ذاک شیطان — یہ شیطان تھا۔

(البخاری۔ ۱/۳۱۰)

آپ کے وعدہ کو پورا کرتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہری حیات میں کسی سے بھی جو وعدہ کیا اُسے آپ نے خوب نبھایا اگر مستقبل کے حوالے سے کوئی وعدہ آپ نے کیا اور اس سے پہلے آپ کا وصال ہوگیا تو آپ کے صحابہ نے اُسے بھی پورا کر دیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا، بحرین سے جب مال آئے گا تو اس میں سے تجھے عطا کروں گا، ابھی وہ مال نہیں پہنچا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

فلما جاء مال البحرین امر ابوبکر فنادیٰ من کان لہ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ او دین فلیأتنا۔

بحرین سے جب مال آیا تو سیدنا ابوبکر نے اعلان فرما دیا جس کسی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمایا یا قرض تھا وہ آکر ہم سے وصول کرلے۔

میں حاضر ہوا اور بتایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا تو حضرت ابوبکر نے دونوں ہاتھ بھر کر میری جھولی میں ڈالے، میں نے انہیں شمار کیا تو وہ پانچ صد درہم تھے اور ساتھ فرمایا اس سے دوگنا اور لے لو یعنی کل تعداد پندرہ سو درہم ہوگئی۔ (البخاری ۱/۳۰۷)

Marfat.com

صحابیات اپنے ہاتھوں سے کپڑا بنا کر پیش کرتیں

صحابیات کی خواہش ہوتی کاش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاتھوں کا بنا ہوا کپڑا پہنیں۔ اس لیے مختلف موقع پر کپڑا خود بن کر آپ کی خدمت میں پیش کرتیں۔ آپ ان کی تمنا پوری فرماتے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک خاتون چادر لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ !

انی نسجت ھذہ بیدی	یہ چادر میں نے اپنے ہاتھوں سے
اکسوکھا	بُنی ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔

آپ نے قبول فرمائی اور اسے بطور تہہ بند استعمال فرمایا۔ صحابہ اکرام میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مجھے عنایت فرما دیجئے۔ مجلس کے اختتام پر آپ گھر تشریف لے گئے اور وہ چادر اس صحابی کو بھیج دی۔ صحابہ نے اسے کہا تو نے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ آپ کو اس کی ضرورت تھی

لقد علمت انہ لا یرد سائلاً	اور تجھے یہ بھی علم ہے آپ کسی سائل کو خالی نہیں لوٹاتے۔

اس صحابی نے کہا میں نے یہ چادر پہننے کے لیے نہیں مانگی۔

واللہ ما سألتہ الا لتکون کفنی یوم اموت۔ (البخاری ۱/ ۲۸۱)	اللہ کی قسم میں نے فقط اسے اپنے کفن کے لیے حاصل کیا۔

اہل میت کھانا نہ پکائے

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ خوشی کے وقت

Marfat.com

خوشی اور غمی کے وقت غمی کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ مثلاً شادی کا موقعہ ہے تو اس پر خوشی کا اظہار کیا جائے اور فوتیدگی کا معاملہ ہے تو وہاں غم کا اظہار کیا جائے۔ اگر کوئی شادی کے موقعہ پر ماتم کرتا ہے اور فوتیدگی کے وقت ڈھول بجاتا ہے تو اسے اسلام پسند نہیں کرتا۔ ہمارے ہاں بہت سی غلط رسومات در آئی ہیں جن کا ازالہ نہایت ہی ضروری ہے مثلاً کوئی بوڑھا فوت ہو جائے تو خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کھانا پکایا جاتا ہے۔ چالیسویں کو ولیمہ بنایا جاتا ہے۔ آیئے صحابہ کرام کا اس بارے میں معمول ملاحظہ کیجئے۔

حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔

کنا نعد الاجتماع الی اھل المیت وصنیعۃ الطعام بعد دفنہ من النیاحۃ۔ (مسند احمد ۲/۴۱۵)	ہم دفن میت کے بعد اہل میت کے ہاں جمع ہوتے اور کھانا کھلنے کو نوحہ ہی شمار کیا کرتے تھے۔ اور نوحہ سے اسلام نے منع کر رکھا ہے۔

فوت ہونے والے کے ہاتھ فوت شدہ کو سلام بھیجتے

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مومن فوت ہونے کے بعد دنیا سے برزخ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ وہاں وہ مقید نہیں بلکہ دنیا سے بہتر آزادی اسے نصیب ہوتی ہے اور دنیاوی زندگی سے کہیں اعلیٰ و افضل زندگی پاتا ہے۔ قرآن مجید نے اسے یوں بیان فرمایا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً	جس نے حالت ایمان میں نیک عمل کئے مرد ہوں یا عورت تو ہم انہیں

Marfat.com

طَیِّبَۃً" پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔

احادیث مبارکہ میں یہاں تک آیا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے فوت شدہ رشتہ داروں پر پیش کئے جاتے ہیں۔

اس لیے صحابہ کرام موت کو اللہ و رسول سے ملاقات کا ذریعہ جانتے تھے۔ جب ان میں سے کوئی فوت ہوتا تو اسے کہتے فلاں کو ہمارا سلام کہنا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بیان کرتے ہیں جب میرے والدِ گرامی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو ان کے پاس حضرت ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے لگیں اے ابوعبدالرحمٰن!

ان لقیت فلانا فاقرا علیہ منی السلام۔ اگر فلاں سے ملاقات ہو تو انہیں میرا سلام کہنا۔

والدگرامی کہنے لگے ام بشر اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

اشعل من ذلک

حضرت ام بشر کہنے لگیں اے ابوعبدالرحمٰن

اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ارواح المومنین فی طیر خضر تعلق شجر الجنۃ

کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا اہل ایمان کے ارواح سبز پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں سے معلق ہوتے ہیں۔

کہنے لگے ہاں میں نے سنا ہے فرمانے لگیں

فھو ذاک (ابن ماجہ) اس سے یہی مراد ہے۔

Marfat.com

حضرت محمد بن منکدر کا بارگاہ نبوی میں سلام

یہی وجہ ہے جب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت محمد بن منکدر نے ان کے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام بھیجا۔ وہ خود بیان کرتے ہیں۔

دخلت علیٰ جابر بن عبداللہ وھو یموت فقلت اقرا علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلم السلام۔ (ابن ماجہ)

میں حضرت جابر بن عبداللہ کے حال کے وقت ان کے پاس گیا اور میں نے یہ پیغام دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا۔

Marfat.com

صحابہ

اور

پوسٹِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

صحابہ کرام کو یہ خصوصیت و شرف بھی حاصل ہے کہ انہیں محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس دستِ اطہر، اور پاؤں مبارک چومنے کا شرف حاصل ہوا۔ مختلف بہانوں اور حیلوں سے کوشش کرتے ہمیں آپ کے مقدس جسم کا بوسہ نصیب ہو جائے۔

؎ دلِ عشاق حیلہ گر باشد

(عشاق کا دل بہانہ تلاش کرنے والا ہوتا ہے)

جسمِ اطہر کے ساتھ چمٹ کر بوسہ

ایک بُھَیسہ نامی خاتون اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتی ہیں انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسقدر محبت تھی، انہوں نے

استأذن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت
فدخل بینہ وبین قمیصہ فجعل	لی اور آپ کی قمیض الٹ دی اور
یقبل ویلتزم	اس کے اندر گھس کر آپ کے ساتھ
	لیٹ گئے اور جسم اطہر کو چوما

پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی شے ہے جس سے روکنا حلال نہیں فرمایا پانی عرض کیا یا رسول اللہ اور کونسی ہے؟ فرمایا نمک عرض کیا یا رسول اللہ اسکے علاوہ؟

Marfat.com

آپ نے فرمایا۔

ان تفعل الخیر خیر لک (ابوداؤد، ۱: ۲۳۵)

جتنی نیکی کرو تمہارے لیے بہتر ہے۔

سر اقدس کا بوسہ

فتح مکہ کے وقت جن کفار کے قتل کا آپ نے حکم دیا۔ ان میں ابن ابی سرح بھی ہے۔ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں پناہ لی۔ کیونکہ وہ آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسے لیکر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی والدہ نے بچپن میں میری بڑی خدمت کی ہے۔ یہ میرا رضاعی بھائی بھی ہے۔ آپ اسے معاف فرمادیں۔ حضور نے چہرہ اقدس پھیر لیا۔ آپ کے چہرہ اقدس پھیرنے کا مقصد یہ تھا۔ کوئی صحابی اسے قتل کر دے۔ مگر آپ کی منشاء کا کسی صحابی کو علم نہ ہوسکا۔ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

فدا اکب علی رسول اللہ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم یقبل	کی طرف جھک کر سر اقدس کو بوسہ
راسہ وھو یقول یارسول اللہ	دیتے ہوئے عرض کرتے رہے
بایعہ فداک امی وابی	یارسول اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان
	اسے معاف فرما کر بیعت کر لیجیے۔

آپ نے فرمایا چلو معاف کر دیا۔ پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا

Marfat.com

ماامنعکم ان یقوم رجل کس بات نے روکا اس بات
منکم الی ھذا الکلب فیقتلہ سے۔کہ تم اس کتے کو قتل کر دیتے۔

حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔یارسول اللہ ہم سمجھ نہ پائے۔ آپ اشارہ فرما دیتے۔ہم اسکی گردن اڑا دیتے۔فرمایا میں قتل کا اشارہ نہیں کیا کرتا۔

(الصارم المسلول، ۱۱۴)

پیشانی کا بوسہ

۱۔تاریخ دمشق میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملک شام میں تجارت کیلئے گئے ہوئے تھے۔ وہاں انہیں خواب آیا۔جس کا تذکرہ انہوں نے بحیرا راہب سے کیا۔اس نے پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ بتایا میں شہر مکہ کا رہنے والا ہوں۔کس خاندان سے تعلق ہے؟ بتایا قریش سے، یہاں کیسے آئے ہو؟ بتایا تجارت کے لئے بحیرا نے کہا۔تیرا خواب سچا ہے۔تمہاری قوم میں ایک نبی آئے گا۔تم اسکے ظاہری حیات میں وزیر اور بعد از وصال خلیفہ بنو گے۔جب حضور علیہ السلام نے اعلانِ نبوت فرمایا۔تو سیدنا صدیق اکبر نے عرض کیا۔اے محمد آپ کے دعویٰ پر کیا دلیل ہے؟ فرمایا۔

الرؤیا التی رایت فی الشام وہ خواب جو تجھے ملک شام میں آیا تھا

حضرت ابوبکر سنتے ہی۔

فعانقہ وقبل بین عینیہ آپ سے چمٹ گئے۔اور آپ کی پیشانی

Marfat.com

وقال اشهد انك رسول الله (ابن عساکر)

چوم لی اور کہا میں تسلیم کرتا ہوں۔ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ مسند احمد میں عمارہ بن عثمان سے مروی ہے۔ کہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کو چوما۔ انہوں نے حاضر ہو کر خواب عرض کیا تو کرم و شفقت فرماتے ہوئے۔

نام له النبی صلے الله علیه وسلم فقبل جبهته۔ (مسند احمد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے۔ اور انہوں نے آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

چہرہ اقدس کا بوسہ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اور صدیق اکبر کو اطلاع دی گئی۔ اور یہ بھی بتایا۔ عمر رضی اللہ عنہ سخت پریشانی میں کہہ رہے ہیں۔ جو کہے گا آپ کا وصال ہو گیا۔ میں اسے قتل کر دوں گا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے۔ اور بغیر کسی کے ساتھ گفتگو کے حجرہ عائشہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔

وهو مغشی بثوب حبرة فکشف عن وجهه ثم اکب علیه فقبله و بکی (ابن عساکر، ۱: ۳۲۵)

آپ یمنی کپڑے میں محو استراحت تھے صدیق اکبر نے کپڑا ہٹایا۔ جھک کر آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور رو دیئے۔

Marfat.com

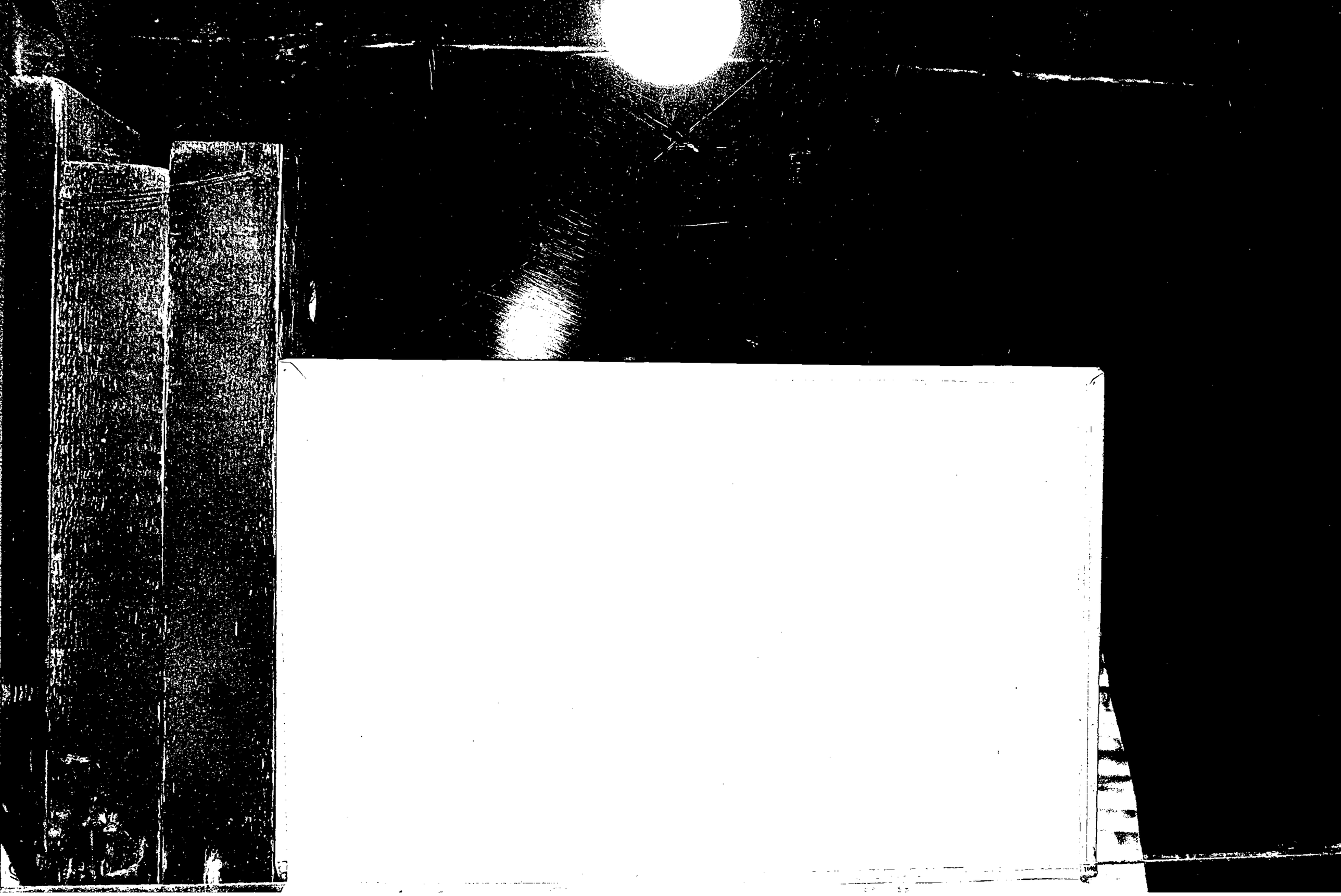

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے محبت اور ادب و احترام کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل کتاب

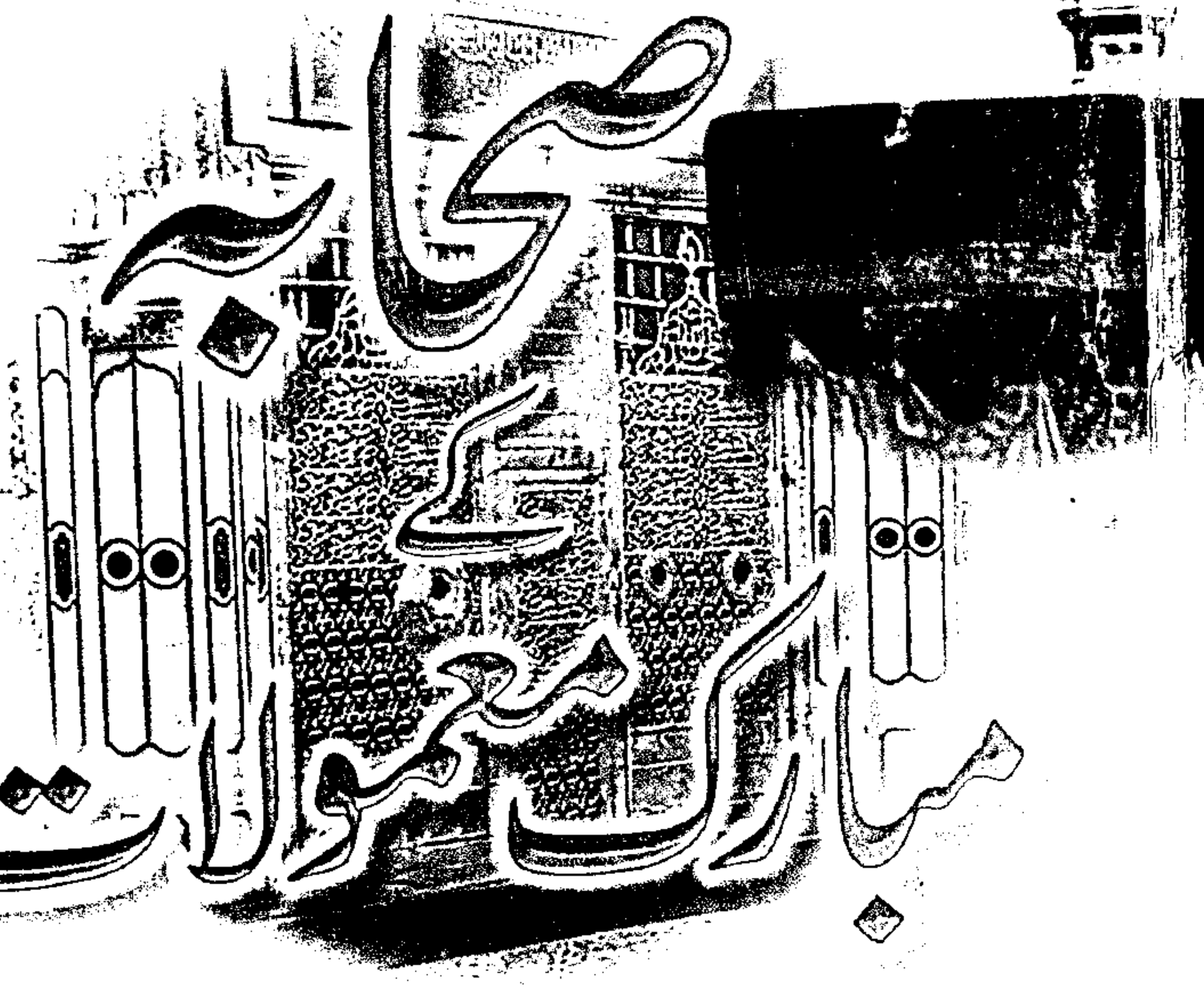

مفتی محمد خان قادری

کاروان اسلام پبلیکیشنز

Marfat.com